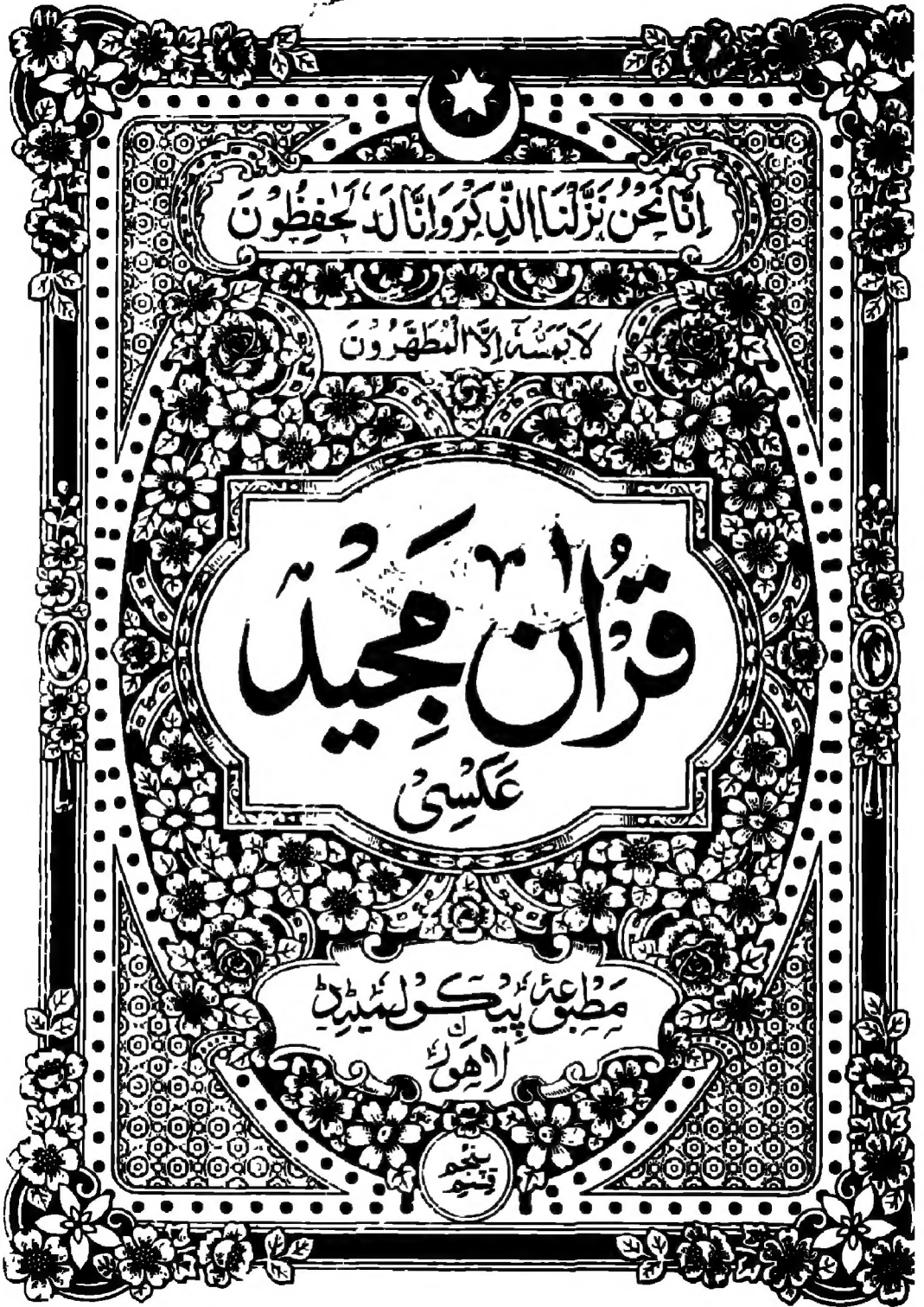


عظیم پبلیشرس سرگودھا ضلع بہاولپور



إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

لَا يَشْفَعُ إِلَّا الطَّاهِرُونَ

قرآن مجید

عکسی

مطبع پریکول سیدین

لاہور

تیسرا

پیکو پیکو سید لاہو

مشہور عالم اعظمی رنگین



قرآن مجید

مع اردو ترجمہ و تفسیر موسومہ

مطالب الفرقان فی ترجمہ القرآن

مترجمہ

مولانا الحاج سید محمد شاہ صاحب ایم اے (عربی)

بعد نظر ثانی

مجلس فکر و نظر

مولانا محمد حنیف صاحب ندوی خطیب جامع مبارک لاہور۔

مولانا شہاب الدین صاحب فاضل دیوبند۔ خطیب جامع مسجد چوہدری لاہور۔

پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی بریلوی بی اے۔ پرنسپل اشاعت ہلام کالج لاہور۔

مصدقہ

مولانا علی محمد جان صاحب لاہوری فاضل جامع اہل بیتہ ڈابھیل۔
مولانا محمد خورشید علی صاحب بٹن پروفیسر السنہ شرقیہ دارالعلوم لاہور۔
مولانا محمد عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ۔
سید پتیلو شاہ صاحب قادری۔ سجادہ نشین جلالپوری۔
مولانا نجم الدین صاحب سابق سہیلہ ندوی ادیشنل کالج لاہور۔
مولانا محمد شہبلی صاحب سائنس دارالعلوم ندوۃ العلماء ککسٹو۔

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی داراللمعتین اعظم ککسٹو۔
مولانا تھمدت قطب الدین عبدالوہابی صاحب قرآنی عمل ککسٹو۔
مولانا حمید الرحمن صاحب پرنسپل دارالعلوم ندوۃ العلماء ککسٹو۔
مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاری۔ استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔
مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ککسٹو، سابق نائب ناظم جمعیتہ العلماء ہند۔
مولانا عبد الرحمن صاحب کاشغری۔

فان بہادر شمس العلماء ڈاکٹر محمد بلال انت حسین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی، پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

۱- مَنَازِلِ قُرْآنِ مَجِيدِ*

نمبر	سورت	شمار سورت	صفحه	پاره	شمار پاره
۱	الفاتحه	۱	۲	+	+
۲	المائدة	۵	۳۸	لا یرحب الله	۶
۳	یونس	۱۰	۲۶۸	یرتدرون	۱۱
۴	بنی اسرائیل	۱۶	۳۶۵	سبحن الذی	۱۵
۵	الشعرا	۲۶	۴۸۱	وقال الذین	۱۹
۶	الصفافات	۳۷	۵۸۴	ومالی	۲۳
۷	ق	۵۰	۶۸۱	خم	۲۶

۲- تفصیل اجزائے قرآن مجید*

نمبر شمار	الجزء	صفحه	نمبر شمار	الجزء	صفحه
۱	التم	۳	۷	واذا سمعوا	۱۵۹
۲	سیقول	۲۹	۸	ولواتنا	۱۸۵
۳	تلك لرسل	۵۵	۹	قال الملا	۲۱۱
۴	لن تنالوا	۸۱	۱۰	واعلموا	۲۳۷
۵	والمحصنت	۱۰۷	۱۱	یرتدرون	۲۶۱
۶	لا یرحب الله	۱۳۳	۱۲	وما من دآبة	۲۸۷

نمبر شمار	الجزء	صفحة	نمبر شمار	الجزء	صفحة
۱۳	وما ابرئ	۳۱۳	۲۲	ومن یقنت	۵۵۳
۱۴	ربما	۳۲۹	۲۳	ومالی	۵۷۹
۱۵	سبحن الذی	۳۶۵	۲۴	فمن اظلم	۶۰۵
۱۶	قال الم	۳۹۳	۲۵	الیه یرد	۶۳۱
۱۷	اقترب للناس	۴۲۱	۲۶	حم	۶۵۹
۱۸	قد افلح	۴۴۷	۲۷	قال فناخطبکم	۶۸۷
۱۹	وقال الذین	۴۷۵	۲۸	قد سمع الله	۷۱۵
۲۰	امن خلق	۵۰۳	۲۹	تبارک الذی	۷۴۳
۲۱	اتل ما اوحی	۵۲۷	۳۰	عم	۷۷۳

۳- فهرستِ سُورِهآ قرآنِ مَجیدِ

نمبر شمار	نام سورت	صفحة	نمبر شمار	نام سورت	صفحة
۱	الفاتحة	۲	۷	الاعراف	۱۹۶
۲	البقرة	۳	۸	الانفال	۲۳۰
۳	ال عمران	۶۵	۹	التوبة	۲۴۳
۴	النساء	۱۰۰	۱۰	یونس	۲۶۸
۵	المائدة	۱۳۸	۱۱	هود	۲۸۶
۶	الانعام	۱۶۷	۱۲	یوسف	۳۰۵

صفحہ	نامِ سورت	نمبر شمار	صفحہ	نامِ سورت	نمبر شمار
۵۳۸	لقمان	۳۱	۳۲۲	الرعد	۱۳
۵۴۴	التجدة	۳۲	۳۳۰	ابراہیم	۱۴
۵۴۷	الاحزاب	۳۳	۳۳۸	الحجر	۱۵
۵۶۱	سبا	۳۴	۳۴۵	النحل	۱۶
۵۶۹	فاطر	۳۵	۳۶۵	بنی اسرائیل	۱۷
۵۷۷	یس	۳۶	۳۸۰	الکھف	۱۸
۵۸۴	الصفّات	۳۷	۳۹۷	مریم	۱۹
۵۹۳	ص	۳۸	۴۰۷	طہ	۲۰
۶۰۰	الزمر	۳۹	۴۲۱	الانبیاء	۲۱
۶۱۱	المؤمن	۴۰	۴۳۳	الحج	۲۲
۶۲۳	نجم الحجدۃ	۴۱	۴۴۷	المؤمنون	۲۳
۶۳۲	الشوری	۴۲	۴۵۷	النور	۲۴
۶۴۱	الزحرف	۴۳	۴۷۱	الفرقان	۲۵
۶۴۹	الذخان	۴۴	۴۸۱	الشعراء	۲۶
۶۵۳	الجماثیة	۴۵	۴۹۵	النمل	۲۷
۶۵۹	الاحقاف	۴۶	۵۰۶	القصص	۲۸
۶۶۵	مجادلہ	۴۷	۵۲۰	العنکبوت	۲۹
۶۷۱	الفتح	۴۸	۵۳۰	الروم	۳۰

نمبر شمار	نام سورت	صفحہ	نمبر شمار	نام سورت	صفحہ
۴۹	الحجرت	۶۷۷	۶۷	الملک	۷۴۳
۵۰	ق	۶۸۱	۶۸	القلم	۷۴۶
۵۱	الذّٰرئ	۶۸۵	۶۹	الحاقة	۷۵۰
۵۲	التّٰوہ	۶۸۹	۷۰	المعارج	۷۵۲
۵۳	النّٰجم	۶۹۲	۷۱	نوح	۷۵۵
۵۴	القمر	۶۹۶	۷۲	الحج	۷۵۸
۵۵	طٰہ	۶۹۹	۷۳	المرّمل	۷۶۱
۵۶	الولفّٰة	۷۰۳	۷۴	المدّثر	۷۶۳
۵۷	الحدید	۷۰۸	۷۵	القیّٰة	۷۶۶
۵۸	المجادلہ	۷۱۵	۷۶	الذّٰھر	۷۶۸
۵۹	الحشر	۷۱۹	۷۷	المہلّٰت	۷۷۰
۶۰	الممتحنہ	۷۲۴	۷۸	النّٰبأ	۷۷۳
۶۱	الصف	۷۲۷	۷۹	الذّٰرغث	۷۷۵
۶۲	الجمعه	۷۳۰	۸۰	عبس	۷۷۷
۶۳	الشّٰفقون	۷۳۱	۸۱	التّٰكویر	۷۷۹
۶۴	التّٰغابن	۷۳۳	۸۲	الانفطار	۷۸۰
۶۵	الطلاق	۷۳۶	۸۳	التّٰظیف	۷۸۱
۶۶	التّٰحریم	۷۴۰	۸۴	الانشقاق	۷۸۲

صفحہ	نامِ سورت	نمبر شمار	صفحہ	نامِ سورت	نمبر شمار
۸۰۰	العصر	۱۰۳	۷۸۴	البروج	۸۵
۸۰۰	الہمزۃ	۱۰۴	۷۸۶	الطارق	۸۶
۸۰۱	الفیل	۱۰۵	۷۸۷	الارضیٰ	۸۷
۸۰۱	ذیث	۱۰۶	۷۸۸	الغاشیۃ	۸۸
۸۰۲	الداعون	۱۰۷	۷۸۹	انفج	۸۹
۸۰۲	نکوثر	۱۰۸	۷۹۱	البلد	۹۰
۸۰۲	الکافرون	۱۰۹	۷۹۲	الشمس	۹۱
۸۰۳	العصر	۱۱۰	۷۹۲	الیل	۹۲
۸۰۳	النہب	۱۱۱	۷۹۳	الضحیٰ	۹۳
۸۰۳	الإخلاص	۱۱۲	۷۹۴	الانشراح	۹۴
۹۰۴	الفلق	۱۱۳	۷۹۵	التین	۹۵
۸۰۴	القاسم	۱۱۴	۷۹۵	العلق	۹۶
		÷	۷۹۶	القدر	۹۷
۳۰	تَعْدَادِ اَجْزَاءِ	÷	۷۹۷	البینۃ	۹۸
۱۱۴	تَعْدَادِ سُورِ	÷	۷۹۸	الزلزال	۹۹
۷	تَعْدَادِ مَنَازِلِ	--	۷۹۸	الغدریت	۱۰۰
۱۴	تَعْدَادِ سَجَدَاتِ	÷	۷۹۹	القارعة	۱۰۱
		÷	۷۹۹	التکاشر	۱۰۲

۴- سَجَدَاتِ تِلَاوَتِ

صفحة	مقام سجده	موجب سجده	سورة	پاره	مدر شمار
۲۳۰	یسجدون	یسجدون	الاعراف	۹	۱
۳۲۴	والاصال	ولله یسجد	الرعد	۱۲	۲
۳۵۲	مایومرون	ولله یسجد	النحل	۱۴	۳
۳۸۰	خشوع	یحترّون للاذقان	بنی اسرائیل	۱۵	۴
۴۰۳	ویکتبا	خروا یسجدوا	مریم	۱۶	۵
۴۳۷	مایشار	یسجد له	الحج	۱۷	۶
۴۴۶	تفلیحون	واسجدوا	الحج (عندکاسی)	۱۷	۷
۴۷۹	لقورا	اسجدوا	الفرقان	۱۹	۸
۴۹۸	رب العرش العظيم	الا یسجد والله	الشمس	۱۹	۹
۵۴۵	لا یتکبرون	خروا سجدوا	التجدة	۲۱	۹
۵۹۵	واناب	وخترم اکعا	ص	۲۳	۱۰
۶۲۵	لا یسعون	واسجدوا لله	ح	۲۴	۱۱
۶۹۵	واعبدوا	فاسجدوا	النجم	۲۷	۱۲
۷۸۴	لا یسجدون	لا یسجدون	الانشقاق	۳۰	۱۳
۷۹۶	واقرب	واسجد	العلق	۳۰	۱۴

۵۔ رُمُوزِ اَوْقَافِ

نمبر	رموز	اسمائی رموز	احکام
۱	م	وقف لازم	یہاں ٹھہرنا لازمی ہے۔
۲	○	آیت مطلق	یہاں وقف کیا جائے
۳	۵	آیت کوفی	یہاں بھی وقف کیا جائے
۴	ط	وقف مطلق	ٹھہرنا ضروری ہے
۵	ج	وقف جائز	ٹھہرنا اور ملانا دونو جائز ہیں مگر ٹھہرنا بہتر ہے
۶	لا	لا وقف علیہ	یہاں ہرگز نہ ٹھہریں
۷	ز	وقف مجوز	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے
۸	ص	وقف مخصص	اگر سانس ٹوٹ جائے تو ٹھہر سکتے ہیں ورنہ ملا کر چریں
۹	صل	قد یوصل	ملا کر چرنا بہتر ہے
۱۰	قف	یوقف علیہ	یہاں ٹھہرنا چاہئے
۱۱	رقفہ	وقف	تھوڑا سا قیام کریں مگر سانس نہ ٹوٹے
۱۲	کت۔س	سکتہ	یہاں اس طرح قیام کریں کہ سانس نہ ٹوٹے
۱۳	ق	قیل علیہ الوقف	ملا کر چرنا بہتر ہے
۱۴	∴ ∴	معانق	پہلے تین نقطوں پر ملا کر چریں اور دوسرے تین نقطوں پر ٹھہریں چاہیں یا پہلے تین نقطوں پر ٹھہریں اور دوسرے تین نقطوں پر ملائیں

نوٹ :- جہاں دو علامتیں ہوں۔ وہاں اوپر کی علامت کے مطابق عمل کریں۔

تلاوتِ قرآن مجید میں اقتیاطِ ضروری ہے

قرآن مجید میں اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں اعراب کے رد و بدل سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل میں مقام ایسے ہیں جنکو غلط پڑھنے سے کفارہ آتا ہے۔ لہذا تلاوتِ قرآن کے وقت ان مقامات پر اقتیاط کرنا لازمی ہے۔

ممبر شمار	یارہ	صفحہ	سطر	صحیح	غلط
۱	۱	۲	۴	إِنَّا لَنَعْبُدُكَ يَا رَبَّنَا	إِنَّا لَنَعْبُدُكَ يَا رَبَّنَا
۲	۱	۲	۶	أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ	أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ
۳	۱	۲۵	۷	وَأَوْابِنَا إِنزَلْنَاهُمْ رَحْمَةً	وَأَوْابِنَا إِنزَلْنَاهُمْ رَحْمَةً
۴	۲	۵۴	۹	مَثَلُ دَاوُدَ إِذْ جَاءَ لُوطُ	مَثَلُ دَاوُدَ إِذْ جَاءَ لُوطُ
۵	۳	۵۵	۹	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
۶	۳	۵۸	۳	وَاللَّهُ لضعفٌ	وَاللَّهُ لضعفٌ
۷	۶	۱۳۶	۴-۳	رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ	رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ
۸	۱۰	۲۴۳	۷	مِنَ الشُّرِكِينَ ذُرِّيَّةَ رَسُولِهِ	مِنَ الشُّرِكِينَ ذُرِّيَّةَ رَسُولِهِ
۹	۱۵	۳۶۷	۷	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ
۱۰	۱۶	۴۱۸	۱۳	وَعَصَىٰ آدَمَ رَبَّهُ	وَعَصَىٰ آدَمَ رَبَّهُ
۱۱	۱۷	۴۳۰	۱۱	إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ	إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
۱۲	۱۹	۴۹۳	۴	يَتَكُونُ مِنَ الْمُنذِرِينَ	يَتَكُونُ مِنَ الْمُنذِرِينَ
۱۳	۲۲	۵۷۴	۱	يَحْتَسِبُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ	يَحْتَسِبُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
۱۴	۲۳	۵۸۸	۲	فِيهِمْ تُنذِرِينَ	فِيهِمْ تُنذِرِينَ
۱۵	۲۶	۶۷۶	۸	صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ	صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ
۱۶	۲۸	۷۲۳	۱۲	الْمُصَوِّرُ	الْمُصَوِّرُ
۱۷	۲۹	۷۵۲	۴	إِلَّا الْإِنشَاطُونَ	إِلَّا الْإِنشَاطُونَ
۱۸	۲۹	۷۶۲	۴	فَرَعُونَ الرَّسُولَ	فَرَعُونَ الرَّسُولَ
۱۹	۲۹	۷۷۲	۷	فِي ظُلُمٍ	فِي ظُلُمٍ
۲۰	۳۰	۷۷۷	۳	إِنشَاءً أَنْتَ مُنذِرٌ	إِنشَاءً أَنْتَ مُنذِرٌ

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 الْمَلِكِ يَوْمَ
 الدِّينِ ۝
 إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
 نَسْتَعِينُ ۝
 اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
 وَلَا الضَّالِّينَ ۝



سورہ فاتحہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور اس میں سات آیتیں ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے
نام کہ جو نہایت بخشش کرنے والا
بڑا مہربان ہے

سب حمد و ثنا اس کیلئے ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ①
نہایت بخشش کرنے والا راؤ، بڑا مہربان ہے ② جو جزا اور سزا
کے دن کا مالک ہے ③ رے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے
ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ④ ہمیں سیدھی راہ دکھا ⑤
اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام و اکرام کیا ⑥
نہ اُن لوگوں کی راہ جن پر غضب نازل ہوا۔ او
اُن کی جو گمراہ ہو گئے ⑦

مزل

فاتحہ سورہ نمبر ۱۱، پر بلا حظ زنیے



الجزء الأول

عند المتأخرين

سورہ بقرہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور میں دو سو چھیالیس آیتیں اور پالیس رکوع ہیں

شرح معرکہ کرتا ہوں، اللہ کے نام
سے جو نہایت بخشش کرنے والا
بڑا مہربان ہے ()

الم ﴿۱﴾ یہ (وہ) کتاب ہے جس میں کسی طرح
کاشک و شبہ نہیں، پرہیزگاروں کے لئے رہنما ہے ()
(پرہیزگار وہ ہیں) جو پوشیدہ حقایق پر ایمان لاتے ہیں (باقاعدہ نماز
پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے سہ سے نیک کی راہ میں خرچ کرتے ہیں) ()
اُو وہ جو اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں جو (اسے نبی) آپ پر
نازل کی گئی ہے اور ان تمام کتابوں پر جو آپ سے
پہلے نازل کی گئیں

منزل ۱

ماثرہ صفحہ نمبر (۱۱) راجلا ملاحظہ فرمائیے

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنَ
 رَبِّهِمْ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
 كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
 لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ
 وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
 وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ
 وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا
 وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِمْ
 مَّرَضٌ ۖ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۗ
 بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ لَا تُفْسِدُوا
 فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ
 هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ
 لَهُمُ امْنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ

٤
 وَقَوْلًا زَ

اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں ۵) یہی لوگ اپنی پروردگار کی طرف سے
 سیدھی راہ پر میں اور یہی فلاح پانویا لے میں ۶) بیشک وہ لوگ جنہوں
 نے راہ کفر اختیار کی ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہیں
 وہ ایمان نہیں لائیں گے ۷) اللہ نے ان کے دلوں در کانوں پر پھلگادی
 اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۸)
 اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے تو ہیں کہ ہم اللہ و روز آخرت پر ایمان
 رکھتے ہیں مگر دوسرا ڈومون میں ۹) ودا پنہ خیال میں اللہ کو اور جنہوں کے
 دعوے تو یہ ہیں لاکہ حقیقت میں اپنا ایک بھئی کہو تو یہ ہیں وہ سمجھتے نہیں ۱۰) ان کے
 دلوں میں ایک طرح کا مرض ہے۔ انہیں ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور ان
 کو ناک صاف ہے سنا کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے ۱۱) اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ملک
 فساد پھیلنا تو کہتے ہیں کہ ہم تو معصوم صلیح کریموں میں ۱۲) خبر دانا یہ مفسد لوگ ہیں
 لیکن اپنی مفسد پردازی کو نہیں سمجھتے ۱۳) اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ لوگوں کی
 طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اس طرح ایمان لائیں جس طرح کہ

مستحق یعنی مومن کا ذکر کرتے اور ان کی سخت تباہی
 کے بعد اللہ کو دین کا ذکر فرمایا جو ان کے ہر حال میں اللہ کی
 کونسی نہیں کرتے انہیں قرآن مطلقاً حیران کا ذکر کیا۔ یہ
 لوگ ہیں جن پر خدا کے رسول کی کوئی نصیحت کا اگر نہیں
 ہوں اور وہ دلائل پر ایمان کی خاطر اپنی کوئی نصیحت رکھتے
 ہیں اس کو وہی کفر و انکار کا حکم ہے۔ وہ نڈالنا کو اپنا طریقہ
 بنا لینے۔ اب ہوا کے غلط ہوتوں پر پلٹنے اور حق و عدل
 سے منور ہونے پر کچھ ایسی حالت ہر حال پر کہ حقانیت اور
 معنی والی کا بلور ان کے دل پر نہیں ساکتا کہ حق
 کی گونج ان کے کانوں تک نہیں پہنچتی اور وہ حقیقت کی
 روشنی ان کے اگلیوں کو نہیں کرتی۔ حقیقت کا
 جھنساں کا کام ہے۔ اور حساب الہی ہی رخ ہو جائے تو
 کوئی سوال باقی نہ رہے گی؟
 انسان جب اللہ کا نام لے کر کسی کو نازیباں یا حقانیت لکھ کر بھیجا
 اور زبان خداوندی کو سسر کھی کرتا ہے تو وہی پر ایک سیا
 باغ پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ بارہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایک کو باغ
 کا اضافہ ہوتا ہے۔ جو کچھ باری تعالیٰ نے انسان کو
 اور یہی کی چیز ہے کہ اسے اپنا خیال کا ذمہ دار ٹھہرایا
 ہے اور وہ حق و باطل کی برتری کا ہدف بنا لیا اور اللہ کی
 انبیاء پر کلام کو سمیٹ ڈیا۔ اب اگر انسان یہی سمیٹ
 نال ہے تو وہ ان طاقتوں کے زیر دست میں جا رہا نہیں
 ہے۔ گردہ نافرمانی اور سرکشی میں اسے بے کرد کو سزا
 کرنے کو خداوند تعالیٰ جبراً سے ہدایت نہیں دیتا یہی
 دین ہے کہ دل کو سزا کر لیں وہ ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا
 اور زبان پر لیتے والوں کو قرض نہ کرنا دلوں پر مر لگا دینے
 سے تمہیں کیا گیا ہے۔
 اللہ مومن اور کفار کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے
 ایک نیرنگی کو ذکر فرمایا جو یہ وہ لوگ ہیں جو جلاہر
 مسلمانوں کو بے چارے رہتے ہیں لیکن مسلمانوں کو
 سزا دینے کے لئے اور جب مومن کے مسلمانوں کی
 تکلیف نہیں ہے۔ یہ وہی جلاہر ہیں ان سے مومن
 تو بے خوف ہیں ہے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں
 اور جب کفار ہوتے ہیں تو مسلمانوں کی ہنسی ادا کرتے
 ہیں اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے معرض کھاد سے کے
 لہو ہوتے ہیں اور وہی تمہارے ساتھ ہیں یہ لوگ نہیں
 ہاتھ کو سزا دینے کا طریقہ سزا ہے آپ کو کو
 دیتے ہیں اور مسلمانوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے اسے
 دلوں کو قرآن مصلح میں شائق کیا گیا ہے۔

الشُّفَهَاءُ إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الشُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾
 وَإِذْ اتَّخَذُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا بِهِ وَإِذْ أَخْلَوْا إِلَى
 شَيْطَانِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ﴿١٥﴾
 اللَّهُ يُسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٦﴾
 أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ ۖ فَمَا
 رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٧﴾ مَثَلُهُمْ
 كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ
 ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ لَا يَبْصُرُونَ ﴿١٨﴾
 ضُمُّهُمْ بِكُمْ عَمَىٰ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٩﴾ أَوْ كَصَيْبٍ مِّنَ
 السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمٌ وَّرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۗ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ
 فِي آذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللَّهُ مُحِيطٌ
 بِالْكَافِرِينَ ﴿٢٠﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ
 كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيهِ ۖ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا

یہ تو قیامت کا دن ہے اور وہ خود ہی یہ تو قیامت میں ہے کہ انہیں معلوم نہیں ۱۳

اوجہ لوگ ہونے سے تم میں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے

ساتھ نہ مانی میں تھے ہر تو کہتے ہیں ہم تم سے تھے ہم ایمان سے تو محض دل لگی لیا کرتے ہیں ۱۴

انہ کو رسول لگی کی سزا تھی اور انہیں لگی کشتی میں طرح چھڑو دینا کو حیران اور پھر یہیں ۱۵

یہ لوگ ہر صبح بدلتے بدلتے کہ اب میں ان کی تہمتیں نہیں نفع نہ دیا اور

کسی طرح ہوا پاتا تھے ہی نہیں ۱۶ ان کی مثال شخص کی طرح ہے جس نے اچھے

میں آگ لگائی پس جب آگے بارگہ کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اٹھنے ان کی

روشنی کو ٹھکانا دیا اور ان کو اندھیروں میں رہیں طرح چھڑو دیا کہ کچھ نہ دیکھ سکیں ۱۷

دو پہر گونگے اور اندھیروں میں پہنچا ہے کہ کھینچ لیتے ہی نہیں ۱۸ یا ان کی مثال ان لوگوں کی

سی ہے جن پر بادلوں کے ایک ایسی سخت بارش ہو رہی جو جس میں تارکیاں گرج اور بجلی ہوتی

لوگ ہر موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ٹھونڈتے ہیں اور (یا دیکھو کہ) انہیں کانوں کے

تمام طرف گھیرے ہوئے ہیں ۱۹ قریب سے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچکے (چراغ) جب

ان کی آنکھوں سے روشنی ہوتی جاتی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہمیں اوجہ پناہ دیا جائے اور

ماضیہ پر کونناقتا لشکرتیں کلمہ کو ہی پر
ہو چنا ہو اور زمانہ فرما کر کان لگانا یعنی نبی
الذین اذوا لا یستقلون انکما یمنی من اللعین من
کے جسے چلے صحت میں رہیں گے۔ مگر یہ لوگ اپنی
پرستی اور شقاوت میں کسی کو وہ سب کہتے ہیں کہ
ہر طرح ہم اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکیں ہم
ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے جاننا
اور ان کا ہر صفت انہوں میں لگا کر دیا ہے
فرمایا کہ وہ لوگ میں جو ہدایت کی جگہ لگا دیں
کہتے ہیں اور نصیحتا دینا اور نصیحت میں کام نہیں لگتے
چھوٹا کھنڈی ہونے پر انہیں ہرگز نہیں لگتا ہے
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو انکی خواہیں ہو کہ
کہتے ہیں کہ ہر صفت میں ہی بیان فرمادی ہے اور
قرآن مجید کا وہ انداز بیان ہے جو اسے عالم اللہ ہی
دور لکھتا ہے اور ہر صفت اور وہ کلمہ بنا دیتا ہے
اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر صفت میں ہی لکھا ہے
ہی جسے کہ ان شخص نے یہ صفت میں ہی لکھا ہے
ہر اور منزل قصہ تک پہنچنے کے لئے راستہ نہ ہوتا
ہو۔ وہ ہر وقت آگ میں لکھا ہے اور اسے لکھائے
تاکہ انکی لکھی میں ہوتے اور ہر صفت کے جسے
بکھرتے ہی ہوتے ہیں۔ تو ان کو فرما دیا ہے اور ہر
راہ میں سائل ہو جائے۔ ایسا ہی خود ہر صفت کے جسے
ہر صفت میں ہی لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے

ہر صفت کے جسے لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے
ان لوگوں کی سی ہے۔ جو صفت بارش اور طوفان اور آندھیر
میں رہے۔ مگر وہی ہر صفت کے جسے لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے
ہو جب بجلی کو خلیا کو جو چند صفت میں ہے اور اسے
اور ہر صفت کے جسے لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے
خوف سے کہ کوزہ باطل تارکی اور طلعت کو
جس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے
مناقتا کی حالت میں بھی بھی مایہ و ایمان
کی بھگت نکرا جاتی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کی
سزا اور وقت خدائی باطل سلب کرتا۔ لیکن
نہیں چاہتا کہ کوئی شخص انکی نصیحتیں دیکھو وہ ہر صفت کے جسے لکھا ہے
اس نے ہر صفت کے جسے لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے
ان کوئی ہر صفت کے جسے لکھا ہے اور اس میں ہر صفت کے جسے لکھا ہے
مستوجب سزا ہو گا۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ
 عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ
 الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٤١﴾
 الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ
 مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۗ
 فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَدَادًا وَإِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ
 فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ
 وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ
 صَادِقِينَ ﴿٤٣﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَأْزِقُوا النَّارَ
 الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۗ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٤٤﴾
 وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
 رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأْتُوا بِهِ

تکلمتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی توبت شوائی اور مینائی کو سلب کر لیتا بیشک
اللہ ہر بات پر قادر ہے ۱۰ لے لوگو! اپنے اُس بُت کی عبادت کرو جس نے
تمہیں اور ان کے جو تم سے پہلے ہو کر زمین پیدا کیا ہے تاکہ تم پر بھیزگار بن جاؤ ۱۱
رأیت بکی عبادت جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان کو ایک قسم کی چھت
بنایا اور بادلوں سے مینہ برسا یا جس نے دریعوں کو تیار کھانے کو طرح طرح کے مصل پیدا
کئے ان باتوں کو جاننے اور جسنے کے بعد کسی اللہ کا شریک نہ بناؤ ۱۲ اور اگر تمہیں
اس کتاب میں بھیچو اپنی بند پر نازل کی ہے کچھ شک تو تم بھی ویسی ہی ایک سُرت بنا
لاؤ اور اللہ کے سوا اپنی تمام مددگاروں کو بھی بلاؤ۔ اگر تم اپنے دعوئے میں پہنچتے
ہو ۱۳ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس گے پوچو جس کا ایندھن
دنیا و ناساں تو پتھر ہو گے دیکھو آگ سے جو کافروں کی تیار کی گئی ہے ۱۴
اور لے نبی! ان لوگوں کو جو ایمان نہیں آویںک عمل میں شراکت نہ کر ان کے لئے سیراب ہو
جس کے نیچے نہریں رہی ہوں گی اور جیسا کھوان باغوں میں کوئی میوہ کھانے کو دیا جائیگا
تو کھیں گے تو پہلے بھی ہم پاپکے ہیں اور انکو (دنیا کے پھلوں) ملتے جلتے پھل دے

۱۰ پہلے اللہ سے کہہ کر زمین کو زمین اور آسمان کا فرش
اور میناؤں کے عبادت اعمال کی توجیح و تشریح
پہلی ہے۔ آپ خداوند کریم دنیا بھر کے لوگوں کو غلطی سے
فرمانا ہے کہ جو تم سے پہلے اللہ سے تڑپا اور اجداد کا اور
مخلوقات کا پیداکرنے والا اور پائنے والا ہوں پر ہم
و ملائکہ نہیں جو تمہاری باتوں کے بھی ہے اور بیگم
آسمان و میناؤں کی طرح تمہارے سروں پر بار کو بھی
ہے۔ جس طرح پیداکرنا۔ اور ہم ہی بادلوں کو بندتے اور
سیرا دلوں سے مینہ برساتا زمین پر طرح طرح کے مصل اتناج
اور پتے لگاتے ہیں تاکہ تم کھاؤ پورا درخوش ہو کر
مخلوق نہ بنو۔ یہ بات تمہارے گمان میں ہے۔ کہ جو تمہارے
کوئی دوسری آہستی نہیں پیدا کر سکتی اور تو کوئی اور
تمہاری مددگار تو جہاں نشوونما کر سکتا ہے۔ کسی کو یہ
نہیں ہے کہ وہ زمین کا فرش بچھائے یا آسمان کو مین
طرح یا ستون کھڑا کرے جو تمہارے سروں پر کھڑا کرے
کرتے جو اول بنائے اور کون ہے جو پان اور مینے
ہم تراخ کر لیا جس کے بعد اول طرح کے مصل اور
قسم کے پتے لگائے، پتے لگا کر ان میں اور مینا
کئی زمین پر پتھر اور ہے کہ تم بھی ہماری ہی مینا
کرد۔ اور تمہیں کہہ کر کہ تمہارا اور انی مینا نہیں جہاں
یہ توبہ نہیں سنتی جاؤ گی مگر ہمارے کہ نبی تمہارے
گواہی دے گا اور تمہارے شہادہ کر کے ان کو ایشیا کے
بنائے ہیں جہاں کوئی شریک نہیں تو تمہاری مینا
میں کوئی کسی دوسرے شریک نہ کرنا۔ جیسا کہ تم سے ہی
مانگو۔ اور جب یہ کہہ کر ہمارے بارگاہ میں کہ لے
لوگو! جس میں کھٹے مینا زمین کی سر کرنے کے لئے
ایک ایسا مینا ہے اور وہ کہ ضرورت ہو جو ہماری مین
سیراب رہنا کر کے اور زمین پر مینا پر مینا کرے
نائل فرمائیں اور تمہارے مینا کو ان لوگوں کو مینا
آنے والے ہیں پتھر یا پتھر یا پتھر یا پتھر یا پتھر یا پتھر
کیا ہو۔ مگر دنیا جہاں کے لوگ کو ہماری مینا ہی ایک
آہستہ بنانا چاہیں تو نہیں بناسکتے یہ تمہارے مین
چاہتے ہو۔ اپنی دونوں طرف دنیا کی مینا ہی مینا ہی
اور تمہارے مینا ہی مینا ہی مینا ہی مینا ہی مینا ہی
اور تمہارے مینا ہی مینا ہی مینا ہی مینا ہی مینا ہی

مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا
 خَالِدُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا
 بَعُوضَةٌ فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ
 مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ
 بِهَذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا أَوْ يَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ
 بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٥١﴾ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ
 بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
 وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾
 كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمَيِّتُكُمْ
 ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٣﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ
 مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ
 سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ
 لِلْمَلَكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ

وقف لازم



جائیں گے۔ نیز ان رباغوں میں ان کیلئے پاک عورتیں ہوں گی اور وہ ان میں رہیں گے۔ (۱۵) بیشک اللہ اساتے نہیں بنا کہ وہ مجھ پر ایسی یا اس بھی بڑھ کر حقیر چیز بنا
 کی مثال بیان کرے پس جن لوگوں نے راہ ایمان اختیار کی وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے
 بہت کی طرف سے برحق ہے لیکن وہ جنہوں نے انکار کیا کہتے ہیں کہ اللہ کا ان مثال کے بیان
 کھنے سے کیا مقصد تھا (وہ) بہتیروں کے اسکے ذریعہ گمراہ کتابے اور بہتیروں کی ہدایت دیتا
 ہے لیکن گمراہ تو صرف کاروں کی ہی کتابے (۱۶) یعنی، اور جو اللہ کے ساتھ سپانِ وفا
 پہنچتے کھنے کے بعد اُسے توڑ دیتے ہیں اور جن رشتوں) کو جڑنے کا اللہ نے
 حکم دیا ہے انکو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ خسارہ پاتے ہیں (۱۷)
 تم لوگوں خدا سے کہیں نہ کرنا کہ تم نے ہوا لاکھ تم سے بچاؤ تم نے اس نے تمہیں نہ دیا کیا پھر تم پر یہ سوطاری کر لگا
 پھر زندہ کر لگا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (۱۸) وہ وہی تو ہے جس نے تمہارا
 لئے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور آسمان آسمان بنتا
 عہد کی توڑتی ہے اور وہ ہر بات کو جانتا ہے (۱۹) اور (۲۰) اے نبی یاد کرو جب تمہارا
 رہنے فرشتوں سے کہنا کہ میں میں ان ایک نائب مقرر کھنے کو ہوں انہوں نے عرض کیا کہ

کے ٹھکانہ نہ ہوتے تو جیسے چند روزہ زندگی کے بعد
 چھتہ حصہ میرا ملے ہرگز تو تا زمانہ کی پیش میں پیش
 کی ہلکا کا اندھوں سے ہرگز۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے مجھے
 ۲۱ میری عبادت کی اور قرآن کو اپنا دستور اہل بنا دیا
 ادبی زندگی کو اور ہماری عبادتوں کو خواہ کام ہو سکے۔
 انکو وہ ان ہی کی ہی پلٹتے نہیں ہیں کی جیسی ہیں انہیں
 انکو کو خیر ہیں اگر وہ اپنے اعمال کی خیرتوں کا صحیح موقع
 انہوں نے نہیں صلوات میں ہو سکتا تاہم مثال کے طور پر ان
 انکو کو خیر ہیں میرا کو اور آج وہ وہ بیان کھاتے ہر وہ ان
 میں کی زندگی ان کی عبادتوں کی عمل و شہادت تو زندگی
 چہ وہ ان کے شہادہ کی ہر کیفیت حاصل خفت ہوگی بجز
 وہ ان تمام اور خیر ہوگی ان کی زندگی نہ ہوگی بلکہ تواسے
 ساتھی ہی ہوتے اور پاکیزہ عورتیں ہی کو باوجود ہر ہوا
 میں میں حضرت کا سالانہ سمجھ ہر وہ شہادہ ان میں خیر
 ہوگی۔ مگر خلافت نبوت کے ساتھ۔ تو ان کو ان کی کھفت
 چیز ہوگی اور وہ ایسی جو طبیعت پر گران کھڑے۔ چہ ان
 راحت دہن برتا ہوگا۔ خیر اور سے کہ انہوں نے زندگی
 کا وقت چھیننے سے کیا سلسلے میں چھینیں اور عورتوں کا ذکر
 کیا ہے۔ ایسا بیان ہوا ہے جو عید اور شان میں ہے جو
 آج کے ہیں بر طرف ہی چیز، سستی پر جو کہ ہے ایسی
 آنکھوں کو دیکھی ہو۔ جنت اور ان کی زندگی کی پوری
 کیفیت تمہیں اس میں صلوات میں ہی نہیں سکتی۔ وہ ایک
 نہایت باگرو اور لطیف اور شہادہ کی جتنی بات تم کو
 سیکھنے ہوا۔ مثال ہے کہ گمراہی کی جو ممکن ہو سکتا ہے
 کو میں میں لوگ کی عمر کے کہتے ہیں گمراہی کو کیا سادہ
 کہتے جو انہوں نے کو صانع اور صیر کو مرنے کہتے ہیں
 ایسے لوگوں کو زندگی کا صحیح رہتے نہیں ہلاکتا ہے۔ لوگ
 انہوں نے بھلا تو توجہ دینے میں یہ صراط ایک نور اور وار
 مومن سفارش اسی کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے۔ یہ لوگ
 ان کے برعکس کہتے ہیں یہی چیزیں کو قطع صحت کرتے اور
 دنیا میں نشہ رسائی آگ ہر وہ کھنے میں مشغول رہتے
 ہیں یہی لوگ۔ سگے ہیں انہوں نے عورتوں کو مرد میں گئے اور
 عورت کے بعد کی زندگی میں خسارہ آفا ہیں گئے۔ مگر کسی
 شخص کے پاس یہ کیسے ممکن ہو کہ وہ باہم نواز مسکرا
 زندگی بسر کرنے پر جوت کہتے۔ ایک نوازہ اور صاحب
 تمام اور مشغول نہ تھا۔ بہتر نہیں پیدا کیا۔ اور پھر
 بیسویں تمام انہوں نے نشان بنا دیا۔ پھر وہ جسے جہان میں
 زندہ کر کے لیا جس کے لئے حساب کتاب نہیں گئے۔ جسے
 تم کو اور زمین کا حساب کی کل چیزوں کو پیدا کیا اور جسے
 اور نہایت خوشنما آسمان ہی بناؤ۔ پھر کہا وہ ہر کو
 جہیز ایمان لاؤ۔ اور چاہی ہی عبادت نہ کرو۔
 وہ خوش خوش ہر عمل خالص خالص اپنے مشاغل
 رو بہت اور مخالفت کرتے ہیں کہ ان کو حکم دیا۔

فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
 بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٠﴾
 وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
 فَقَالَ ابْتُؤُنِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٥١﴾
 قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ
 الْحَكِيمُ ﴿٥٢﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ
 بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَ
 الْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ
 قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى
 وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ
 أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا
 تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٥﴾ فَأَزَلَّهَا
 الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا

لے اللہ کیا تو اسے تبارک کرے گا جو زمین میں پھینکا اور خون بہا لاکھ لاکھ ہزار
تیری حمد و ثناء میں مشغول رہے ہیں ارشاد ہوا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ﴿۱﴾
اور اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائیے۔ پھر فرشتوں کے روبرو
وہ چیزیں پیش کیں اور کہا ان کے نام بتاؤ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو ﴿۲﴾
اپنے فرشتوں نے کہا: اللہ! تو پاک ہے ہم تو بے سیدہ جانتے ہیں تجھ تو نے زمین بتلایا۔
بیشک ہی علم و حکمت الہی ﴿۳﴾ اللہ نے کہا اے آدم! تم انگوٹوں اور شیلوں کے نام بتاؤ۔
پہن چھٹان چیزوں کے نام بتاؤ تو ارشاد ہوا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں زمین و آسمان کے
غیب سے پوری طرح واقف ہوں لہذا جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپا ہوا ہے میں جانتا ہوں ﴿۴﴾ اور
بارگاہ جب ہر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سب یاد کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجد کیا
اس نے نہ مانا گنہ گار کیا اور کافروں میں شمار ہوا ﴿۵﴾ اور ہر حکم دیا کہ اے آدم! تم میرا
بیوی جنت میں کون اختیار کرو اور جہاں چاہو بازرغمت کھاؤ اور دیکھنا، درخت
کے نزدیک جانا اور نہ ظالم قرار پاؤ گے ﴿۶﴾ پھر شیطان نے انہیں ڈنکا دیا اور
اس جگہ سے جہاں وہ تھے ان کو نکلوا دیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم اکلو اور

کہیں کسی کے ہونے پر اصرار کی عبادت کریں
لہذا فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سب یاد کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجد کیا
اس نے نہ مانا گنہ گار کیا اور کافروں میں شمار ہوا ﴿۵﴾ اور ہر حکم دیا کہ اے آدم! تم میرا
بیوی جنت میں کون اختیار کرو اور جہاں چاہو بازرغمت کھاؤ اور دیکھنا، درخت
کے نزدیک جانا اور نہ ظالم قرار پاؤ گے ﴿۶﴾ پھر شیطان نے انہیں ڈنکا دیا اور
اس جگہ سے جہاں وہ تھے ان کو نکلوا دیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم اکلو اور

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ
إِلَىٰ حِينٍ ﴿٦٦﴾ فَتَلَقَىٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ
إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٦٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا
فَمَا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٦٩﴾
يَذُنِّيٰ إِسْرَائِيلَ إِذْ ذُكِرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا
بِعَهْدِي أَوْفٍ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٧٠﴾ وَ
آمَنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أُولَٰ
كَافِرِينَ وَلَا تَسْتُرُوا بِآيَاتِي تَمَنَّا قَلِيلًا وَإِيَّايَ
فَاتَّقُونِ ﴿٧١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٧٢﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّكَعِينَ ﴿٧٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ



کے دشمن ہوا اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا لیا اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت تک قیام حاصل کیا: ﴿۱۵﴾ پھر لوگ اپنے بڑے کا تعاقب و پیوند لگاتے معلوم کرتے ہیں کہ انہی نے یہ قبول کیا کیونکہ وہ تو یہ قبول کرنا خواہنا نہیں کرتے ﴿۱۶﴾ ہم نے حکم دیا کہ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ اور اگر تم اس میں میری طرف سے کوئی پیغام نہ آئے پھر تو وہ میری ہدایت کی پیروی کیلئے اکتوفہ کوئی خوف کا اور وہ نہیں گئے اور چون لوگوں نے ایمان لایا تو تمہارا کیا اور ہماری نیوں کو بھٹھکایا اور زمینی ہجو اور: ﴿۱۷﴾ ہمیں ہمیشہ ہر گز نہ لے لو اور یہی ہے کہ ان احسانا کو یاد رکھو جہاں تم پر تمہارے اوستوں کو پورا کر دو جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں بھی تمہارا عہد پورا کر دو اور صرف مجھی ہونے دو ﴿۱۸﴾ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل کی ہر دو سب سے پہلے ہی کہ منکر نہ بنو اور میری آیات میں تعریف کر کے ان کے عوض حقیر معاویہ لہو اور صخر سمجھو ڈالنے رہو ﴿۱۹﴾ اور سچ کو جھوٹا جاننا نہ پسناؤ اور نہ سچ کو جھپٹاؤ اور نہ سچ لیکو نہ اس کا علم ہو ﴿۲۰﴾ اور ناز اور اداؤ زکوٰۃ دو۔ اور خدا کے حضور جھکتو واللہ ساتھ ہمیں جھکا کر ﴿۲۱﴾ یہ کیا بات ہے کہ تم لوگوں کو تو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور

جو ہماری آغا سے حکام کی اور قرآن کی پر وہ نہ کرے بلکہ از خود میں بخار ہو کر وہ اپنی دفع کی سزا جانتی ہے۔
 صلا: پہلے ہمارے حملوں اور شرفوں نے نہ جاننا کی قسم تو ان کو کھٹ کر تو اس کے ہاتھوں ہمارے عبادت کے بغیر عبادت افروسی میں میں کوئی ہمسایہ کو اس میں ضامنے ذرا بھولنے سوچا کہ وہ صلیبی کہہ کر کیا کہ وہ کبھی ہر قوم پر بیچارہ رہا نہ کیا کہیں اب قبریں ملامت کے تو اس میں ہر قوم پر احکام نافذ ہونے ہیں، جا تاویل اور ہلاکت میں ان پس کر۔ تم ہر وقت میں ہوتے اور وہ ہاتھ نہ ہوتے۔ اگر ایک باقی اور غرض سے ہماری عبادت کی اور تو اس پر پورا اور اس کی تو نہیں دیتے ہماروں میں کامیابی حاصل ہوگی اور اگر نافرمانی تو اس کے ذرا نی جنت میں سے لے کر۔ اور ہمارے اور کر۔ ہم سے جو خدا نہ تھا تھا ہے پورا کر۔ پھر دیکھو ہم کس طرح اپنے دھندوں کو پورا کرتے ہیں تمہاری کتاب میں جو میں اصل اللہ پہلے کے ہے جسے کی بشارت دی تھی۔ اور جس کی ابتدا میں تشریح ہوتی ہے وہ اپنے جو اس کو ہونا چاہیے کہ اب ملامت ہے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کر لے ہے۔ سب سے پہلے تو فرض ہے کہ اس کتاب پر ایمان لاؤ اور اس کی تعلیم بر من کر۔ ہاں انہی کو کہہ دینے میں نگاہ کرنے اور دوسروں کو میں کہہ کر کہ اگر تم ایمان سے آؤ گے تو تمہاری دیکھا دیکھی ہو لو کہ میں نے تمہاری توفیق حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور وہ بھی تو ان کے سرخس میں پر سچ مگر جو تم ہی نے اختیار کیا تو تمہارا دوسرے مصلحت کا کیا جو تم نے وہ تو کرنا تمہارا میں تم سے ہی ہوا تھا آئے جو سرخس میں ہے۔ ہر سب کا گناہ تمہارے اوستوں ہوا۔ تم میں سے بعض لوگوں نے ایمان شروع کر دیا ہے کہ جیلان کی تو اس کا کوئی نیک ہر شریعت کا کوئی مسئلہ پر چھاپا ہے۔ اور وہ لوگوں سے دنیا کا معاوضہ لیکر حسب متنازعات بیان کر دیتے ہیں اور وہ از کا رتا نہیں کرتے ہیں انہیں معلوم ہوتا چاہیے کہ ہماری آیات اور ہمارے حکام کو اس طرح سے متاثر ہوا ہے کہ وہ کوئی مستقل قانون

بِالْبِرِّ وَتَنسُونَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا
 تَعْقِلُونَ ﴿١٠١﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا
 لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿١٠٢﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ
 أَنَّهُم مُّلاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٠٣﴾ لِيَبَيِّنَ
 إِسْرَائِيلَ إِذْ ذُكِرُوا نِعْمَتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي
 فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ
 عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ
 مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿١٠٥﴾ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنَ
 آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُم بِسُوءِ الْعَذَابِ يُدَبِّحُونَ
 أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ فِي ذُلِكُمْ بِلَاءٌ مِّنْ
 رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأُنجَيْنَاكُمْ وَ
 آغَرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿١٠٧﴾ وَإِذْ وَعَدْنَا
 مُوسَىٰ الْأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ آتَيْنَاهُ الْجِبَلَ مِنْ بَعْدِهِ



اپنے آپ کو بھلا کر کھا ہے حالانکہ تم کتابِ الہی پڑھتے ہو۔ کیا تم نہیں

سمجھتے ﴿۳۷﴾ اور سب باتوں میں ہمیں روکو تو سے بولیا کرو یقیناً یہ مشکل ہے

مگر ان کا سروں کیلئے (کچھ مشکل) نہیں ﴿۳۸﴾ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو گارسر

ملنے والے ہیں اور اسکی حضور لٹ کر جاوے میں (وہ) لئے ولادہ معقوب!

میرزا احسانات کو یاد کرو۔ جو میں نے تم پر کئے اور یہ تمہیں ام ابی حنان

پرفیضت ذی تمہی ﴿۳۹﴾ اور اسدن ڈرو۔ جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی

کام نہ لائے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائیگا

اور نہ انہیں ادا ہوگی ﴿۴۰﴾ اور یاد کرو جب میں نے تمہیں آل فرعون سے نجات

دی جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری

عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تم اور اسمیں تمہارا رب کی طرف سے بڑی بھاری

کزیالیش تمہی ﴿۴۱﴾ اور ہوت کو بھی یاد کرو جب میں تمہارا لہو دریا کو بچھاڑ دیا۔

پس تم کو تو بچایا اور آل فرعون کو تمہارا دیکھتی ہی دیکھتی غرق کر دیا ﴿۴۲﴾ اور یاد

کو، جب میں موسیٰ کو چاہا میں توں کا وعدہ کیا پھر تمہارے بعد پھر تمہاری سترش شروع

فریض لیا سکتے۔ انہیں ایک میں کر چکا ہے اس
آتا ہے۔ لہذا اگر وہ نہیں تو ہمیں سے ذریعہ لا
اگر قاتل سے کے متوجہ ہوں تو صرف میں سے
وہیں کو تھکا اور جوٹ کو نفس امارہ میں کو ایک
میں غلط ملحد کرو۔ جب تم جھاکرتے پھر تو کیا تمہارا
منہ نہیں عامت نہیں کرنا؟ منہ سے مرگ ڈالنا
ذکر۔ نماز تم پہلے ہی پڑھا کرتے تھے۔ مگر آؤ۔
اب قرآن کو نہتے واہوں کے ساتھ لکر پڑھو
در اعلیٰ جاؤ۔ میں شامل ہو جاؤ۔ جبار سے حضور میں
بھگو۔ تو لوگوں کو جاہلیت کی کرتے تھے کہ انہارا
کون چاہیے۔ اور جو جس کے ساتھ لکر رہنا چاہا
اب بھی تم میں کون کون کون کون کون کون کون
تعبیب سے کہ تم کو کس میں کون کون کون کون کون
نہیں ہو۔ ہوا کہ ذرات تمہارے سامنے ہے۔
تم اسے پڑھنے اور سمجھتے ہو۔ مگر قرآن کو اپنا
انام اور سہرا بنا لیا۔ تم کو رسول تسلیم کرنے
میں غافلوں کی طرف سے نہ پھر کچھ سستی ہوا اور
تمہارے سامنے میں روڑے اٹھائے ہائیں تو
عصیت کام اور نماز پڑھ کر خدا سے مدد مانگو۔
مگر یہ غفلتوں کے باوجود انہیں نہ سوز و زاریں
سے بڑھ کر قبول جن کرنا ذرا مشکل ہو گونگے
لے شکل نہیں جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے
ارتے۔ لہذا جسکی اعانت فرماؤ اور انکی
کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں انہیں توبہ
یعنی جتنا ہے کہ میں میں مرنا اور ایک لفظ
پاس مانا۔ مگر یہاں سے حکام ہو چلے گیا۔ تو
اوں کیا منہ دکھا نہیں گے۔

حکے جیسے کہ میں ہو کر قرآن پاک پر ایمان لانا
کی رحمت دی گئی تھی انہیں بنا باگلی تمہارا رب سے
پہلے تمہیں یہ کاس نور جاہلیت کو غرض آمدید گنا
جا بیئے۔ یہاں یہو کی لا تمہارا نماز باہوں کی
قول قسمت میں جو جہد لیا ڈر قرآن اور اپنے
بیتا احسانات کو یاد دلا۔ پھر ہر مشرک و کافر
کا نفسہ جھیک کر آت تو ڈر آیا کہ اگر خدا سے
بچنا چاہتے ہو تو قرآن پر ایمان لانا۔ اور خدا ہوا جو
کہ ہے ہر شہدائیکر ان احسانات کو یاد کرو۔ جنہاں
بہا علیہ السلام کیا لاریں کرتے ہیں ان غار میں چلے
تھے کہ ہر صریح جلیق ان غلامانہ زندگی میں
رہے تھے اور تمہاری توبہ سے اور شخصیت باطل
مٹ چکی تھی ہر وقت ہوتیں تمہارے دشمنوں کے

وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِمَّنْ بَعْدَ ذَلِكَ
 لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ
 الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَى
 لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ أِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلِ
 فَتُوبُوا إِلَى بَارِيكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ
 لَّكُمْ عِنْدَ بَارِيكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ
 الرَّحِيمُ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى
 اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّيْحَةُ وَأَنْتُمْ تُنظَرُونَ ﴿٥٥﴾
 ثُمَّ بَعَثْنَاكَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ وَ
 ظَلَلْنَا عَلَيْكُمُ الْعُمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوَى
 كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا
 أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ
 فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَاَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

وَقَوْلُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٠﴾
 قَبْدَلِ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا
 عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا
 يَفْسُقُونَ ﴿٥١﴾ وَإِذِ اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا
 اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَا عَشَرَ
 عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرِبَهُمْ كَفُورًا وَاشْرَبُوا مِنْ
 رِيقِ اللَّهِ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٥٢﴾
 وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ
 لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا
 وَقِثَآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصِلَهَا قَالَ أَسْتَبْدِلُونَ
 الَّذِي هُوَ آدَنُ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ إِيَّاهُمْ أَصْرًا وَإِنَّا
 لَكُمْ مِمَّا سَأَلْتُمْ مُوَضَّرَاتٌ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالسَّكَنَةُ
 وَبَاءُ وَبَغْضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگو! تم نے اللہ کے رسول کو بھیجا ہے اور تم نے اللہ کے رسول کو بھیجا ہے اور تم نے اللہ کے رسول کو بھیجا ہے

پھر جو کچھ کہا گیا تھا - ظالموں نے اسے بل دیا - پس ہم نے ظلم

کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا - کیونکہ انہوں نے حکم عدلی

کی تعمیری (۱۵) اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی طلب کیا

تو ہم نے حکم دیا کہ اپنے عصا کو تھیر پر مارو پس ران کا پتھر کو مارا تھا کہ آئیں

سویا رہے چشم جاری ہو گئے - اُس پر گر وہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے حکم دیا کہ

اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو - اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھر وہ (۱۶)

اور یاد کرو جب تمہارے آسمانی اہم ہرگز ایک کھانے پر اکٹھا نہیں کسکتے - پس اپنے

رہے ہمارے دعا کرو کہ ہمارے زمین میں سے اگروالی چیزیں مثلاً ساگ پنا

کھیرے لگ رہی غلہ گندم مسموم اور پیاز پیدا کرے (موسیٰ نے کہا) کیا تم ایک ہتر

چیز کے بدلے اپنے چیز لینا چاہتے ہو؟ پس زمین کھلیا جاوے کسی شہر میں داخل

ہو جاوے جو کچھ تم نے مانگا ہے تمہیں ملے گا اور ان پر ذات تمہاری مقرر کر دی گئی اور وہ

الہی کے مستحق ہوئے - اس لئے کہ وہ اللہ کے حکام سے انکار کرتے اور نبیوں کے

کی تعمیری کے لیکر گناہ عظیم کا ارتکاب کیا ہے - تم نے اللہ کو یاد کیا ہے اور تم نے اللہ کو یاد کیا ہے اور تم نے اللہ کو یاد کیا ہے

زادہ ہرگز کوئی لڑتے نہیں اگر تم نے نہ کر لیا وہ تمہیں سزا دے گا - مگر تمہیں اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں سزا دے گا - مگر تمہیں اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں سزا دے گا

تعمیر میں کوئی عیب نہ ہو - اور یہ صاف صحیح ہے - تمہیں اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں سزا دے گا - مگر تمہیں اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں سزا دے گا

اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو - اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھر وہ (۱۶) اور یاد کرو جب تمہارے آسمانی اہم ہرگز ایک کھانے پر اکٹھا نہیں کسکتے - پس اپنے رہے ہمارے دعا کرو کہ ہمارے زمین میں سے اگروالی چیزیں مثلاً ساگ پنا

کھیرے لگ رہی غلہ گندم مسموم اور پیاز پیدا کرے (موسیٰ نے کہا) کیا تم ایک ہتر چیز کے بدلے اپنے چیز لینا چاہتے ہو؟ پس زمین کھلیا جاوے کسی شہر میں داخل ہو جاوے جو کچھ تم نے مانگا ہے تمہیں ملے گا اور ان پر ذات تمہاری مقرر کر دی گئی اور وہ الہی کے مستحق ہوئے - اس لئے کہ وہ اللہ کے حکام سے انکار کرتے اور نبیوں کے

بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا
 عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
 الَّذِينَ هَادُوا وَأَنْصَرُوا وَالصَّابِقِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلُوا صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ
 رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٥﴾ وَإِذْ
 أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا
 آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٤٦﴾
 ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِمَّنْ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
 وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
 الَّذِينَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا
 قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٤٨﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِلْبَاطِلِينَ يَدِيهَا
 وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَى
 لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذُبُوا بِقِرَّةٍ قَالُوا

ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ انکے ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے اور احد
 سوڑے جایا کرتے تھے (۱۱) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور وہ جو یہودی، نصرانی، او
 صابی ہوئے۔ ان میں سے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں اور نیک عمل کیا
 ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور ان کو آئندہ نہ کوئی خوف ہوگا اور
 حُزُنِ مَلاَلٍ (۱۲) اور یاد کرو، جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر نذر کو ٹھا
 کھڑا کیا اور حکم دیا تھا کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اُسے مضبوطی سے
 تھام لو۔ اور جو کچھ اس میں ہے اُسے یاد رکھو تاکہ (عذابِ آبی سے) بچ جاؤ (۱۳)
 پھر تم کو اسکے بعد منہ مڑ لیا پس اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تمہارا شامل حال نہ ہوتی
 تو تم ضرور نقصان اٹھاتے (۱۴) اور یقیناً تم کو ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو چکا جنہوں نے
 تم میں سے ہمتہ کے عہد کو تجاوز کیا۔ پس ہجران کو کہنا کہ (عباد) ذلیل و خوار بند
 ہو جاؤ (۱۵) پس ہمنوں ہاتھ کو اس زمانے کیلئے اور بعد میں نیوے لوگوں کیلئے عبرت
 اور عذابِ آبی سوڑنے والا کوس لیسو نصیحت بنا دیا (۱۶) او (یاد کرو) جب تمہاری
 نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے کہ کیا آپ

کا دوسرا اختیار کیا۔ ہمنوں نے یہ طرہ کی آسائش اور
 آسودگی چاہی مگر یہ بھی وہ نیکو نہ تھا بلکہ جنت
 فرشتوں پر ہرگز نہ ہے۔ انسانی صفات کو گھوڑا و چوہ
 بیجا سمجھنا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اسے اولاد لینا
 کیا نہیں ہے جو جب تمہارے گئے جنتی جگہوں اور
 عرش کے نیچے سمواں میں تمہارے مارے پھر رہتے
 تھے۔ اور تمہیں یہی تک پینے کو تیسرے آقا تھا
 جب کوئی تہ بہ تہیل کی اور گئے تم بیاسے نہ تو
 ہمارے پیغمبر ہوتی بلکہ اسلام سے پہلے نہ ہوتی کی
 کہ اسے ہوتی۔ یہ تھا سے دعا کرنا کہ وہ ہمارے
 پینے کو اس صحابہ سے پانی کے چٹے ہوا کچھ پیر
 ہم بھی کوئی نافرمانی نہ کریں گے۔ اور ہمیشہ اسکے حکم
 کے مطابق عمل کریں گے۔ چنانچہ پیغمبر ہوتی سے
 گیا کہ انہیں ایک درمہ دیا گیا۔ تیسرا آقا
 میں جو عہد اسے پیغمبر ہوا۔ دیکھو۔ اس آیت
 بارہ چٹے صورت تھیں گے اور تمہاری قوم کے بھی
 بارہ ہی قبیلے ہیں ہر ایک قبیلے کو ایک ایک پتھر
 دے دو۔ بلکہ ان میں لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ پر سب کچھ
 ہوا۔ مگر تم پھر گواہ ہو گئے۔ اور گئے نافرمانیاں کرنے
 تمہاری نافرمانی کی یہ حالت تھی مگر من و ہوتی کہ
 ہمدردی جو تمہیں ملا مشقت ہر روز جس کا ہانا تھا تم
 نے مانگ لیا ہے جسے طلب کیا۔ جا کہ یہ چیزیں نہیں
 سلوئی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں کہتی۔ قین
 ہر حال پر تمہیں ناگوار۔ ہنوز با۔ مگر تمہیں تمہارے
 نہ ہوتے اور ہمارے جملہ حکام کی نافرمانی کی۔ اور
 حضرت موسیٰ کے عجزات و ایک ایک کے ہتھیار دیا۔
 کیوں کہ تمہاری عادت تھی کہ تمہیں ہر گئی تھی کہ تم
 کوئی آقا کام نہ کر سکتے تھے۔ پس تمہیں ذلیل و رسوا
 کر دیا گیا۔
 صرف اس کو عہد میں اللہ عزوجل نے یہودی اس
 قلعہ کی کہ دور کر دیا جو کہ صرف ہی خدا کے چہیتے اور
 مقبول بندے ہیں اور جنت کی خوشگوار زندگی کے
 لطف صرف ہی ہا شا میں گئے۔ باقی سب غائب خاطر
 رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور
 اسکے انعامات کسی مرد کے لئے نہیں ہیں جو اپنے
 قلب سے اللہ ایمان رکھتا ہو۔ یعنی خدا کو، خدا کے
 رسولوں کو، خوشنودی سے کسی کو ہرگز نہیں دیا
 ان پر عمل کرے اور خوش خلق ہو۔ ہمارے گذار ہوا

اتَّخِذْنَا هُزُوءًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ
 الْجَاهِلِينَ ﴿٥٠﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ
 قَالِ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ
 بَيْنَ ذَلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
 رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لُونُهَا ۖ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا
 بَقَرَةٌ صَفْرَاءٌ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا
 ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۖ إِنَّ الْبَقَرَ تَشْبَهُ عَلَيْنَا
 وَإِنَّا لَنْ نَسْأَلَ اللَّهَ لِمَ هَدَىٰكُمْ وَلَا تَسْقَى الْحَرْثَ
 بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقَى الْحَرْثَ
 مُسَلِّمَةٌ لِأَشْيَاءِ فِيهَا ۖ قَالُوا لَنْ نَجِيَّتْ بِالْحَقِّ ۖ
 فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا
 فَادْرَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٥٤﴾
 فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۖ كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ ۖ



ہم کچھ ٹھاٹھا کہتے ہیں (موسیٰ نے) کہا کہ خدا بھی لو اسبسی پناہ میں گئے کہ دونوں میں
شمار ہو (۲۹) انہوں نے کہا اگر ایسا ہی تو، اپنی ریب کے کہو کہ میں واضح کر کے بتا کر دے گا
کیسے ہے؟ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ لگے ایسی جو نہ بڑھی ہو اور نہ بچیا۔ درمیان عمر
کی جو بچن کچھ تیسیں حکم دیا گیا ہوا کسی تمیل کو (۳۰) انہوں نے کہا اپنی ریب کے کہو کہ میں
ریچی بتائے کہ اس کا رنگ کیا ہے اور موسیٰ نے کہا وہ فرماتا ہے کہ نمایاں رنگ کی ہو جو
دیکھنے والوں کو کھلی معلوم ہو (۳۱) انہوں نے کہا کہ اپنی ریب کے کہو۔ وہ یہیں صاف صاف بتا
کہ وہ کیسی تھی گا ہو۔ بیشک اس سگ کی بچان ہمارے کوشش ہو گئی، اور اگر خدا چاہا
رآب ہم کو ضرور صحیح تہہ طہا یسا گنا (۳۲) موسیٰ نے، کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ لگے نہ تو یہی کوشش
ہو کہ بل میں جرتی جائے اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ صحیح سالم اور داغ دستہ سو پاک ہو
انہوں نے کہا کہ اپنے ٹھیک بات کہی چنانچہ انہوں نے اس کو نکال دیا اگرچہ ایسا ہے
کیلئے ماؤ نہ تمھو (۳۳) اور فرماتا ہے کہ جب تمہو ایک شخص کو قتل کر دیا اور اپنے بچاؤ کیلئے
ایک دو سکر و الزام لگانے لگے اور اشدان باتوں کو ظاہر کر نیوالا تھا جو تم چھپا، تمھو
تو ہم حکم دیا کہ اس (مقتول) پر اس (ذبح شدہ گائے) کا ایک ٹکڑا اور اسے اس طرح دو دو کو

انہوں کے ہاں کی خدمت کے۔ پلام بھی تھیں ہل ہلے ہو
انسانیت کا بھی علم ہو۔ وہ خود کوئی پورے تیس نام
سے کہا کرتے تھے۔ کسی ٹکڑے کا رتبہ والا ہو۔ عبادہ ہو۔ قابیل
انہوں کے ان قبول ہو گا۔ انہوں کی عبادت ہے کہ گئے
تو ان کے مال ہو گئی، صلی، نصرانی، یہودی اور مسلمان کے
بالوں کو ہیوں، علی رحمت کی تفسیر تین اہم صرف بل برابر
ہو۔ ایک تو وہ کھولا نہ وہ شخص قوم و ملتوں کی
گھر بڑا نہیں کرتا۔ نہ کوئی لوگ کے لیے مال ہے۔
عزت اب، اور حقوق اشد کا اس کوئی پس نہیں
قرآن کے حکم کی تلاوت خلاف مذہب کی کرتا جو نہ کامل
موس ہے۔ نہ اشد کا بیانا بلکہ اس کے سبب
یا عیون عیال ہے۔ اس طرح ایک یہودی (۳۴)
قرآن کے بل پر نہیں وہ آیات کی تول کرتا ہے
اور اسے فریضہ سر مست ہے۔ عیال پر انہوں کو جس
کی بشارت قرآن اور انہوں میں ہو۔ خدا کا آدمی
بیخبر ہوا نہ لگا کر تا ہو۔ اور ان کے ہوتے کے
مطابق جو ایشیا کا بہترین لوگو جو پہلے افراد تھے
نہیں بناتا۔ بلکہ وہاں فریب، کذب، دانت اور نبتہ و
شا کا باؤزوم رکھتے تھے۔ خدا کا فریب کا انبیالی
نہ کی ہے اور انہیں فریب نہیں ہو سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے
کہ تمہیں اس واقعہ میں یاد ہو گا۔ جب تمہیں آبادی
نے سرگرمی دانہ زانی کی اختیار دی تھی۔ اور کوئی نعمت
ان کو نہ دے کہ تھی تھی۔ حق کو ظاہر نہ کرنا
سے افسانہ کرنا۔ تو کہو کہ یہ ہے ہم اپنے وہ خوف ہے
لاہر کہا کہ انہوں نے کہا کہ اس کوئی صورت نظر نہ
آتی تھی۔ پھر جب انہوں نے قریب کی دور آئینہ کے
نیک ہو گا ہم کو پورا بیان کر لیا۔ تو ہم نے نہیں فراموش
جایا۔ ورنہ وہ سخت نشان اٹھاتے۔ پہلے صلی
بزرگوں نے ہماری حکم صلی کی غور نہتہ کے نہ تھی
شکار کیا تو انہوں پر ہمارا مذہب نزل آیا اور ان کی عقلیں مسخ
کے کہ انہیں نہیں بنا دیا۔ یہ واقعہ صرف اس کے ہوتے ہوتا ہے
تھے کہ یہ انہوں کی انہیں جن کی انہوں نے نہ پائے نہ
کا ہونے پر بلکہ انہوں نے اور انہیں جس میں حکم دیا
گیا تھا کہ انہوں نے باہلے آج کر۔ تو ہمت تو ہی انہوں
کی تھی وہ بھی تھی مسخ شدہ عقل کے تھے نہ تھی
ہیں ہوں کہ انہوں نے انہوں سے بل فریب کو عالم کھلا
کے تھے کہ یہی مقصد تھا کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے
تم لیکارہی کر دیا جس میں ہوتے
ص۔ اس کو انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ ثُمَّ قَسَتْ
 قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ
 قَسْوَةً ۚ وَإِنْ مِنْ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ
 وَإِنْ مِنْهَا لَمَا يَشْقُقُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْمَاءَ ۗ وَإِنْ مِنْهَا
 لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
 تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ أَفَتَطَّعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ
 كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ
 مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا قَالُوا
 الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بِعَضُدٍ إِلَى بَعْضِ
 قَالُوا اتَّخَذُوا آلَهُنَّ آلَهُنَّ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ
 بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ
 أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسْرُونَ وَمَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ وَمِنْهُمْ
 أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِي وَإِنْ هُمْ إِلَّا

زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿۱۵﴾ پھر اس کے بعد تمہارے
 دل سخت گئے۔ گو یا کہ وہ پتھر ہیں اس سو بھی بڑھ کر سخت ہیں اور بیشک
 پتھروں میں بعض ایسے پتھر بھی ہیں جن میں سر پانی کی نہریں نکلتی ہیں
 ان میں یقیناً ایسے بھی ہیں جو پھٹتے جا رہے ہیں وہ ان میں سر پانی رستا ہے اور
 بعض ایسے بھی ہیں جنہوں کے خوف سے گڑ پڑتے ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ تمہاری اعمال کو
 خاف نہیں رکھے مسلمانو! کیا ان بھی تمہیں توقع ہے کہ یہ لوگ تمہاری بت تسلیم کر لیں گے
 حالانکہ ان میں سے ایک کو ایسا تھا جو کلام الہی کو سنا کرتا تھا پھر اس میں تحریف کر دیتا
 حالانکہ اگر سمجھتا اور جانتا تھا ﴿۱۶﴾ اور جب لوگ یمنوں سے ملے ہیں تو کہتے ہیں کہ تم
 ایمان لائے ہو میں نے تو جب ایک دوسرے کے پاس نہائی میں ہے جو یہ تو کہتے ہیں کہ ابھائی ہو
 کیا تم انکو وہ بات دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی میں تاکہ تمہارا پروردگار کے سنا
 نہی باتوں کی بنا پر تمہارا ساتھ منظرہ کریں کیا تم آنا بھی نہیں سمجھتے ﴿۱۷﴾ کیا یہیں لوگ
 نہیں کہ اللہ کو اس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ اور ان میں بعض
 ان پڑھے بھی ہیں جن کو خوش عقادی کی آرزو ہے کہ ان کے سوا کتاب کا علم تک نہیں اور بعض

لوہاں ہنگامہ اور تباہی کرنا انسان کو کون کون سی صفات
 حاصل کرنا چاہئیں کہ ان خصال کے لئے کہے کہ وہ اللہ کا پیار
 ہے مگر یہ لوگوں کو کامیاب نہیں کرتا ہے بلکہ ہر طرف سے
 ہاتھ دھرتا ہے اور اللہ کے لئے ہر روز ہمیں یاد دہاتا ہے کہ
 تمہارا اللہ اور اللہ سے کہنے اپنے ایک عزیز اور قریبی
 پرستار اور گورداشت اور دولت کے لالچ میں خود غفلت کر رہا
 اور مردوں کے برابر تم کو پکارتا کہ تمہارے لئے اللہ کا شکر ادا
 چاہو۔ اسے اس میں فرج کے وقت باطل خیانہ کیا گیا
 کہ زمین آسمان اور جبرائیل کا کہنا کہ تمہارے لئے اللہ کا شکر
 علیہم بے شمار ہے کہ تمہارا جو ہے۔ یہ سب کہہ چھاپا ہے اگر
 ظاہر کرنا چاہو تو کہہ دو کہ میں باطنی سامانوں میں سے ہوں
 اور زمین و سما پر جاؤ گا۔ چنانچہ جب یہ مقدر ہوا کہ نبی
 کے سامنے آئے۔ تو تمہاری کتب میں لکھا ہے کہ اللہ نے
 چھاپا۔ حکم دیا کہ ایک ایک لاکھ لاکھ کے ذبح کرو۔ اور اس کے
 گوشت کا ایک ٹکڑا، مصلحت کے جسم سے لے دو تمہاری کتب
 کو مصلحت خود دے گا۔ اور صبح و شام اوقات میں کرنا
 چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ ظاہر اور زمین کے حکام کے لئے کہہ کر
 پہنچا۔ اس جہزہ کے رکھنے سے ایک اور نصیحت کا کہ جس
 آیت کے لئے کہ میں مائل ہو گا۔ اور تم اپنا ظاہر دینا ایک
 جیسا رکھو۔ کہ میں کسی سے بھول نہ دوں۔ کسی پر سختی نہ
 دوں اور جب کام دو اور نہایت سچے اور نیک کر دو اور ان کے
 اس میں ہر جہزہ اور کتب میں دکھانا اور سمجھانا تھا۔ کہ
 جہزہ میں متسلل کر ایک جہزہ میں سے جو لیا ہوا تھا وہی
 میں نہیں لے سکتا۔ جو تم کو معلوم کر لیا۔ اور وہ زندہ لکھ
 دیکھ کر لے گا۔ یہ سب جب تم ایک روز دیکھنے کے بعد ہوا
 ہوا ہے اور اللہ نے تمہیں زندہ کیا ہے اور تمہیں
 نیک بر اعمال کی جزا دے گا کہ میں اس روز تم کو سنا ہے
 چہرہ زان کو کہ تمہیں اور اعمال کے پورے لکھا ہے اور تمہیں
 ہر شرم و زحمت کے گورنا ہے اور تمہیں لکھا ہے۔ اور تمہیں
 سمجھتا اور میں ہی فرق استغناء نشانیاں تمہیں کو دکھائی
 جاتی ہیں کہ تمہیں کو نہیں ملے اور تمہیں لکھا ہے کہ تمہیں
 : افعال ہر کو کہہ کر تمہیں دل زمین ہوں اور ہر شرم و زحمت
 لینے کے لئے تمہیں لکھا ہے اور تمہیں لکھا ہے کہ تمہیں
 ملنے ہوں ہی نہیں تمہیں لکھا ہے کہ تمہیں لکھا ہے اور تمہیں
 شکر بھی لکھا ہے اور تمہیں لکھا ہے اور تمہیں لکھا ہے اور تمہیں
 ہر روز ان کے ہاں کہہ کر تمہیں لکھا ہے اور تمہیں لکھا ہے اور تمہیں
 خدا تمہیں کو پکارتا اور تمہیں لکھا ہے اور تمہیں لکھا ہے اور تمہیں
 سوچنے لگتے ہو کہ اللہ ظاہر ہے اور اللہ میں کہہ لکھا ہے اور تمہیں

يُظُنُّونَ ﴿٥٥﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ
ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا
يَكْسِبُونَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا لَنْ نَمْسَنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً
قُلْ أَخَذْتُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ بَلَى مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَاحْتَاطَ بِهَا خَطِيئَتُهُ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥٩﴾ وَإِذْ
أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ تَوَّابِينَ
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ
وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٦٠﴾



اصل شجرہ میں نیا کرتے ہیں ﴿۱۵﴾ پس فرسوں کے ان لوگوں کو جو اپنے ہاتھ سحر کر لیتے ہیں
 پھر کہتے ہیں کہ یہ (ہمارے) رب کی طرف سے ہے تاکہ اس کے خوف تم کو مٹا دے اور تم کو
 لین پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ نیکے اور خرابی کا باہر آد جو کچھ دیکھتے ہیں وہ
 بھی نیکے اور فسوس کا سامان ہے ﴿۱۶﴾ اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہرگز ان کے چھو گئی گنتی کے
 چند روئے کے کچھ دیکھا تم نے اللہ سے کوئی عہد لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا
 یا تم (یونہی) اللہ سوا وہاں منسوب کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں ﴿۱۷﴾ ان جس کو
 بُرائی لگائی اور اس کو گناہوں سے ہر طرف گھیر لیا۔ ایسے لوگ دوزخی ہیں اور
 وہی ہمیں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۸﴾ اور وہ لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کی وہ
 لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ﴿۱۹﴾ اور (یاد رکھو) جب بنو بنی اسرائیل
 سے ایک نچتہ عہد لیا تھا۔ کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔ والدین کے
 ساتھ حسان کرنا۔ اور شرتہ داروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (سلوک سے پیش
 آنا، اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا، نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ دینا۔ پھر چند
 آدمیوں کے سوا تم سب پھر گئے اور تم (سب) عراض کرنے والے ہو ﴿۲۰﴾

خیال یہ ہم تمہاری ان حرکتوں سے بے خبر ہیں؟
 نہیں۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر تم
 غلو کر رہے ہو کہ ہماری کتاب کی اصل مہلت میں اپنی
 خواہشات کے مطابق تبدیل کر رہے ہو۔ دہتے ہو
 یعنی مطابق معافی میں مدد دینا اور وہاں سے کام
 لیتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہمیں کوئی گئی نہیں
 کی۔ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ ہم پختہ ہاتھ نہیں
 ظلم کر رہے ہو تمنا جو ہوتے ہو۔ ہم پختہ ہاتھ نہیں
 ہمارا پھر وہی ہے کہ خواہ ہم کہتے ہی گناہ کر رہے ہیں
 دفعہ کی نکل جہتہ کیلئے ہرگز نہ چھوڑے گی۔ شاید
 تم ان میں سے کئے میسر ہو کہ جو حکم اس میں لکھا
 میں کو ہوا اور تمہارے بزرگوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے
 بڑے فضل و احسان کئے ہیں اس واسطے تمہاری
 تافہانوں کی تم کو پریشان نہ ہوگی اور تم خدا سے
 سے بچے ہو گے۔ ہمیں یہ بات نہیں ہو سکتی۔
 بلکہ جو بھی اللہ کو اس کی کتابوں اور رسولوں کو فرستو
 گا اور وہ اس کو طاعت کو طاعت دینے میں سوائے
 ایک عمل کرے وہی لڑتے ہیں۔ اور وہی لڑتے ہیں
 خدا سے بچے گئے گا

صلوات لکھ کر اس میں آیا یا پھر کہ یہ ہوتے
 اپنی کتاب لکھ کر اللہ تعالیٰ کی اور اس کے معافی
 و صلاح میں تاویل کرنا اور عبادت میں دو جہل اور
 تخریب و کام لیا۔ اس کو گناہ میں آیا گیا۔ جو کہ یہود کو
 اصل نصیب لہا وہی تھی قرأت میں کیا کچھ تھا۔
 اعلان ہو کر ہے جس طرح حکام باطل پر پشت والے
 دینے۔ اللہ تعالیٰ کو ہونا اور کراہتیں رہے اور پھر
 اس قسم کے قلم سائق، برکار، بیوقوف، عکار اور
 دغا باز لوگوں کی سزا کا ذکر کیا ہے جو انہیں آئے ہال
 زندگی میں ہے گی۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ۱۔ سے ہوا ہے
 یا وہ ہے کہ تم سے تم ہی مسابقت قوتات یہ عہد لیا تھا
 کہ تم صرف ایک ہی جنتی مسجد کی عبادت کرو گے۔ نیز
 والدین، اہل قرابت، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن
 سلوک اور خوش اخلاق سے پیش آؤ گے۔ اور لوگوں کو ہمیشہ
 نیک اور بدایت کے کام کرنے کی تلقین کرو گے اور نہ
 انکار گے جس کو تمہاری دھوکہ دینا ہے۔ اور
 زکوٰۃ دینا اور مسکینوں کو نیک دینا

وَإِذَا أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَآتِفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرَجُونَ
 أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تُشْهَدُونَ ﴿٢٥﴾
 ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرَجُونَ فَرِيقًا
 مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ فَتُظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ
 وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسْرَى فَدُؤُومٌ وَهُمْ وَ
 هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ
 الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ
 ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ
 الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ
 عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٦﴾ أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ
 الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
 وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٢٧﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
 وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ الرُّسُلَ وَأَتَيْنَا عِيسَى ابْنَ



اور دیا کرو جب تم سو عدلیا تمہا کہ پسین خلیزی کرنا اونہ اپنے بھائی بندوں
 کو شہر وں کھانا پھر تم نے اس کا اور کیا تھا اور تم انکی شہاد بھی دیتے ہو (۸۲)
 اور پھر تم وہ لوگ ہو جو اپنےوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو ان کے گھروں
 سے بے پختا اور گناہ و سرکشی کے طریقوں سے ان کے خلاف اٹھو سکے
 کی مذکر تے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہا پاس آئیں تو فدیہ دکر ان کو پھر ڈالتے ہو
 حالانکہ ان کا کھال دینا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ کیا تم کتاب الہی کے بعض حصوں
 کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو پس تم میں سو جو شخص ایسا کرے اسکی سزا
 دنیا کی زندگی میں سوزا آلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتی ہو اور قیامت کے
 دن ایسے لوگوں کو شدید ترین عذاب کھیرف لوٹایا جائیگا۔ اور اللہ ہمتار
 اعمال سو غالب نہیں (۸۵) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے عوض دنیا کی
 چند روزہ زندگی کو خریدا پس ان کے عذاب میں کمی نہ کی جائیگی اور انہیں
 کوئی بدل سکے گی (۸۶) اور ہر مومنی کو کتابی اور ان کے بعد کئی رسول
 پے در پے بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں میں اور موع القہس سے

اور تمہا جو طریقہ۔ مگر تو لوگوں نے اس تعلیم کو سزا سزا کرنا
 کر دیا اور کھل مخالفت برپا کی گئی۔ پھر پختہ تم سو بھی
 عدلیا تھا۔ کر دیکھو یا ہی جگت بدلنے تو فری سے
 باز رہنا اور اپنے عمر زود اقامت ہو مساولوں اور شہر لیا
 کو تنگ کر کے کھکھ جھڑ جاتے پھر جھڑ کرنا۔ مگر تو
 اسکے باکل جھس کر رہے ہو۔ اور آئے دن جھولی کی
 سلامتیوں کے کہ جن کو قتل کرتے ہو۔ تمہارا کئی
 بیواؤں پھر جنوں دھینتے متعلقین میں تیں
 نہیں تا بعض کو تو قسمت سا کر لگتے جھڑ جاتے پر
 پھر کر رہے تو اور رہتے وہ عمارت سے لگتے جھڑ جاتے
 ہیں اور جھسی گروں کے پاس لڑنے ہی غلام بکر کر
 ہو جاتے یا جان لانا تو ان کے پاس قید ہو جاتے
 ہیں تو تم قیامت میں ہی ناک رکھتے ہو یہ تہا نہ کیلئے
 کہ تم ہی دولت کا ہیں اور اپنے پوالوں میں
 قرآن کرہ پتے کرتا رہیں انہیں عداوت سے کھڑا
 لیتے ہو اور پھر ٹھیکس مانے لگتے ہو۔ تو کیا تم پر تو
 ان کا کھال دینا ہی حرام تھا۔ اگر تم نے خدا کے حکم
 کی نافرمانی کی انہیں شہر و سرکریا تھا اور ایسا نہیں
 تہا رہی کیا تو ان کو اہلام کیا۔ چاہئے تو یہ کھال
 کئے پختا تے اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں
 احسان چاہئے لگتے ہو۔ تو رات کی عید کو تو فری
 نہ اور اور پھر نہ سزا۔ انہیں شہر و سرکریا کر۔ تم میں
 کی مطلق برہا نہیں کرتے اور صریح خلاف مذکر تے
 ہو۔ اور یہ تم کو کہ تمہا بڑھتے کی حالت میں
 قید ہو کر تمہا پاس میں ان کی مالد اور کو۔ اور تمہا
 پھر اور صرف اس حد تک اب بر قہارا میں ہے۔ وہ لوگ
 اس طرح خدا کی تعلیم کا کھتہ میں پختہ ڈالتے ہیں
 اور کھتہ پختہ پختہ خواہشات کے مطابق عمل کرتے ہیں
 ان کو آئے دانی زندگی میں سخت ترین عذاب باجائے
 اور دنیا میں انہیں ذلیل ہر سو کیا جائیگا۔ میں تمہا
 افعال کو بدلے گا اور وہی جو تمہا میں اور جب تمہا
 عذاب کا وقت آئے گا تو پھر تمہا میں کسی کو بھی مدد
 نہیں سکے گی اور عذاب میں مدد سے کام لیا جئے گا۔
 صلا گزشتہ کتب میں بتایا گیا تھا کہ تو رات
 کے ذریعہ ہو کر کیا تعلیم دی گئی تھی اور انہوں نے کس
 طرح سے پختہ پختہ ڈالا۔ اس کتب میں بتایا گیا ہے
 کہ جس طرح مومنی علیہ السلام ہر گناہی ہر گناہی اور

مَرِيَمَ الْبَيْتِ وَيَدْنُهَا يُرْوِحَ الْقُدْسِ ؕ أَفَكَلِمَا
 جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّمَّا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمْ اسْتَكْبَرْتُمْ
 فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٥٠﴾ وَقَالُوا
 قُلُوبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا
 مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ
 مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۖ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
 الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ
 فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٢﴾ بِسْمَا أَشْتَرُوا بِهِ
 أَنفُسَهُمْ ۖ إِنَّ يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا ۖ إِنَّ يُنزِلَ
 اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۗ فَبَاءُوا
 بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥٣﴾
 وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُوْمِنُ بِمَا
 أَنزَلَ عَلَيْنَا وَيكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ

ان کی تائید کی کیا رہ تمہاری عاؤ ہو چکی ہو کہ جب کبھی تمہارے پاس
کوئی رسول ایسی چیز لکیرائے جسکو تمہارا سچ چاہتا تھا تو تم نے کشتی کی یہو بعضوں
کو تمہے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل کرنے لگے ۵۰ اور کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر بڑا پٹا ہے
(نہیں) بلکہ اللہ نے انکار حق کے سبب اپنے لعنت کردی ہر پس بہت کم
ایمان لائیں گے ۵۱ اور جب اے پیس کی طرف سے وہ کتاب آئی جو ان (کتابوں)
کی تصدیق کرتی تھی جو آپاں میں جو تھیں اور جسکی امید پر یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے
مقابلہ میں فتح و نصرت طلبت کیا کرتے تھے۔ پس جب اے پیس وہ چیز پہنچی جس کو وہ
چاہتے پہچانتے تھے تو ہر کانکار کر دیا پس کافروں خدا کی لعنت ہو ۵۲ کسی پر
ہو جو چیز جانوں اپنی جان کے بدلے خریدی کہ لکیر لکیر لو پر اس چیز انکار کیا جو اللہ نے
نازل کی تھی (صرف اسلئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جو سچ چاہتا ہو فضل نازل کر
دیتا ہو۔ پس غضب در غضب کے لکڑے اور کافروں کے سطر و سوا کن خدا پر ہوگا ۵۳
اور جہاں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے نازل کیا جو اُن میں ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم
پڑا نزل کیا گیا اس تو ایمان نہیں گے اور اس کے سوا جو کچھ ہر اس انکار کرتے ہیں حالانکہ

ایسی منیہ کتابوں کی وجہ سے کہلے ساتھ لائے
اسلئے مختلف اوقات میں مختلف رسول آئے۔ اور
لوگوں کو عطا ہوئے کرتے رہے یہ سب لوگوں نہیں آؤ
تکملہ کتابوں اور منیہ کی تعلیم کالاب لیب و جی ہے
جو لوگوں میں جو سبب یک ہر انصاف اللہ کی رحمت
رہتانی کرتے ہیں اور سب کا نفاذ کے مقصد سے ہے
کہ نشانہ کرتے قرآن کے انصاف لکھنے سے زیادہ افرت
میں باطل کہاں ہے اللہ بھی نہیں دیکھتا اور سزا دہندہ ہے
موتی علیہ السلام کو بھیجا اور انہیں تو یہ عطا فرمائی
پھر اس لکیر کو عالم کے دوروں کی اصلاح و تربیت
کلیے آئی ایک رسول بھیجے۔ جبہ نیکان کو دھرن
صدقہ لکیر کیا۔ تو سبھی اس پر کوشش بنا کر بھیجا۔ اور
انہیں جیت لکیر جوڑے دکھائے کی تو تھلکان
اور روح اللہ پر سنی جہر لایوں کے ساتھ تائید
فرمان ہو گئے اور اللہ ہر سبب سے باقی ہے جو بڑا
لیکھا گیا کہ اللہ نے کشتی کی جو کبھی پہنچ کر گری
ہندے میں لہریں لکیر تھیں اس نایام برائی اللہ
موجہ صحت لکیر کے ہیں تھیں بعض کی پھینکیں
اور انہیں بعض پر کیا اور روح کی تھیں لکیر
اور بعض کو تو تھیں سے سوس قتل ہو کر ڈالا۔ جب بھی
تھیں لکیر کوئی لکیر کیا گیا۔ تم نے ہی لکیر ہر
دلوں پر بڑا پٹا جو پہل پر لکیر لکیر لکیر
تم پہنچتے ہیں اور نور ایمان کی روشنی جو تم کو
دکھ اور تمہارے ہی آخری منیہ کو کھٹنے کے لکیر
پڑی ہے اسے ساتھ منتظر ہے اور ہر کوششوں
کی انتظار میں بیٹھ رہا ہے۔ لیکن جب اللہ تمہارے
پاس پہنچے گئے اور تم نے انہیں پہچان بھی لیا کہ
ان میں بھی نور ایمان ہیں جن کا ذکر تمہاری لکیر
کتابوں میں لکیر ہے۔ تو تمہاری عقل پر ایسا بڑا
کہ تمہارے بچنے کے بعد انکی اطاعت سے سرفراز
گئے۔ اور جو عالمی کتاب ہو انہیں عطا فرمائی تھی۔
اُسے لکیر لکیر کر دیا۔ اور اس نازل کی تھیں
تم ہر کتاب لکیر میں آگے تھے انہوں کی
بات ہو کر فرود اور لکیر میں آگے اس حقیقت کہ انہوں
سے انکار دیا گیا۔ جو چہ تم میں کو اپنے ایک نیک
ہندے سے لکیر لکیر ہو ہر کوششوں کی ہر لکیر
مشیت پر جی ہے اس نعمت کا ان لکیر لکیر

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ، قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ
 مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَى
 بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهَا وَأَنْتُمْ
 ظَالِمُونَ ﴿١٨﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
 الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ، قَالُوا
 سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ، وَأَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ
 قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾
 قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً
 مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٠﴾
 وَلَنْ يَتَمَنَّوهُ أَبَدًا أَبَاقَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ، وَاللَّهُ عَلِيمٌ
 بِالظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى
 حَيَاتِهِمْ ، وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعْطَرَ
 أَلْفَ سَنَةٍ ، وَمَا هُوَ بِمُزْحَرَجٍ مِنْ الْعَذَابِ أَنْ

عند التائبين ١٩

یہی ایک ظلم ہے جو اگرچہ کچھ ان کے پاس ہے مگر تصدیق کرنا اور ان کے چہرے بھلا پہلے تم
 نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے اگر تم درحقیقت، مومن ہو ﴿۱۱﴾ اور بیشک تم ہی تمہارا پاس
 کھلی نشانیاں لائے کہ تم پھر نوح کے بعد پھر ابراہیم کی پرستش شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے
 ہو ﴿۱۲﴾ اور یاد رکھا کہ جب تم سے ایک نئے عہد لیا گیا تو تم پر یہ لکھا کہ تم کو ٹھکانا کھرا گیا
 اور حکم دیا گیا کہ جو کچھ تم کو دیا، اس پر دست بردار رہنا اور بند ہو جاؤ اور سزا انہوں نے کہا
 (ہاں) ہم سزا اور سزا نہیں مانتے اور ان کے گھرنے کے بعد گوسالہ پر سنی اور لوں میں پانی کی طرح سزا
 گزری کہیں گے اگر تم اہل ایمان ہو تو پھر تمہارا ایمان تمہیں بہت ہی احکم و رأیہ ﴿۱۳﴾
 کہیں اگر آخرت کا گھر خدا کے ہاں دوسروں کی بجائے خاص طور پر تمہارا
 ہی لئے ہے۔ تو ذرا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو ﴿۱۴﴾ اور یاد
 رکھو، وہ اپنا اعمال کے سبب ان کے ہاتھوں سرزد ہو رہے ہیں سکی ہرز آرزو نہ کریں گے
 اور انہیں ظلموں کو خوب جانتا ہے ﴿۱۵﴾ اور یقیناً تم ان کو تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا
 طریق جاننے کے اور مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر ایک یہی جانتا ہے کہ کاش ان کی
 عمر بڑھائیں کی جولا نکلے بات ہے کہ اگر وہ ایسی عمر پائیں تو یہی عذاب سے نہیں

حکام کردی۔ اور جو لوگ اس برہمقانت کو تسلیم نہ کیے
 ان پر عذاب عظیم نازل ہوگا اور انہیں بڑی سخت
 سزا میں ہی جائیں گی۔ غور کرو۔ کہ جب تم کو کھانا
 ہے۔ کہہ دینا چاہیانے لے دو۔ تو کہتے ہو کہ ہمارا اپنا
 صرف تو رات ہے۔ ہر کسی اور کتاب کو نہیں مانتے
 کہ توں ہی ہے جس سے جہنم ہے۔ ہر کہ تو رات اور تو
 کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں مذاق کوئی پوچھے۔
 کہ کھانا اگر تو رات ہوتے ہی مل کر سنے مائے ہوا
 اور تیار ہونے چاہیانے اتنا ہی صادق ہے۔ تو تم نے
 اس کو چھوڑ دیا۔ تو کہیں کو کہیں لکل کیا تھا۔ تمہارا
 پاس ہی میرا سلام ہے۔ اور اسوں نے اتنے سوچے
 رکھا ہے۔ پھر ہی تم نے ان کے تیغ ہونے کا ہانکا
 عہدات غلطوں میں کوئی۔ بھلا ان کو سائے کی عبادت
 شروع کر دی اور ہمارا اور پاس کیا۔ پھر تمہاری
 نافرمانیوں کی وجہ سے کہ وہ طور کے دن میں کل نکل
 برادر کا چاہا۔ مگر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت
 سے تمہیں معاف کر دیا۔ اور تم سزا تو سہل کیا۔ کہ دیکھتے
 تو رات کو پورا نکل کرنا اور سبوں کا کما کما کما
 ہمارے حکام کے مطابق مل کرنا۔ کہ تم نے ہمیشہ
 حکام کو لوں کی نافرمانی کی ہے۔ تمہارا لوں میں کیا
 کہاں ہے؟ گوسالے کی عبادت میں ہم ہرگز کہتے ہو
 اگر ایسی کا نام ایمان ہے تو یہ بہت بڑی شے ہے جو انہیں
 یہ خیال بھی سہرا یا غلط ہے۔ مگر آخرت کا آرزو نہیں
 صرف تم، اسے لے سکتے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو تمہیں
 ہماری زبردستی نہ ہوتے کہ تیار ہوتے۔ ہر کس کے
 تم انتہائی دیر کے بڑبول ہو۔ اور موت کے نا
 سے کا بچتے ہو۔ تمہیں طلب شہادت کا ذوق
 کہاں ہے تمہیں تو یہی عبادت چند روزہ غفلت
 مغلطی ہے۔ تمہیں تو یہی اتنی خواہش ہے۔ کہ
 ہم سے ہمیشہ و عشرت نہ چھوٹے۔ یہی ہے تمہیں
 مشرک ایمان کہتے ہیں۔ مگر تمہارا یہ خیال
 نہایت بڑا ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی شخص جس زمانہ
 عمر کی وجہ سے عذاب روزخ سے نہیں بچتا
 سکتا۔ فرض کرو اگر ایک شخص ہزار برس تک
 زندہ رہے۔ اور اس دوران میں دل کھول کر
 اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو کیا مرنے کے بعد اسے
 عذاب نہ ہوگا؟ سو لا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
 اپنے بندوں کے حالات سے ناواقف نہیں۔



يَعْمُرُوا اللَّهَ بِصَيْرُهَا يَعْمُونَ ﴿٤٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ
مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٥﴾
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ
وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَقَدْ
أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا
الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾ أَوْ كَلَّمَآ عَهْدًا وَعَهْدًا ۖ أَنْبَدَهُ فَرِيقٌ
مِّنْهُمْ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٨﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ
رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ
فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ۖ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَهُ
ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا
الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ
وَلَكِنَّ الشَّيْطَانُ كَفَرُوا ۖ يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحْرَةَ وَمَا

جھوٹ کھڑا وہ اللہ انجے اعمال کو خوب دیکھتا ہے ﴿۱۸﴾ (یعنی آپ) کہیدیں کہ جو جبریل کا دشمن ہے (وہ ہوا کھے) بیشک اُس سے اللہ کے حکم کو آپ کے دل پر کتاب کو نازل کیا جو کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں یہ کرتی ہوا وہ کائنات کی اولوں کو بلایت و بنارس سے ﴿۱۹﴾ جو اللہ کا اسکے فرشتوں اور رسولوں کا، جبریل و میکائیل کا دشمن ہو تبینا خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ﴿۲۰﴾ اور اے پیغمبر! یقین جانیں کہ ہم نے آپ پر کھلے احکام نازل کی جو ہیں اور بدکاروں کے ہوا کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا ﴿۲۱﴾ اور کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عمدہ یا نہ جانو سکوا ان میں کسی کی نہ کسی گرونے پس پشت (نہیں) ڈالنا؟ بلکہ اکثر تو سب سے تسلیم نہیں کرتے ﴿۲۲﴾ اور ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک نازل آیا جو ان کتابوں کی جو پہلے ان کے پاس تھیں تصدیق کرتا ہے تو ان میں جنہیں کتاب دیکھی تھی ایک گروہ اللہ کی کتاب کے اس طرح پس پشت ڈالیا گیا وہ جاننے ہی نہیں ﴿۲۳﴾ اور ان چیز کے پیچھے لگے جس کو سلیمان کے عبد میں شیاطین پڑھاتے تھے اور سلیمان نے راہ کو اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی فخر کے مرتب ہوئے تھے جو لوگوں کو جاودہ دکھایا کرتے تھے نیز وہ ان چیز

۱۳۱ کی جو ہیں کو ع سے لے کر یہاں تک
 جن املاک کا قاصد تھے وہ انہیں ہرگز نہ کہا گیا
 سے کہ وہ یا میں نہ جہاد اور آخرت میں نجات
 و نجات جس عورت سے جو کہی ہو۔ تو تم جو پہلے شہ
 علیہ السلام پر ایمان لادو اور ساتھ گوارا یعنی قرآن میں
 زور۔ اور اگر پہلے پہل سے پڑھے اور پڑھے رہو تو پھر دنیا
 میں بھی عداوت میں ہی عداوت لئے نہ وقت اور
 نیا ہی جو ہے۔ اس کو اس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جس میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا
 ہے کہ اے پیغمبر! مجھے زور عداوت سے یہ کہوں کہ آپ
 مالا اور عداوت کے اپنے اعمال کو آگاہ کروا دیا۔ ان کے
 افعال کا بجا ہونا عداوت میں طرح کی جھوٹ جگا ہو
 جائیگی تو یہ تھا کہ وہ آپ پر اور ہماری اس کتاب
 قرآن اور فرمودہ ایمان لے آئے۔ مگر انہوں نے یہ عذر
 لگایا کہ ہم نے حضرت جبریل ہمارے دشمن ہیں
 کیونکہ آئے دن انہوں پر وہی نازل کرتا ہے اور
 ہماری باتوں سے انہیں عداوت کر کے ہیں لیں اور
 کرتے رہتے ہیں جو کہ آپ بھی فرماتے ہیں کہ یہ کلام
 جبریل علیہ السلام ہی کے ذریعہ آپ پر نازل ہوتا ہے
 لہذا ہم جو جبریل کو جو کلام پہنچا دیکر دشمن کے ذریعہ
 آپ پر نازل ہوا۔ اسکی مخالفت کریں آپ انہوں کو
 بالخصوص اور دنیا کو بالعموم ہکا بکا رسوا کریں کہ جو جبریل
 علیہ السلام کا دشمن ہے خدا اس کا دشمن ہے۔ یہ تو جبریل
 امین عرف ہی کا کہتے ہیں جو خدا کی جانب سے
 نہیں کرتے کفار ملتے تھے۔ انسان کے لئے فرمودی
 کہ وہ اللہ کو اللہ کے فرشتوں کو اور رسولوں کو اور
 جبریل و میکائیل کو مانے اور ان کی تعظیم کرے اور
 اگر اس سے دشمنی کی تو کافر ٹھہر جائے۔ یہ قرآن تو
 لے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ پہنچے نازل کیا گیا
 اور اس میں بالکل صاف، پیغمبر ہوا اور مسلمان ہم
 حکام ہیں مسلمان لوگوں کے جو وہ وہ ہے
 اس کو خوف ہونا چاہی اور تو کوئی انکار نہیں کر سکتا
 اور ان کی تو یہ حالت جو کہ مذکورہ آیت سے ہی
 خدا کی حمد کا ٹوٹے اور اس کی نافرمانی کھلے کے
 عادی ہیں۔ بلکہ اکثر تو سر سے مویا ہی میں تھے
 شرف و بھلائی کی بات ہو کر پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 ہی کے پاس تھے۔ ہم نے ان کو وہ کتاب ہی ہم قرآن
 کی تصدیق کی تھی۔ خود ان کی کتاب میں وہ تمام
 نشانہ خالص، جو اللہ موجود تھے جن کا ذکر انجیل میں

أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۖ
 وَمَا يَعْلمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
 فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ
 الْمُرءِ وَزَوْجِهِ ۖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا
 بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۖ
 وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
 خَلَاقٍ ۖ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا
 يَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَآتَقُوا الشُّبُهَةَ مِنْ
 عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا
 وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ
 كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ
 عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

کے بھی پیچھے پڑ گئے جو بابل میں دو فرشتوں ہارو و مارو کو مٹا لگئی تھی اور
وہ کسی کو نہیں دکھاتے تھے جب تک اس نہ کہہ دے کہ ہم تو ایک فریضہ زائش ہیں پس
کافر نہ بنو بڑا وجود رکھنے والے لوگ ان سے وہ باتیں سمجھ کر جس دن شوہر مر جائے ہو اور
و اللہ کے حکم کے برآگ کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور لوگوں نے وہ باتیں سمجھیں تو
انکے لڑخضر کا موجب مول اور انہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں اور یقیناً انہیں
معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس چیز کو خریدیا۔ ان کے لڑ آخرت میں کئی حصہ
ہوگا۔ اور یقیناً بڑی ہی وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنی آپکے فروخت کیا۔
کاش! انہیں علم ہوتا کہ ۱۰ اور اگر ایمان آئے اور دعویٰ کی ماہ اختیار کرتے تو لبتہ
اللہ کے ہاں انکے لڑی بہتر ہوتا۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ ۱۱ اے ایمان لائے اور
لفظاً راجعاً نہ کہا اور انظرنا کہا اور جو کچھ کہا جائے ہے بنوہ سنو اور نہ
ماننے والوں کیلئے دردناک عذاب ہوگا ۱۲۔ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے
کفر اختیار کیا انہیں ت کو پس کرتے ہیں اور مشرک کہ آپ کے رب کی طرف سے
آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو۔ اور اللہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے

تھا۔ مگر ان لوگوں نے نہ اپنی کتاب کی بھلائی
نہ انہیں کو کتاب بقیار کما اور اسی ناواقفیت ظاہر
کی کہ گویا انہیں کوئی لڑی نہیں ان لوگوں کا کافر
سے کہ زخرد ہایت سوزا اور کج ہمیشہ لڑی ہیں
اور فوات میں قرآن میں سو مشنوں جن میں مشن
مکتبہ سیانی میں گاہ ہوں گاہ ہوا تھا۔ کاہن لڑی
کہ اپنا تابع با دوست تاجیتر اور ان کی لڑی لوگوں کے
جاڑو کرتے۔ بڑا کھیل اور کھیلوں علیہ السلام بھی
سماؤ جاڑو کرتے تھے۔ مگر کرات نہیں۔ بانی ساریت
ہا۔ اور جب کسی کوئی شرمیل کا پاس معلوم کئے گیا
کہ تھا۔ تو وہ بڑا لڑا کر دیا کرتے تھے کہ کھلے لڑا مارا
اپنی چہرہ میں فتنہ و فساد کا گھر ہو۔ انسان کو کافر
بنانا جو۔ پس اس کفر کیلئے کیا ضرورت ہے مگر وہ لوگ
باز نہ آتے اور جاڑو ضرور کئے جو صورتوں کے وہ لڑی
لڑائی بھگتا اور انہیں اور ہر شکر اور زندگی کو دنیا ہی
میں فریضہ کا لڑو دنیا تھا کیا تھا ہوتا کہ کھائے
ان بڑے کاموں میں پڑنے کے یہ لوگ خدا پر ایمان لائے
اور کج ڈینے تو اللہ دون جہاں میں لکھتے بہتر ہوتا
حصہ ۱۱ اس کو ہم اللہ طرف سے مسلمانوں کی
نورجیوں کی نافرمانیوں ان کے عاصیانہ طرز عمل اور
پھر اعتراضات کیلئے ہنر لکائی ہے اور اللہ ہوتا
ہے کہ وہ کچھ نہیں کھلا طرز عمل کو بڑا بڑا اختیار نہ کرنا
ور نہ پھر یاد رکھو کہ تم بھی اسی سزا والے عذاب کے
سبب ناز ہو جاؤ گے جو یہود کے حصے میں آیا ہے۔
فرما ہے۔ پھر ان مقبولوں ہی میں ہم ہر ہا ہا
رسولوں و کتابوں پر ایمان لائیں اور ایک عمل کن محض
خوشن تھا دیں کہ ہا ہے ان کوئی قدر ذمیت نہیں
حکم پر تلے کہ مسلمان دیکھو۔ یہ لوگس قدر ضرر ہیں۔
پھر رسول کو ذمہ منی منظور کیا کرتے ہیں اگر انہیں
پھر رسول کو یہ کنا ہوتا ہو کہ آپ ہا ہی ہا ہا نہیں
لفظاً راجعاً سے خطاب کرتے ہیں جس کے ذمہ منی
ہیں ایک تو یہ کہ آپ ہا ہی طرف تو فرماؤں دوسرا
اسے ظہر بڑا سزا اللہ وہ ہمیشہ دوسرے سنی فرماؤ
لیتے ہیں اور طبع ہر رسول کی سنی لائے ہیں
دیکھنا کہ سبیلان کہہ کر دیکھیں تم بھی رسول اللہ کو
راجعاً لکھو سزا نہ کرنا۔ بلکہ ہمیشہ انظرنا کرنا

مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٥٥﴾ مَا نَسَخَ
 مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسَخَ نَاتٍ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا ۗ أَلَمْ
 تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٦﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ
 اللَّهُ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِنْ
 دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٥٧﴾ أَمْ تَرِيدُونَ أَنْ
 تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سَأَلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ
 يَتَّبِعِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٥٨﴾
 وَكَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُّوْكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ
 كُفَّارًا ۗ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا
 تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۗ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ
 بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٩﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
 وَآتُوا الزَّكَاةَ ۗ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ
 عِنْدَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٦٠﴾ وَقَالُوا

الثالثة

لئے مخصوص کرتا ہے اور اللہ بڑا مفضل و بڑا بخشنے والا ہے (۱) اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں۔
یا اسے ذہن سے ارجحان دیتے ہیں تو اس کو بہتر یا ویسا ہی راہِ معلوم ہوا دفر
دیتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے (۲) کیا آپ کو
معلوم نہیں کہ آسمان زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ کے ساتھ
نکوئی دوست ہو سکتا ہے اور نہ مذکار (۳) رائے سناؤ کیا تمہارا زاہد ہے کہ تم بھی
اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جس طرح کہ اس سے پہلے موسیٰ کے لئے لگو تھے اور
جو میمان کو کفر سے تبدیل کرے۔ تو وہ راہِ درست سے بھٹک گیا (۴)
اکثر اہل کتاب اپنی ذاتی حد تک دیکھتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان لانے
کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹادیں اس کے بعد کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے
پس تم راہنہیں معاف کرو۔ اور رہنمائی کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا دوسرا
حکم نازل فرمائے۔ یقین جانو کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے (۵) اور نماز قائم کرو۔
اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنے لڑکوں کی بھی آگے بھجو گے اور اللہ کے ہاں
(موجود) پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے (۶) اور اہل کتاب بہتر ہیں

ہر وقت کیا کرو۔ گنہگار اس لفظ کے بعد زیادہ اوجھ
اور اس کے معنی ایک معنی ہیں یعنی آپ ہاں طرف
تو یہ قرآن میں دیکھو: مسلمان! تم ہمیشہ ظاہر و باطن
میں ایک ہو۔ کسی کی ہنسی نہ آراؤ۔ یہو و نصاف
اور شیخین میں سے ان کے حکام شہداء اور شہداء کا پندار
ہے کہ انہیں جس جہاد کو انہوں نے نہیں دیکھا ان کی
آنکھوں پر انہوں نے کسی کو نہیں دیکھا یا۔ پیغمبری
کو اللہ نے ایک بہت بڑی نعمت دی۔ اور ایک کلمہ جس
عزت اور جود لپٹے بندوں میں سے وہ اس شخص کو عطا
کرتا ہے جس کا اس کا ہرگز میں نہیں ہوتا جو یہ کہتا ہے
حسبنا اللہ و اللہ اکبر۔ حرکت ہے۔ باقی راہِ رسالہ کہ
یہود و نصاریٰ کو اہانت کا سبب ہے کہ تم نے ان کی
کتابوں کو منسوخ نہیں کر دیا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے
کہ جب ہم کسی ایک کتاب یا حکم کو منسوخ کرتے ہیں
تو اس کو زیادہ بہتر حکام کا صادر فرمانا مقصود ہوتا
ہے۔ اور اس سے زیادہ اچھی کتابیں نازل کرنے کا
امراد ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر بات پر حکم اور ہر کتاب
مقتضی وقت کے مطابق مخلوق کی بہتر کی گئی ہے
نازل کی جاتی ہے۔ ان کی اور بات ہے کہ تم پہلے
رسول سے زیادہ باتیں نہ پوچھا کرو اور نہ ان کی کتاب
نکالنے کی کوشش کیا کرو۔ کیونکہ یہ بیوقوفانہ عمل
تھا۔ اور وہی جو یہ ان پر اکثر مصیبتیں نازل ہوتی
تھیں تمہیں یاد رہے کہ نہایت پابندی کے ساتھ
صوم و صلوات ادا کرو۔ کیونکہ یہی جب کام تمہارے
کچھ کام آئیں گے۔ تم بھی ہمد و نصاریٰ سے
غالی باطن نہ بنائے گنا۔ تم نے سنا ہے وہ کس نے نہیں
کہ جنت میں صرف وہی لوگ داخل ہونگے جو سر کی
بانٹاری ہیں مگر ان کی صورتوں میں جن
کے پورا ہونے کی کوئی توقع نہیں کیونکہ جنت کی
صاف اور آئینہ زندگی کی سمولت صرف انہیں
لوگوں کو حاصل ہوگی۔ جو نیکو کار ہیں اللہ بڑا
رسولوں اس کی کتاب اور فرشتوں پر ایمان
رکھتے ہیں اس کی فرمائشوں میں مطلق تسلیم
نہیں کرتے صرف یہی لوگ آخرت کے عذاب
سے بچ سکتے ہیں جنت کی نعمتوں کی زندگی کے
لطف اٹھا سکتے ہیں دیکھو کہ یہاں ایمان ہو کر تم
بھی ہمد و نصاریٰ کی سی باتیں نہ گوساؤ

لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرِيًّا ۗ
 تِلْكَ أَمْثَالُ الَّذِينَ هُمُومُوا ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
 صَادِقِينَ ﴿١١٠﴾ بَلَىٰ ۗ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ
 مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرٌ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
 هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١١﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرِيَّةُ عَلَىٰ
 شَيْءٍ ۖ وَقَالَتِ النَّصْرِيَّةُ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ ۖ وَهُمْ
 يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ
 قَوْلِهِمْ ۚ قَالَ اللَّهُ يُحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا
 فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١١٢﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ
 أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۗ أُولَٰئِكَ مَا
 كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا الْخَائِفِينَ ۗ لَهُمْ فِي
 الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١٣﴾
 وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولَّوْا فَوَجَّهٌ



کہ یہودی یا نصاریٰ کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہ ان کی
 آرزو میں ہیں کہیں۔ اگر تم سچے ہو تو اس بات کی سند پیش
 کرو ۱۱۰) ان جو اپنی جبین نیا زکوٰۃ اللہ کے سامنے جھکا دے اور وہ نیکو کار
 بھی ہو تو اسکے رتبے میں اس کے لئے اجر ہوگا۔ اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی
 خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے ۱۱۱) اور یہ یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی باپ
 قائم نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی باپ پر قائم نہیں حالانکہ وہ دونوں
 اپنی اپنی کتابیں پڑھتے ہیں۔ بسطیح وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں یعنی
 مشرکین عرب، تو قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا
 جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں ۱۱۲) اور اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو مسجدوں
 میں اللہ کا نام لے کر سے منع کرے اور اُن کی بربادی میں کوشاں ہو
 ان لوگوں کو تو زیبا تھا کہ ان مقامات میں میریت و خوف کے ساتھ چلے
 یاد رکھو ان کے لئے دنیا میں فتنہ و خواری ہو اور آخرت میں بہت عذاب کا ۱۱۳)

اور مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں پس جو طرف تم رخ کرو۔ اسی طرف اللہ کا سامنا

کئے لگو کہ جنت میں تو صرف مسلمان ہی داخل ہو سکتے
 گے۔ حالانکہ یہ بات نہیں جنت میں اور لوگ یہاں
 گئے۔ جنہوں نے دنیا میں ایمان کے علاوہ ایک عمل
 بھی کئے ہوئے تھے مگر تمہیں جنت کی آرزو ہو تو پھر
 تم بھی ایمان لے آؤ۔ اور نیک کام کرو۔ حالانکہ ان
 سے کچھ حاصل ہوگا۔

۱۱۵) گوشت و کھجور میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ
 تم نے یہودی نصاریٰ کی زہلیں لیں دیکھ لیں ان کی ہڈیاں
 دہستے تم وہاں چلے۔ دیکھو کہ ان کے فضل
 تمام پر عمل کرو تاہم درلود نہ ہونا۔ شہنشاہ و دنیا
 کے لئے وہی کہہ سکتے ہیں۔ جو پھر پھر ہم کے
 نزدیک دکھایا جا رہا ہے۔ میں کو اس میں بھی مسلمانوں
 کو قاطب کیا گیا ہے۔ کہ یہودی نصاریٰ کی تباہی کا
 باعث ان کے باہمی اختلافات و ذاتی عداوتیں
 رنج و حسد اور فتنہ و حسد کی ریشہ رونا نیاں ہیں
 گو تم ان باتوں پر سوچو کہ تمہیں ہنسنا انسان جو دنیا میں
 خدا کا فضل کھاتا ہے۔ اس قسم کی لڑائی ہو وہ
 باتوں کی شان اور تمہیں کے خلاف ہیں مثلاً
 ان کے اختلافات کو۔ یہودی تو کہتے ہیں کہ نصاریٰ
 کا کوئی نہ سب نہیں ہے وہ کسی صداقت پر نہیں ہیں
 اور نصاریٰ کہتے تھے کہ یہودیے دن اور نصاریٰ
 ان کا کوئی ایمان نہیں۔ بسطیح مشرکین عرب
 خود گواہ رہتے ہیں۔ اور دوسری قوم ہوتوں
 کو گواہ قرار دیتے ہیں کسی بات پر ان کا اعتماد
 نہیں ہے۔ اور وہ اور انہیں ان لوگوں کے پاس
 ہے۔ اس کی رودان تفاوت بھی کہتے ہیں۔ اور
 جانتے ہیں کہ دونوں کتابوں کا مفہوم ایک ہے
 دونوں کی تعلیم کا لب لباب ایک ہے۔ دونوں میں
 ایک ہی خدا کے واسطے پرستش کا حکم دیا ہے
 دونوں دنیا میں امن و مہربانی اور طاقت و ذوق ہے
 کا بیخیم رہتی ہیں دیکھو تو سب کچھ ہے۔ مگر وہ
 ہیں کہ اس کی طرح جہالت پر قائم ہیں۔ اور کوئی
 تعلیم ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ انہیں بسطیح
 کٹھن ہے۔ وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ
 لپٹ لیا جائیگا اور دیکھو۔ جو خدا کا نام لینے
 کے لئے مسابہ یا مساجد میں جاتا ہے۔ یہ لوگ ہے
 سرچلے پھا سولن چرتے ہیں دیکھا کہتے نام ہیں

اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿١٦٦﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ
 اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحٰنَهُ ۗ بَلْ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
 الْاَرْضِ ۗ كُلُّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿١٦٧﴾ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضِ ۗ وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ
 فَيَكُوْنُ ﴿١٦٨﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يَكْلِمُنَا
 اللّٰهُ اَوْ تَاْتِنَا اٰيَةٌ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
 مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۗ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ
 لِقَوْمٍ يُوقِنُوْنَ ﴿١٦٩﴾ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
 وَّنَذِيْرًا ۗ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١٧٠﴾ وَلٰكِنْ
 تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصٰرَةَ حَتّٰى تَتَّبِعَ
 مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ اِنَّ هُدٰى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَلٰكِنْ
 اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۗ
 مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّكِيْلٍ ۗ وَلَا نَصِيْرٍ ﴿١٧١﴾ الَّذِيْنَ

وقف منزل

ہے اللہ تعالیٰ بڑی سوست والا اور بڑا علم والا ﴿۱۵﴾ انہوں نے بھی کہا کہ اللہ کے ہاں ولادہ پر (حالانکہ وہ ایسی باتوں سے) پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمان و زمین میں کسی کائنات کے تابع ہیں ﴿۱۶﴾ وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ اور جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ﴿۱۷﴾ اور ان لوگوں نے جنہیں کوئی علم نہیں رہا (تک کہ وہ دیکھ لیں) اللہ ہمیں مہلک نہیں مہربا، یا کوئی نشانی کیوں ہمارا پس نہیں آتی؟ ان سے پہلے لوگ بھی ایسی ہی باتیں کہتے تھے کہ دل کی دیکھو کہ اللہ کی مشابہت ہوگی، یا اللہ تو تعین کھنے والوں کی اپنی نشانیاں تھی طرح ظاہر کر چکے ہیں ﴿۱۸﴾ (یعنی!) بیشک ہم نے آپ کو قصداً کھینچا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور آپ سے دوزخیوں کے متعلق کوئی بات نہیں ہوگی اور آپ سے ہمدرد اور نصاریٰ ہرگز خوش نہ ہوں گے۔ جب تک کہ آپ کے مذہب کی پیروی نہ کریں کہیں اللہ کی ہدایت ہی آپ ہی رہے گی، یا نہ ہوتی ہے۔ اور اگر آپ نے جاننے کے بعد بھی ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا۔ اور نہ مددگار ﴿۱۹﴾ وہ لوگ جنہیں منہ طیبیل اقدم

بیت المقدس کو جب وہیں نے فتح کیا تو مسجد اقصیٰ کو جس طرح خوبصورت بنا دیا۔ اور جب تم لوگ حج کیلئے گئے تھے۔ تو جلاوت کے لئے کیا کیا بندھن لگائے۔ یہ ہیں ان کے مذہبی عقائد اور یہ جو ان کی عبادتوں اور جملہ اعمال میں لگائے۔ یہ جو تو بتائیں، ان کے دل کے سامنے ہمیں ذلیل دغا کیا جائیگا۔ اور پھر اگر تم یہ مانو گے کہ اللہ تعالیٰ کے دو چار ہونا بڑا عجیب ہے۔ تم ان کی باتوں کو ٹھکرانا نہیں تمام دنیا، تمام سطح ارض انسان کی عبادت ہے۔ وہ ہر جگہ کار فرما ہے۔ جو جگہ جاوے۔ وہی عبادت کرے۔ کوئی جہت نہیں اگر ایک جگہ کوئی مانع ہو تو دوسری جگہ جا کر ہر مسوا اور کسی عبادت کرے۔ وہ انسان کے اندر دینی خیالات تک سے واقف ہے۔ اور خدا بہتوں کو ظنی مسرت دینا ہے۔ ان لوگوں نے تو خدا کی حقیقت ہی کو جس سے منہ پھیرا۔ بس یہی تیار کیا کیا کرتے ہیں اور ہر دین پر اہم کہتے ہیں کہ کون سا کلمہ کہئے جائے اور حلقہ لگاؤں تو وہ کہتے ہیں نہیں۔ یعنی خدا کے لئے ہے اور جلاوت اور عبادتوں کو نہیں سمجھتا وہی نہیں کہہ رہے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ حالانکہ وہ ذات پاک اور بے ضرر کی امتیاز سے بے نیاز ہے۔ اور آپ سے جس نے خدایاں بنایا۔ سچا اور سچا پھیلایا اور ایک ہی کلمہ کہنے کے لئے حضرت نارا تر سے دینا دیا۔ اور ان کو پیدا کر دیا جو۔ اسے اللہ کی امتیاز کیا معنی؟ جہاں جہاں کو خدا کے نوشتوں کا مطلق کوئی علم ہی نہیں ہے۔ ہوا سے پہلے اسلام پر ایمان نہیں لاتے۔ کہ اگر خدا ہم کو بلا دہشت مہلک ہو۔ کہ جو مصلحت ہے۔ اور وہ ہمارے جو رسول ہیں تو ہم انہیں۔ یا جس پر اس قسم کی کوئی نشانی دکھائی جاسے۔ جس سے ہمارے ساتھ کہہ کر فرج جو جائیں تو ہم ایمان لائیں۔ اس کو پہلے بھی لوگ ایسی ہی کہیں کہیں کرتے رہے ہیں اور ہزار بار ان کو اپنی نشانیاں دکھائے ہیں۔ مگر وہ کبھی نہیں مانے۔ ان کے بڑوں کے اور یہود و نصاریٰ کے دل ایک دوسرے کے مشابہت ہیں۔ تاکہ نشانیاں دکھائی جائیں۔ یا ایمان لائے۔ والے نہیں۔ یا تو یہ تعین کر لیں۔ ہوا سے ان کے کوئی مفصل

اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ۗ أُولَٰئِكَ
 يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
 الْخٰسِرُونَ ﴿١٥٥﴾ يٰٓبَنِي إِسْرٰءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ
 الَّتِي اٰنَعَمْتُ عَلَيْكُمْ ۗ وَاِنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿١٥٦﴾
 وَاَتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا
 يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ ۗ وَلَا هُمْ
 يُنصَرُونَ ﴿١٥٧﴾ وَاذِ ابْتَلٰٓ اِبْرٰهٖمَ رَبُّهُ بِكَلِمٰتٍ فَاَتٰهُنَّ
 قَالَ اِنِّي جَاعِلٌ لِّلنَّاسِ اِمٰمًا ۗ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۗ
 قَالَ لَا يَنْتَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ﴿١٥٨﴾ وَاذْجَعَلْنَا
 الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاٰمَنًا ۗ وَاَتَّخِذُوا مِنْ
 مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّٔا ۗ وَعَهْدُنَا اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ
 اِسْمٰعٖلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّٰٓئِفِينَ وَالْعٰكِفِينَ
 وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿١٥٩﴾ وَاذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

کتاب دی ہے وہ اس کو پڑھتے ہیں۔ جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے اور وہی گنگ
اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس کے بے شک میں وہی نقصان اٹھاتا ہے
ہیں ۱۷۱) اسے اولادِ معصومینو! جسیرے ان احسانات کو یاد کرو۔ جو میں
نے تم پر کئے۔ اول یہ کہ تمہیں تمام اہل نبھان پر فضیلت دی ۱۷۲)
اور اس دن سے ذبح کی گئی دشمن کو بھی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا نہ
اسے معاف قبول کیا جائے گا اور اس کو عداوت فائدہ دیگی اور نہ ان کو مدد ہی مل
سکے گی ۱۷۳) اور یاد کرو جبکہ اب ہم تم کو ایسے رے چند باتوں میں آزمایا۔ انہوں نے ٹنگو
پورا کیا۔ تو اللہ نے فرمایا ہم تم میں تمہیں گنہگار نام نہانے وہ ہیں۔ برابر ہم نے کہا اور میری
اولاد کو بھی، را اللہ نے کہا کہ خلیفہ منبری کرتیجا میرے عہد میں داخل نہیں ۱۷۴) اور
یاد کرو جبکہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں سے بند کر کے رکھا اور جان قرار دیا اور حکم دیا کہ ہر مقام
ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمعیل سے عہد لیا کہ تم میرے گھر
کو طواف کرنے والوں کے خلاف نہیں اٹھاؤ اور کون سے وجود کرنا لوگوں سے
پاک و صاف رکھو ۱۷۵) اور یاد کرو جبکہ ہم نے کہا۔ اے رب! سکو ایک

احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمان! تم میں ہے
ہو جائے جو سنی اللہ سے وہاں ہے اور میں نے کتاب
ہم کو پیش کی ہے۔ میں نے اسے کیا کام دیا ہے کہ ہر
ہم کو پیش کی ہے۔ میں نے اسے کیا کام دیا ہے کہ ہر
دیئے۔ اور غفلت اور اصرار کرتے ہیں۔ ان کو
ہو جانے عذاب سے ڈرائیے۔ اپنے گھر میں نہ فرما
کے متعلق آپ جہاں تھیں ہونا پڑے۔ اور ہر
تو اسے خوش ہونے کے نہیں۔ اس کے لئے ان
کو چھوڑ کر اس کے ساتھ گھر ہو جائیں۔ سو
ان کی یاد دہانی آپ کو ملے گی۔ ان کو چھوڑ کر
دانت دیئے۔ آپ کو دیکھا جائے گا۔ اور اگر آپ
سے پہلے میں ملان کے ساتھ ہوں تو پھر
کھینچتے۔ آپ کو بھی کوئی مددگار نہیں مل سکتا
اور کوئی چیز عذاب سے نہ چھوڑ سکے گی۔
۱۷۱)۔ سو کون سے میرے ہر عذاب پر ہوتا ہے
اور یہ باتیں یاد دلانی جاتی ہیں۔ اور انہیں ان
یاد دلانی گئی تھیں ارشاد ہوتا ہے: اولادِ معصومینو!
میرے ان احسانات کو یاد کرو جو تم پر کرتے
گئے ہیں اور سعادت کو بھی پیش نظر رکھو۔ کہ ایک
وقت ہم نے تمہیں تمام دنیا کے لوگوں پر فضیلت
دی تھی۔ اور اللہ ان سے کافرت اپنی آنکھوں کے
سامنے لاکھ لپکتی ہے۔ خدا کے حضور میں اس طرح
کھڑا ہونا ہرگز نہ کام۔ باطل بے پایاں اور ہر کار ہر
اور کوئی زبان نہ ہو گا۔ اس دن کسی شخص کو
گناہوں اور غلطیوں کا معاوضہ نہ کرنا چھوڑنا
جائے گا۔ نہ سفارشیں مل سکیں گی۔ اور نہ کسی کو طلب
نصیب ہو گا۔ اور ذرا وقت بھی یا کر دے۔ جس کا
ہنا علی ابراہیم علی اسمعیل کہ تمہیں انوں میں سے بنا
تھا اور وہ جسے اتھے تھے۔ تو چھٹا ان کو
کامیابی کے عہد میں تمام دنیا جان کے لوگوں کا
بنا تھا۔ صرف ہتھیاروں کے لئے قابل ہو کر
جس پر اسمعیل علیہ السلام نے ابراہیم کا خطاب قبول
کر لینے کے بعد وہ ہتھیار کی تھی کہ میری ہی تھی
ہر بیعت میں میں نے ابراہیم سے فرمایا کہ تمہیں عہد
کے لئے میں نے ابراہیم سے فرمایا کہ تمہیں عہد

هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ
 آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ
 فَأَمْتَعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ وَ
 يَبُئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٧٦﴾ وَاذْذِرْهُمْ الْقَوَاعِدَ
 مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْجِيلَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ
 أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٧٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ
 لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَمْرَنَا
 مِنَّا سَكَنًا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٨﴾
 رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٧٩﴾ وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ
 إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا
 وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٨٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُ



پڑا میں شہر بنا دے اور میں ہنر والوں میں سوان کو جو اللہ اور خدا آخرت پر
ایمان لائیں کھانے کو میسر دے اللہ نے فرمایا اور جو کافر ہوگا۔ اسے بھی تمھو کو
فائدہ اٹھانے دینگے پھر کشاں کشاں دوزخ کے مذاب میں پہنچا دینگے اور وہ
نہت برا ٹھکانا ہے ﴿۳۶﴾ اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمعیل بیت اللہ کی بنیاد میں
اٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہمارے رب! ہماری محنت قبول فرما بیشک تو
سننے اور جاننے والا ہے ﴿۳۷﴾ اے ہمارے رب! اور ہم دونوں کو اپنا ذرا بھلا بنا۔ اور
اور ہماری اولاد میں سے ایک تمہیں پسند کرے جو تیری فرمائندہ رہے۔ اور ہم کو عباد
کے طریقے بتاؤ ہماری توبہ قبول فرما بیشک توبہ قبول کرنے والا اور رحیم کریم والا ﴿۳۸﴾
اے ہمارے رب! ہمیں سے ایک عظیم الشان نیکو شیعہ فرما جو ان کو تیرے احکام سنائے
کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور پاکیزہ نفس بنائے بیشک تو غالب اور
حکمت والا ہے ﴿۳۹﴾ اور ملت ابراہیمی سے کون منہ موڑ سکتا ہے بجز اس
شخص کے جو حق ہو۔ لہذا ہمیں تو ہمیں دنیا میں (دھی) برگزیدہ قرار دیا تھا اور
آخرت میں (دھی) و بلاشبہ جماعت صحابہ میں سے ہوگی ﴿۴۰﴾ یاد کرو جب ابراہیم کے

مشرق تہم پر میں نے بیشک ان کو یہ خطاب دیا
مگر وہ جو ظلم میں اس چیز کے مستحق نہیں ہو سکتے۔
۱۰ اس وقت کی بات کو دیکھتے فائدہ کو لوگوں کے
دوستی سے اطمینان اور اجر و ثواب کا مرکز بنایا۔
اور محمد کا کہنا تھا ان کے لوگوں کو مقام ابراہیم
میں کم از کم ایک دفعہ ضرور لانا۔ کرنی چاہیے۔
اور سلسلے ہی میں اعلیٰ حضرت ابراہیم اور ان کے
فرزند زکریا سے اترا لیا کہ تم میرے سسرکون لوگوں
کے لیے جو اسکے دروازہ دار طواف کر رہے ہیں میں
کے سب حلال ہے کاب تکلف نہ کر میری جہاد کریں
اور فرما دینا میں پاک صاف کھوے۔ پھر ابراہیم
کو کئی عیب کی یاد ہوئی۔ جب اس وقت ہمارے
عرض کی تھی کہ اسے خدا اس شکر کہ میں انسان سے
اور اس میں سزا والوں میں ان لوگوں کو جو اللہ اور
خدا حضرت پر ایمان رکھتے ہیں کھانے کو میں فرما
میں اور میں سے جو کچھ ہو گیا جو اب یا تھا اور ہے
ابراہیم اور اسی ہوگا۔ بلکہ ان کو بھی جو کچھ کہنا
کر دینا میں تمام آسمانی نعمتیں جاری کی ہیں۔
لہذا میں انہیں دوزخ کے مذاب میں ڈال جائے گا۔
تم دلا میں علی اللہ راہم حضرت ابراہیم کی طرف
اور وہ اور حضرت اسمعیل کا کہہ کی دنیا میں حلال ہے
میں اور ساتھ ہی ساتھ بھارتے جاتے ہیں کہ دنیا
ہماری نعمتوں کو قبول فرما۔ تو سب کچھ سننا اور سب
کچھ ماننا ہے کہ ہے رب! ہم دو لوگوں کو اپنا بھلا بنا
بنانا۔ اور ہماری نسل کو بھی اپنی فرمائندہ کرنا
میں اور سب سے ہمارے رب! ہماری نسل سے بالاتر
ایک ایسا رسول بھی بنا جو تیرے حکام میں رہ کر
ان میں تیری حکام کے حکم کی ناطت پیدا کرے۔ ہمیں
حکمت و دانائی کی باتیں کہنا ہے اور ان کے ملو داغ
کو تمام قسم کی آفتوں سے پاک کرنا کہ یہ خدا ہے
ہر بات کی نصرت حال ہے اور تو کہہ کر تارو حکمت
سے مخالفت میں ہوتا ہے ہماری گذارش کو بھی شرف
قبولیت ملتا ہے۔
۱۰۰۰ کہ نہتہ کہ میں سے کہ غالب کر کے ہو
ابراہیم کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانی تھی اور

رَبِّهِ اسْلِمَ ۖ قَالَ اسَلِمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصَّى
بِهَآ اِبْرَاهِمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى
لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ
كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتَ ؕ اِذْ قَالَ
لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ الْهٰكِ وَ
اِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ؕ
وَنَحْنُ لَهٗ مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اٰمَةٌ قَدْ خَلَتْ ؕ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَّلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ؕ وَلَا تَسْأَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا وَّاَنْصَرِيْ تَهْتَدُوْا ؕ
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِمَ حَنِيفًا وَّمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَّمَا اُنزِلَ اِلَيْنَا وَمَا
اُنزِلَ اِلَى اِبْرَاهِمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَ
الْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوْتِيَ

اے کہ جسے کہا کہ فرما بشارت ہو، اس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرما بشارت ہوا ﴿۱﴾ اور اسے
 اور جو بیٹے اپنی بیٹیوں کے اسی مسلک کی وصیت کی کہ بیٹوں! بیشک اللہ نے تمہارے لئے
 (اس) دین کو چن لیا ہے، پس تم جو مرد تو اسلام ہی کی حالت میں ﴿۲﴾ پھر کیا تم جو
 موجود تھے جب یعقوب کا آخری وقت آیا جب اس نے اپنی بیٹیوں کو چھپا کر
 میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اسی خدا واحد و عباد کرے گے
 جس کی عبادت آپ اور آپ کے بزرگ ابراہیم اسمعیل اور اسحاق کرتے رہے اور ہم
 اسی خدا کے فرما بشارت میں ﴿۳﴾ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی۔ ان کے اعمال
 کام آئیں گے اور تمہارا حال تمہا کام۔ اور تم سران کے اعمال کے متعلق باز پرس
 نہ ہوگی ﴿۴﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے
 آپ کہتے ہیں کہ امت براہمی کی اطاعت شعاری (بہر حال ہوگی) جو حق پسند
 اور وہ مردہ مشرکین ہیں نہ تھے ﴿۵﴾ کہیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب
 جو ہماری نسل نازان ہوئی اور ان (تعلیم) پر جو ابراہیم اسمعیل اسحاق یعقوب انکی اولاد
 پر نازل ہوئی تھیں اور ان کتابوں پر جو نبی عیسیٰ اور تمام انبیاء کو اپنے پروردگار

اصل ہمدی تعلیم کالمہاب تھا۔ اس میں شاد
 لطیف مرساں بقدر ہے۔ اور کچھ جن کے متبع
 اور مصلح ہوئے۔ انہیں جوئی ہے۔ وہ کس قدر
 لذت پس تھا، بہت، نیک اور فہمہ خیال انسان
 تھے۔ اور تم کہتے تھے کہ وہ بین کینہ ہمدان لذت پزیر
 لوگ ہو جس سان سے کیا نسبت؟ اگر ان
 جیسا بنا، جو تو جیسے مل بھی کرے۔ اس کو گناہ
 بتایا گیا ہے۔ جو حضرت ابراہیم میرے منتخب
 بندہ تھے اور نہایت نیکو کار انسان تھے۔ ان کی
 صلہ تمدنی دیکھو کہ جب میرے انہیں جس
 فرما بشارت میں کہنے کا حکم دیا۔ تو فوراً بول گئے
 ہاں۔ اسے زمین و آسمان اور اس کے ایذا
 کو چھپا کر گئے۔ اسے تیرا فرما بشارت میں پھر
 اسی قسم کی تعلیم پر ہم اور یعقوب علیہ السلام نے
 اپنے بیٹیوں کو دی۔ ابراہیم نے اپنے بیٹیوں
 کو۔ اسے بیٹا اور اسے تمہارے لئے بہترین
 دین اور بہترین تعلیم کا انتخاب کیا ہے۔ پس
 تمہارا فرض ہے کہ تمہارا کس کو بھی انکی نازان
 میں نہ گذرے۔ اللہ جہت سے کہے تو وہ تمہیں
 ایمان کی حالت میں ہی لے جائے۔ یعقوب نے
 اپنے بیٹیوں سے پوچھا تھا کہ اے میرے بیٹے
 میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ کس کے
 سامنے سر جھکاؤ گے؟ کس کو قبلہ رکھا جاوے
 بناؤ گے؟ تو ان سب نے بھی جواب دیا تھا۔
 کہ ہمارا میرا ہمارا قبلہ رکھا جاوے اور ہمارا
 کارماز وہی خدا ہے۔ اور آپ کا
 آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل
 اور اسحاق کا خدا ہے۔ اور ہم اسی کے
 بندہ فرما بشارت میں کر رہیں گے۔ اسے پڑھا
 دیکھو۔ یہ بڑے نیک لوگ تھے۔ جو
 گذر گئے ہیں جو نیکیاں انہوں نے کیں اس کا
 فائدہ وہ انہیں ملے۔ اور جو نیکیاں تم کرو گے
 اس کا فائدہ تمہیں ہوگا۔ نہ تمہیں ان کے
 نیک عملوں کو کوئی فائدہ ہے اور نہ تمہاری
 بدعملیوں سے انہیں کہ نقصان پہنچے گا۔ کچھ
 ہدایت تو میری کلمات سے ملتی ہے۔ نہ
 نصراں کلمات سے بلکہ ہدایت تو ابراہیم کے

النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ز
 وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٢٨﴾ فَإِنْ أَمِنُوا مِثْلَ مَا أَمَنْتُمْ
 بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا ۗ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ
 فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٩﴾ صِبْغَةَ
 اللَّهِ ۗ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ز وَنَحْنُ لَهُ
 عِيدُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا
 وَرَبُّكُمْ ۗ وَلِنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۗ وَنَحْنُ لَهُ
 مُخْلِصُونَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
 وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ
 نَصَارَى ۗ قُلْ عَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِاللَّهِ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
 كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَنَّا
 تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ
 وَلَكُمْ مِمَّا كَسَبْتُمْ ۗ وَلَا تَسْأَلُونَ عَنَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾



کی طرف سے دی گئی تھیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتے اور تم تو
 اسی کے فرمانبردار ہیں ﴿۳۶﴾ پس اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح
 آپ اس کتاب پر ایمان لائے ہیں تو یقیناً انہوں نے ہدایت پائی و اگر انہوں نے منہ ٹھویا
 تو یہ اپنی منہ پر آپ کے لئے ان کے مقابلہ میں ہے کافی ہے اور وہ سننے والا بناؤ والا ﴿۳۷﴾ ہم
 نے اللہ کا رنگ نقل کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اللہ کی رنگ تہر ہو سکتا ہے اور تم تو اسی
 اللہ کے پیار میں ﴿۳۸﴾ کہتے ہو کیا تم اللہ کے معاد میں سمجھ لے کر بنا چاہتے ہو حالانکہ
 وہی ہمارا رب اور وہی تمہارا۔ ہمارے لئے ہمارا حال میں اور تمہارے لئے تمہارا حال
 اور تم اسی کے مخلص (بند) ہیں ﴿۳۹﴾ کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ مخلص، اسمٰعیلؑ
 یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ بتاؤ۔ کہ تم زیادہ
 جاننے والے ہو یا اللہ۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ جو اللہ کی اس
 شہادت کو جو اس کے پاس ہے چھپائے اور اللہ تمہارے اعمال سے
 خائف نہیں ﴿۴۰﴾ یہ ایک امت تھی جو گنہ گری۔ نیکے اعمال کے کام آئیں گے اور تمہارا
 اعمال تمہارا کام اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی ﴿۴۱﴾

موجودہ فرقوں میں سے کسی بھی فرقے کے پیروں کو انسان
 مشرک نہ ہو۔ دیکھو تمہیں زبانِ قلب سے یہ پکارنا چاہیے
 اور صفاً ہی سے ہی پکارنا چاہیے کہ ہم اللہ کو
 ماننے والے اور تمہیں کافر کہتے ہیں اور تمہیں کفر سے پہلے حضرت
 ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت یعقوبؑ
 اکیلا اللہ پر نازل کیا گیا تھا اور ان کو بھی سزا
 چشم بند کرنے میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت زینب کو عطا ہوئیں۔ ہم ان
 تمام نبیوں کو ہی کوئی فرق نہیں کرتے اور ان کے ساتھ
 کے جیسا اور اسی کے تابع ہیں اور ان کو کبیر۔ کابیر
 اگر تم میں ان ایک بندوں کی طرح جن کا ذکر ہو چکا ہے
 ایمان لانا اور ان کے عمل کرو۔ تو یقیناً جاننا کہ تمہاری دنیا
 بھی سوزنا اور دنیا بھی سوزنا اور ان کے تو یہ سب
 تمہاری منہ ہو گی اور اس منہ سے تمہارا سانس نکلتا ہے اور
 گوئی تمہارا ہونا۔ اور یہ سب سزا ہے کہ تم کوئی نقصان
 نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ ہمارے پیار میں ہیں آگاہ
 رہنا چاہیے کہ تم تمہاری پیش رو انہوں سے واقف اور
 پوری طرح باخبر ہیں۔ دیکھو اللہ کے رنگ میں رنگ
 اس کے جسے کسی کا رنگ تھا نہیں اور اس کے
 چہرہ پر ہرگز جو۔۔۔ کبھی۔۔۔ خدا کے حال میں بحث و بحث
 چھوڑ دو اور تمہارے لئے تمہارے لئے ہرگز جو۔۔۔ وہی بحث
 تمہاری وہی ہوں گا۔ اگر تم جسے لکھ کر گے تو فراموش
 اٹھاؤ گے وہ ایک عمل کر سکتے تو انہیں نام نہ ہو گا اور
 ایک کاس کا خاص بندہ ہیں کہ رہنا چاہیے۔ یہ وہ کہو کہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، اسمٰعیل
 علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد خود کو
 یہودی یا عیسائی کہلاتے تھے آج سے جہاں اللہ ہم بھی
 اپنے واسطے ہی نام رکھیں گے اور اسے چھوڑ کر ہلاک
 دہلے ہو گے۔ ایسا مت کرو وہ لوگ اسے آپ کو
 یہودی یا عیسائی نہیں بلکہ مسلمان کہتے تھے۔ یہ
 اصطلاحیں تمہارے بعد کہ خیر بن رہا تھا کہ تمہیں علم
 ہوتا ہے جو کہ تم تو جانتے ہیں یہ نیک لوگ نارا گذارگو
 اپنے عملوں کے صلے پائیں۔ اتنا ہر جو کہ انہوں نے
 کیا تمہیں اپنے لئے فرماتا چاہو اور نہ پٹائی کیے ہو گے
 اعمال کے متعلق تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

سَيَقُولُ السُّمِّيَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَلَىٰ قِبَلَتِهِمْ

الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي
 مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢٦﴾ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
 أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
 الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
 كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ
 يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ
 هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِعَ إِيمَانَكُمْ إِنْ اللَّهُ
 بِالنَّاسِ لَرُؤُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٢٢٧﴾ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي
 السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
 الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
 وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
 رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿٢٢٨﴾ وَلَيْنَ آيَاتِنَا

ايش تو یہ بیوقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اپنے ایش بدلے
 (سیرت المقدس) پھیر دیا جسکی بناؤ بخ کیا گئے کہ یہ یہی ہے کہ مشرق و مغرب ہی
 ہیں جو جہاں جہاں گیا وہاں ڈال دیتا ہے ﴿۱۰۷﴾ اور اسی طرح رائے مسلمانوں: ہمیں تو کو بہترین
 گھوڑا بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور اللہ کا رسول تمہارا شاہد ہو اور
 اس قبیلہ کو جسکی طرف تم رہنے ہو تب جو ہمیں صرف کھمرا کیا تھا اور جو قبلہ کے وقت
 ہمیں معلوم ہو جا کہ کون کی پیروی کیا اور کون ان لوگوں پھر جاتا ہے اور یقیناً
 یہ بات بہت ہی مشکل تھی مگر ان کو کھمرا کیلئے نہیں جنکو اللہ نے بہت ہی اور
 دیا کہ جو اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہارا سابقہ ایمان کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر
 بہت زیادہ شفقت و رحم کرنا والا ہے ﴿۱۰۸﴾ (بے پیغمبر ہم آپ کے منہ کا آسان کیلئے اٹھادے گئے
 رہے ہیں پس یقیناً آپ کو ہم ہی کیلئے پیغمبر بنے اور آپ کو پسند کرتے ہیں اور جبکہ وقت آپ کا ہے
 چاہئے کہ آپ اپنا رخ مسجد مکہ کی طرف پھیر لیا کریں اور رائے مسلمانوں: جہاں کہیں تم ہونا پنا
 رخ اسکی طرف کیا کرو اور جہاں لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں اسکا ہونا کسکی
 طرف بالکل حق ہے اور اللہ ہمیں ان لوگوں سے بے خبر نہیں دے گا کہ وہ ہیں اور اگر آپ ان لوگوں کے

عطا کردہ شکر کو رسم میں بتایا جا چکا ہے کہ اگر آپ
 علیہ السلام کا مسکن لہران کا سورہہ مائدہ نیا کے کو
 قابل تفسیر ہے۔ مگر تاہم گنگا کی پیروی کرتے ہوئے
 لعل کرتے ہیں یہود کو بتایا جا چکا ہے کہ تمہارے
 و عادی باہل داخل ہیں تم سورہہ ابراہیم پر بہت
 ہو۔ وہ ایک شخص نے لہران تک کو درساں تھے ۶
 کہ انہوں نے اسی طرح صحابہ رضی۔ مگر تم جنت
 ہو۔ تمہیں بار بار تہنید کی گئی۔ راہ بہت پر
 گئی۔ مگر جو کہ درایوں کو باز نہ آئے۔ اسی
 واسطے ہم نے ایک ایسی قوم پیدا کر دی ہے جو
 صحیح سنوں میں حضرت ابراہیم کا اتباع کر گئی
 اور فریاد رازانہ طور ان کے فتنہ قوم پر چلی
 اس قوم میں بتایا گیا ہے کہ اسے یہود اپنے
 حضرت ابراہیم کے ان سچے چاشینوں کا مرکز
 اور اسکا متبع اور قبلہ عبادت بجائے تمہارے
 قبلہ سیرت مقدس کے خانہ کعبہ کو قرار دے دیا ہے
 کہ وہ خانہ کعبہ ہمارا گھر ہے اور ان میں اللہ نے پیغمبر
 کی یادگار ہے جسکی پیروی کا نام آپ کو چاہیے
 فرمائیے ہر جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اگر وہی
 تمہارے دلوں میں ہی ہے۔ تو آؤ۔ بجا ان زبانوں کو
 کی سزا ہو کہ تمہارے دل کو زانا قبلہ چھوڑو۔ سزا
 ہے کہ اس کی طرف تشریف لے کر جو کہ مندر میں ہے
 عبادت کیا کرو۔ فرمایا علیہ السلام: وہ جانتا کہ وہی
 تھے حضرت ابراہیم کو کی بہت سے بیاہرٹی
 باتیں ہی بتاتا جانتے ہو۔ اگر تمہارے کان کو اپنا
 قبلہ بنالیا۔ تو وہی تم سے ابراہیم ہے۔ دیکھو تم
 اس حقیقت کو خوب اکتاہت ہو۔ کہ خانہ کعبہ کی بنیاد
 تمہارے پیشہ حضرت ابراہیم اور ان کے نیک فرزند
 صاحب کعبہ اسقین ہے۔ ذالی رضی میں ان کو قبلہ بنا میں
 تسمیہ میں کوئی جس کو نہیں ہونا چاہیے۔

الَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا
 أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ
 وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
 إِنَّكَ إِذًا لِّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٣٥﴾ الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ
 كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ ۚ وَإِن فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ
 الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٦﴾ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ
 مِنَ الْمُنْتَرِينَ ﴿١٣٧﴾ وَلِكُلِّ وِجْهَةٍ هُوَ مَوْلِيهَا فَاسْتَبِقُوا
 الْحَيَاتِ ۚ إِنَّ مَا تَكُونُوا يَاتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٣٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ
 وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۚ
 وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
 فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
 فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۚ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ

وقف لازم

وقف منزل



وقف النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پاس جن کو کتاب دیکھی ہو سب علییں بھی ایمیں تو بھی وہ آپ کے قبیلہ کو نہیں مانیں گے
 نہ آپ ان کے قبیلہ کو مان سکتے ہیں اور نہ خود ایک دوسرے کے قبیلہ کو ماننے اور مدافع آپ جبکہ
 آپ کے علم حاصل ہو چکا ہو اگر آپ انکی خواہشوں کی پیروی کی تو البتہ آپ بھی ظالموں
 میں شمار ہوں گے ۱۰۰ جن لوگوں کو ہم کتاب دینی و اس دینی کو وسیطہ پر پہنچانے میں جس
 طرح وہ اپنی بیڑوں کو پہنچاتے ہیں اور پھر بھی ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر قصداً
 کو چھپاتا ۱۰۱ (دہر حال معادلہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے پس آپ کو شک کرنا وہاں
 میں ہرگز نہ پہنچاؤ ۱۰۲) اور ہر ایک کی سیلٹ ایک سمت ہے جسکی طرف وہ متوجہ ہوتا ہو
 پس تم کسی کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت نہ کرو تم خواہ کسی جگہ ہو اللہ تم سب کو لا اکٹھا
 کرے گا بیشک اللہ کو ہر بار پر قدر حاصل ہے ۱۰۳ اور اے پیغمبر! آپ جہاں کہیں بھی
 نکل جائیں (نماز کی وقت مسجد اور کی طرف رخ کریا کریں اور یقین رکھیں کہ یہ حکم آپ کے رب
 کی طرف سے بالکل حق پڑی ہو اور اللہ تمہارا اعمال بے خبر نہیں ۱۰۴) اور آپ جہاں کہیں
 بھی جائیں مسجد حرام کی طرح رخ کریا کریں اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اور کسی
 کی طرف اپنا رخ کریا کر دو تو قبلہ کا حکم ایسے دیا جاتا ہے کہ تم پر سوائے ان لوگوں

۱۹ اس بارہ کے پہلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ
 مسلمانوں کے لئے خدا نے مکہ کو قبلہ قرار کیا ہے لہذا
 اور کہ اس تبدیلی رحمت کا نام سے حاصل ہو گئے۔ لہذا
 ایک یہ کہ سب کو دعوت دی ہے، جو قرآن سلام قبول کر چکا ہے
 ان کے اعلان امر کا امتحان ہو جائیگا۔ دوسرا یہ کہ سب
 وخصاری نے اپنی نافرمانیوں سے جہاں درخشاؤ
 آگئی ہے سب عزت کی محن ویاں اپنے قبیلے کی
 سب کو جنت بھی ملے گی۔ کہ ان میں سے کئی نہیں رہی
 تھی۔ لہذا ناسب یہی تھا کہ مسلمانوں کی طرف
 اور نفس جہت میں طرح اعتقادات اور
 ذوالاعمال میں ایک تمام ماعتوں سے ممتاز
 اور مانگ شیت رہتی تھی۔ ان کا قبلہ عبارت
 اور رکوع اور اس میں ایک ہے۔ پھر یہ مقدمہ کو مسلمانوں
 کا قبلہ قرار کیا گیا۔ یوں ہی شاندار مذہبی اور
 تاریخی روایات کا حال تھا۔ اور یہی اصول ان
 ممبروں کے لیے ہے کہ وہ اس قدر میں تمام وہ جو تاریخی
 اور خاندانی لگاؤ تھا۔ اس کا اعتبار بھی ہی قرار
 اسی کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا جائے تاکہ امتیاز بگھتی
 اور اتفاق کا اس سے پڑا نفس منجلی انکارے میں
 پوری سہولت ہو۔ اور انسانی طبع جو حرام اپنے
 بڑے کاموں میں ہوتی آزادی کی تو ان ہوتی
 جن اہل بیت کو تھے وہی کہ ان میں سے جو
 ان کے لیے عیب ہیں آزادی ہی تھا۔ اور جو مسلمان
 کیے مسلمانوں میں کما حقہ اور ذہنی بندگی لایا
 کی کاموں کے بعد بتایا گیا ہے کہ لوگوں! ہم تمہارا کام
 کا ذرا نہ مانے ہیں اور تم تعینات تمہارے مذہب کی قرار
 دیتے ہیں ان میں تمہاری قاعدہ غلط خاطر ہوتا ہے
 اس کو اختیار چاہئے کہ تم ان حکام و تعینات سے
 لانا اٹھاؤ۔ اور اگر تم سے بے پروائی سے کام لیا
 تو یہ بات ہماری تہمتی کا موجب ہوتی ہے تو یہ سب
 ایک غایت میں اللہ ہی کا ہتھیار بنا کر لیا جو اور
 اس کے ذریعہ کو تمہیں بھی روحانی فدا نہیں پہنچا گیا
 رہی ہو۔ اور تمہاری معاشرت اور اتفاق و تفریق
 اپنے اپنے عیبوں کے لیے عمل تو تمہیں تہمتے جا
 رہے ہیں کہ اس کو بے تہمتی ان کی طرف کی تھی
 لہذا تمہارا ذہن نہیں ہو کہ تم ان تعینات سے رہو
 اجواب نہ کرو۔ ہمیشہ ان کے مطابق عمل کرو۔

مَجَّةٌ ۖ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي
 وَلَا تَمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٤﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا
 فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ
 وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا
 تَعْلَمُونَ ﴿١٥٥﴾ فَادْكُرُونِي أذْكُرْكُمْ وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٦﴾
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۗ إِنَّ
 اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٧﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۗ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٨﴾ وَلَنَبِّئُكُمْ
 بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ
 وَالْأَنْفُسِ وَالشَّرَاتِ ۗ وَبَشِيرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٩﴾ الَّذِينَ إِذَا
 أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٦٠﴾
 أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَئِكَ
 هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٦١﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ

عند الساجدين ١٢
 مع

کے جوان میں سے بظاہر کسی کا کوئی عہد نہیں رہا ہے۔ ان کے گزرتے ہوئے لوگوں نے یہ سوچا کہ

ایک حکم ہو گا جو بھی دیا گیا ہو، کہ تم اپنی نعمت کی تکمیل کے لیے اس کو تم پر لیا جاوے۔ اور یہی تو

بھی ایک ایسی نعمت ہے جیسا کہ وہ رسولؐ جو تمہاری قوم میں سے تمہاری جان میں جا چکا ہے

بہار حکم سناتا، تمہیں پابگیر بنا تا، قرآن اور حکمت سکھاتا اور یہی تو اس کی تعلیم دیتا

جو تمہیں تمہیں (۱۵۱) پس تم مجھ پر بکھو تمہیں یاد رکھو اور میرے شاگرد اور پوچھنے والے (۱۵۲)

اے ایمان والو! تم سب باتوں میں صبر و سکوٹہ مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر

کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ (۱۵۳) اور ان لوگوں کو جو راہ خدا میں جا میں مردہ

کھو (حقیقتاً) وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کو) نہیں سمجھتے (۱۵۴) اور یہ

ہے کہ ہم خوف نہیں بھوکے کی تکلیف نال و جان نقصان پھولوں کی کمی نہ تھا

پھر تم کو بہت امتحان لیں اور تمہیں مگر نواہوں کو خوشنوی دیکھو (۱۵۵) جنہیں جنہیں

مُصیبت پہنچتی تو ختم کر دیتے ہیں کہ تم اللہ کے ہیں اور ہمیں ہی لوٹ جانا (۱۵۶)

ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی بخششیں اور ان کی رحمتیں ہوتی ہیں اور صرف یہی لوگ

سیدہ پر ہیں (۱۵۷) بیشک صفحہ اور مردہ اللہ کے مقرر کردہ نشانہ ہیں پس جو

صف ۲ اس کو میں بتایا گیا ہے۔ کہ حق و صداقت کو قبول کرتے والے مومنین کو شہادت پسند طبقہ سے ہمیشہ اذیت پہنچا کرتی جو نقتہ و نفا کرتیوں نے جانور مستقیم سے برکت سے ہوا ہے ان تعلیمات خداوندی کو پس پشت ڈالنے والے لوگ سید سے مراد سے خدا ترس نادار کے کو لوگوں کو کھینچ کر لیا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ تائب نہ کرے کوئی شخص ان کی برہمنائیوں میں زاہد نہ ہو۔ ایسے حالات میں خدا کے فرمانبرداروں کو چاہیے کہ وہ نہایت مستقل مزاج اور ثابت قدم ہو کر رہیں اور داد دے نمازیں کرتا ہی نہ کریں۔ نماز کو باقاعدہ ادا کرنے والے لوگ ہمیشہ رُوحوانی قوت سے مسلح رہتے ہیں اور خدا بھی ایسے لوگوں کی ضرورت مند کرتا ہے۔ تیار کیا ہے کہ خدا کے فرمانبرداروں کو اگر شریر لوگوں سے جنگ کا پلے اور وہ اس جنگ میں کامیاب نہیں تو قیوں نہ سمجھو کہ ان کی ہائیں ضائع ہوئیں گے خدا کی راہ میں سرکڑنے والے زندگی کا اس مقصد فرمایا جیتے ہیں اور اسی زندگی حاصل کرتے ہیں اس دنیا میں انسان کی تمام جدوجہد محض اس لئے ہوتی ہے کہ وہ اپنے والی زندگی میں امن و راحت حاصل کر سکے۔ خواہ اسے اس دنیا کی نعمتوں میں اس دنیا کے حصول میں کوئی تکلیف ہی کیل نہ اٹھانی ہے۔ حاجت کی خوشگوار زندگی اگر کائنات سے حاصل ہو جائے تو بے قسمت ایسی ہوں گے پیش نظر اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اگر حق و صداقت سکھاتا ہے میں نہیں مہر کا پیمانہ بنا رہے۔ ان جان کا نقصان بھی ہو جائے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر کہ تمہاری زندگی راہِ حلال پر صرف ہو جائے تو نہ کرو۔ کہ تمہاری نصرتیں کا رشتہ نہیں۔ بلکہ اس بات سے کہ صرف اللہ تعالیٰ کرے اور اللہ کے فضل کا شہرہ اختیار کرنے والوں کو ہی وہی دنیاوی تعلیم میں کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ اور وہی اخلاقیات کسی کے ستم سے بچا کرتے ہیں۔ پھر رشتہ ہوتا ہے

فَمَنْ حَاجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ
بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ إِنَّ
الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ
بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۖ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ﴿٥٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا
وَيَتَّبِعُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۖ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٧﴾
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٥٨﴾ خُلِدُوا
فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٥٩﴾
وَالهَكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٦٠﴾
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا



خدا کو کب کب اور کسے یا عمر و سبباً۔ اس کی کوئی گناہ نہیں کہ تو ان میں سے ایک کو فکرت
 اور خوشی ہوگی کا کام نہ تو اللہ سے یقیناً قبول کرے تو اللہ اور جاؤا، (۱۰) **میشک**
 لوگ جو اللہ کے کلمے احکام اور اس کی پتہ لڑا کے بعد بھی چھپا رہے ہیں جو کہ لوگوں کے
 کتاب میں ایک حکم و مناجات ہے بیان کر دیا ہے ان پر اللہ تو کام لعنت کرتا ہے کہتے
 ہیں (۱۱) لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور احکام الہی کو بیان کیا
 پس اسے لوگوں کی توجہ قبول کرتا ہے اور اس توجہ قبول کرے تو اللہ اور حکم کرنے والا ہے (۱۲)
 یقیناً جن لوگوں نے اپنی اصلاح کرنے سے انکار کیا اور اس حالت انکھائی میں چلے آئے
 اللہ کی فرشتوں کی تو تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے (۱۳) اسی لعنت میں وہ
 بہتے ہیں تو ان پر سے عذاب کم کیا جائے گا۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی (۱۴)
 اور اگر کوئی تمہارا ایک ہی جہیز ہو کوئی میوہ نہ ہو مگر وہی جو بڑا خوشنے والا ہے ان پر (۱۵)
 بلاشبہ آسمان زمین کے پیدا کرنے میں سات اور دن کے بعد ہی گئے آئے رہنے میں کشتیوں
 میں ان چیزوں کو سمندر میں رکھتی ہیں جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اس بات میں
 جسے اللہ نے باروں سے پانی کی شکل میں کیا اور اسکے ذریعے زمین کو فروغ دیتی ہے خشک نہ

کوئی منزل کے بیٹروں کے ذریعے سے شریعت
 کے احکام انسان کی ہدایت کے لئے نازل
 کئے گئے تھے۔ ان میں اس قدر کمی بیشی اور زیادہ
 بدل ہو چکا ہے کہ اپنے واسطے اندر کوئی روحانی
 کشش نہیں رکھتے۔ صرف حصول ریسے باقی
 رہی ہے۔ آج تک ایک کلمہ تمام احکام سے توجہ
 سے نہ لیا حکام اس سے بچے نازل کئے گئے
 تھے۔ مگر لوگوں نے انہیں اپنی خواہشات کے
 مطابق تبدیل کر ڈالا اور مٹا کر مٹے۔ آج
 بھی اگر کسی نے احکام الہی میں کسی طرح کی
 دست اندازی کی تو اس پر بھی لعنت اور عذاب
 ہوگی۔ سزا ہر گز کہ جاؤ یا عمر و سبباً اور
 مردہ ہواؤں کے درمیان بے تابا نہ لڑاؤ۔
 ایک تازہ کتب یادگار ہے۔ اس کے تازہ کلمے سے
 نصیحتیں بشارتیں اور نصیحتیں حاصل ہوں گی
 ان ہواؤں پر جو تھک کر بے گئے ہیں۔
 انہیں ایک ٹوک ڈال کر زیادہ بچہ نہ کر دینا
 نام جرت ان میں نہ جان سے نہ روک نہ
 طاقت۔ ذوق فائدہ دے سکتے ہیں نہ انسان سبباً
 کئے ہیں نہ سنتے جہاں جا رہے ہیں۔ نہیں
 مخاطب کر۔ ان کو ہرگز نہ ڈرو۔ ان کی طرف مطلق
 اوقات نہ کرو۔ میرے سوا اور کوئی کو گلا کر سکتا
 ہے اور نہ سزا سکتا ہے۔ بخشش اور رحم کی رو سے
 صرف میرے کرو۔ صرف میری ناراضگی سے تمہیں
 خوفزدہ ہونا چاہیے۔ جو مانگو مجھ سے مانگو۔ جسے
 مجھ سے ڈرو۔ اسی کو عبادت کہتے ہیں اور میرے
 سوا اور کوئی اس بات نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے
 صلاً گذشتہ کتب میں بتایا تھا کہ
 انسان کو چاہیے کہ وہ تمام عبادت الہی میں
 باہل نفس۔ صاف دل اور اللہ کی توجہ کا
 سچے دل سے متوجہ ہو کر عمل پیرا ہو۔
 کے تمام اعمال اور اس کے تمام حرکات و
 سکنات کا محرک اہل صرف و اہم توجہ اور
 خوف الہی ہو۔ اسے ہر ایک کام کرنے
 وقت اپنے آپ سے یہ حال کر لینا چاہیے
 کہ آیا میرا عمل کسی حکم خداوندی کے
 خلاف تو نہیں۔ اور اس میں شہدک کا کوئی
 شاہد تو نہیں۔ نیز توجہ کر دی گئی ہے کہ وہ
 عبادت الہی کتابوں کی نصیحتوں کو اہل تک

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبِتِّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ مَوْ
 تَصْرِيفِ الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِينَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 لآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ
 آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ
 الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
 الْعَذَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
 وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ
 الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْوَأَنَّا لَنَا كَرَّةٌ فَنتَبَرَّأْنَا مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّأُوا
 مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا
 هُمْ بِمُخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي
 الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
 إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٥١﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَ



بعز زندگیا اور میں تم قسم کے جانوروں کو پھیرا یا اوہ لوگوں کے رخ پھرا تو میں ادا بادل
 کو آسمان زمین کے درمیان مسخر کر کے میں اُن کو گریہ کیلئے بہت ہی نشانیوں میں جو عقلمند
 ہیں اور لوگوں میں بعض ایسی ہی جی اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو سکا ہم تلپہ بنا لیتے
 ہیں اُن سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کنی چاہتا ہے اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے
 ہیں انکو اللہ ہی کی محبت سے زیادہ ہمتی ہو اور کوشش ظالموں کو عذاب تکبیر کو چھوڑ دینا چاہئے
 ابھی چھ بار اس دن کو دیکھینگے کہ تمام قوتیں اللہ کے ہاتھ میں آتی ہیں اور اللہ اس عذاب سے
 دینے والا ہے (۱۱) سعت کو ذرا یاد کرو جبکہ لوگ غلی بڑی گئی تھی اور پیروی نوالوں سے بیزاری کا
 اظہار کرینگے اور جبکہ اللہ نے اپنے انھوں سے دیکھ لیں اور انکے کوششوں سے وہ بھی ٹانگے (۱۲)
 اور پیروی کرنے پر ابھی اٹھیں گے اگر ہم اکیلا لوٹ کر چھین لوں اسے بسطیح بیزاری کا اظہار
 کریں جس طرح کہ انہوں نے ہو گیا ہے بسطیح اللہ کے نام اعلیٰ کو انکے لئے اور پھر تم میں کچھ دکھائے گا
 اور وہ کبھی آگ سے چھٹکارا پانے والے نہیں (۱۳) اے لوگو! زمین میں جس قدر حلال اور حلال
 ستھری چیزیں ہیں انہیں (تھوڑے) کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو بیشک اللہ
 تمہارا کھلا دشمن ہے (۱۴) تو تمہیں بُرائی اور بے حیائی کی ہی ترغیب دیجھا۔ اور یہ

بیشک نہیں کرتے بلکہ اپنی ذاتی کمزوریوں سے اپنے
 غافلین کی خواہشات کے مطابق منی و مضمون کو تبدیل
 کر دیتے ہیں وہ انسانوں کو تیرے تیرے کر دیتے ہیں۔ اپنے
 کو تھکا کر ہے۔ میں اس کو کعب میں قاتل باہر تالی نے
 انسان کو بھینچ کر کہ تمہیں کس میری توجیہ کا قن کر
 چاہتی ہیں کیوں میری اور صرف میری عبادت کی چاہتے
 اور یہ کہ تمہیں اللہ سے اللہ سے توجیہ کا حق ہے
 پہنچا ہے جس کو دوسروں کو فرما کر کہ تمہیں اللہ سے
 مستوجب ہو گئے اور اللہ ہوا تو زار زمین آسمان پر
 کر اور دیکھو کہ کیا کوئی اور ہستی جی یہ نہیں سید کر
 سکتی ہے۔ زمین رات کو تو اعلان کا اپنے اپنے اوقات
 پر اللہ کے اذکار سے کہنے سے اللہ سے اللہ سے
 کہہ سکتا ہے انسان تیار کر دینا کہ انسان کے بس کہ آ
 نہیں اگر تم کو روگے تو معلوم ہو گا کہ ایک ہی ذہن ہے
 اور صرف ایک ہی جسم ہے اور کسی کو نہیں فرس
 بچھا۔ اور مردوں پر بھولوں آسمان رحمت بنا کر ہے
 مشاؤون اور ایسا ان کے عذاب اللہ ہی پر عذاب
 چھائے۔ وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ان خوبیوں سے
 بنایا وہی اپنے اور صرف اللہ ہی کو چھوڑ کر اپنی عبادت
 کرتے ہیں۔ تم سے سمندر سے ہیں انسان کو شمشیر
 چلائے گا اور حسب بتا یا تاکا۔ وہ بجز ہی انہوں
 و جہاں سے نامہ اٹھا سکتے ہیں سمندر اور سمندر
 دیکھیں یہی آگ سے پھر بکھریے۔ بادل کے سطح بنے ہیں
 اور سطح ان بارش آتی ہے اور جب زمین بالکل خشک
 ہو جاتی ہے اور اس میں تھکا کھائے۔ چوکی کوئی چیز نہیں
 آگ لگتی ہے تو سطح ہم اپنے آپ باران کو ترمانہ کر کے
 سبز باؤں دور دیکھ گیاں پیدا کرتے اور زمین لگا لگا کر
 پھل پھول اور آج کو فخر ہم پہنچاتے ہیں کیا پھر سوا
 کسی اور میں اس حالت ہے کہ وہ بھی بسطیح بول جائے
 بارش ہمارے خشک نمونہ زمین کو سرسبز و شاداب بنائے
 اور دیکھو ہر ایک کے ساتھ ہم زندہ نہیں بنائے تاکہ ہم
 اسے دیکھ کر کہہ سکیں کہ تمہیں چھو گئی ہیں
 اس کو ان پھل پھول میں ہیں جیسے کہ ہم ہی اللہ کے ذریعے

الْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَ
 إِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ
 مَا آفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
 شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا
 كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً
 صُمُّ بَكُمْ عَمًى فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا
 لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٦٩﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
 الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَحُمَّ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلَ بِهِ لغيرِ
 اللَّهِ ۚ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
 إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ
 اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا
 يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ

کہ تم سوائے اللہ کے متعلق دو باتیں کہنو۔ جن کا تمہیں علم تک نہیں ۱) اور جب تمہیں کیا
 جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس
 طریقے پر چلے ہیں جس پر اپنے بزرگ چلے جو پایا۔ تو کیا اگر انکے بزرگی سے کچھ سمجھے
 ہوں تو رہ رہ کر پوچھتی رہے ہوں تو تمہی انہی طریق پر چلے گی؟ ۲) اور کافروں کی
 مثال شخص کی سی جو ایسی چیز کہتے سمجھے پھلا جو پکا پکارا اور زندہ کے کچھ نہیں سنتی
 یہ لوگ بہر گوئی اور آند میں سو کچھ نہیں سمجھتے ۳) اے ایمان لاء ابا ان
 پاکیزہ اور طلال چیزوں میں جو جینے تمہیں عطا کی میں (جو چاہوں) کھاؤ اور اللہ کا
 شکر بجا لاؤ۔ اگر تمہے فانی کسی کی بندگی کرنے والے ہو ۴) اس نے تم پر صرف مردار، خون،
 خنزیر کا گوشت اور ایسے جانور حرام کئی ہیں جن اللہ کے سوا کسی اور نے نامزد کر دیے ہیں جو بین
 نامزدی کرنے اور حد برد جاننے والا نہ ہو بحالت مجبوری اگر ان کا استعمال بھی کرنے تو اس میں
 کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحیم کریم والا ہے ۵) جو لوگ ان حکام کو جو اللہ نے
 اپنی کتاب میں نازل کی ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے عوض دنیا کے حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں
 یہی لوگ ہیں جن پر سزا لکھی گئی ہے کہ تمہیں ان لوگوں کے اللہ قیامت کے دن کلام تک نہ کرے گیگا

اور اپنی تہذیبیت کے وقت بھی سوچا کہ میں کیا
 خزانوں ہوں اور وہ بھی ہماری بھلائی کی خاطر کہ تمہیں
 ان احسانات کو دل سے کشید کر دو اور جب تمہیں تو ہمیں
 سے لگو۔ انفس و ما متا۔ تر۔ انہی کے لئے
 ہوتے ہوئے ہیں۔ سے سہارہ کی دوسری سی کو جو بڑا
 میری اسی طرح محتاج ہے جیسے تم محتاج ہو۔ اپنا
 مشکلات اور وہ بظہر بظہر مشغول رہتے ہیں۔
 کہ سب تعلق تو رکھو اور تمام با بندوں سے آزاد
 ہو کر صرف میرے ہی جو کر رہو اور نہ خدا نہ میری
 عبادت کرو۔ ورنہ جب اس زندگی سے گذر کر آگے
 جاؤ گے۔ اور اس حال کو آنکھوں سے دیکھو گے تو پتہ چلا
 کہ تمہیں پیدا ہونے کی۔ مگر پھر نہ کر سکو گے۔ پھر تو
 عذاب میں بناؤ۔ ورنہ نہ خود میں عطا ہو گا۔
 عطا اس کو کہ جس نے تیار کیا ہے اور اللہ کو صرف پنا
 صاف اور طلال پناہ ہی کا استعمال کرنا چاہیے۔ نہ
 چیزیں بگھلتی جو اس کی صحت اور اطلاق نہیں ہو سکتی
 کا حکم رکھی ہیں۔ جاؤ وہ مستحق ہو سکتے ہیں اور
 ۵۰۰ م خداوند ہی کو نہیں شب ڈاکٹر شیطان کے
 زور و قوت ہے۔ کبھی کہ شیطان کا صرف کام ہے کہ وہ
 انسان کے ایمان پریشانی اور بربائی کے کام کرانے اور
 اس کے کمن سے اسے کھوت کرانے جو نہ ہوتے ہوئے
 قرار پاتے۔ وہ انسان کو وہی کہتا ہے کہ جس کو اللہ نے
 باپ دادا کہا ہے۔ یعنی بزرگ اور۔ چکل کے ہمراہ لگا
 چل رہے ہیں۔ یہ بھی ہے جو بڑے ہی سے ہی راہ سے
 انشاء۔ مل رہے ہیں کہ کھانے پینے کے کام میں
 تو ہم پرستی کی بنا پر خواہ غواہ اپنے اور فضل
 کا بندہ با با۔ انکو نسبت کافی دینداری نہیں
 اور اس پر ترقی دوست جس میں میں ہو سکتی اور شای
 جو بات کہہ رہے۔ ابھی اور ایک صفت اور طلال چریا
 تہ سے لڑ سید کر دی ہیں انہیں خون سے کماؤ۔ اور
 دوسروں میں نہ بڑا اور شیطان کی بات نہ منہ۔ بلکہ ایمان
 کی راہ جو اور اس فعل و عبرت کی راہ نہیں اعتبار
 کوئی چاہئے۔ کرنا نہ تفسیر کرنا۔ سنی ستانی باتوں پر
 بے سوچے سمجھے رائے اور کر لوگوں کو انہی
 افعال کو نہ کرنا ہدایت کی راہ کہ بہت ہے۔ انہی
 چیزوں کو نہ کرنا ہے تو ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے پارچہ
 ذوق کا انسان کے حق میں چاہے چیزیں ضرر میں چاہئے
 کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔ یعنی مردار جانور جھانچے
 کا خون، سوزو کا گوشت اور تمام وہ جانور جس کے ہوا
 کسی دوسری ہستی کے نامزد کے جائز نہیں چیزیں
 جن میں جیسے مضر ہیں بلکہ نامہرام جن ہائی ایہ کو نہ

الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٤٦﴾ أُولَٰئِكَ
 الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالََةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۗ
 فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٤٧﴾ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ
 بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ
 بَعِيدٍ ﴿١٤٨﴾ لَيْسَ الْبِرَّانُ تَوَلَّوْا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
 وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ
 الْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّنَ ۗ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ
 ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ ۗ وَ
 السَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ ۗ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۗ
 وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۗ وَالصَّابِرِينَ فِي
 الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
 صَدَقُوا ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٤٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۗ الْحَرْبُ بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ



اور نہ ان کو پاک کریگا اور ان کے واسطے دردناک ضرب ہوگا ۵۰ یہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت اور خدا کو مغفرت کے بدلے محل لیا سو یہ لوگ آتش برفیخ کو بدست کھنے میں تفسد صابر ہیں ۵۱ یہ اگر انہیں نہ تپائی گئی تھانکہ وہی تھی اور وہ لوگ جنہوں نے تمنا میں اختلاف کیا بیشک وہ پیرے کی ضد پر اڑے ہوئے ہیں ۵۲ تم نے مشرق کی طرف منکر کیا یا مغرب کی طرف تو کیوں (بڑی انہی نہیں ہاں نیکی تو یہ ہے کہ کوئی اللہ پر روزِ آخرت پر زور مندوں کتابوں میں ایمان لایا اور جس شخص نے اللہ کی محبت میں قریشی شتر داروں اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں، سائلوں اور غلاموں کے آزر کو ارنے کو مال دیا۔ اور جو ناما کی پابندی کرتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا۔ اور جو عہد کر کے اُسے پورا کر لیا ہے، اور تنگ دستی و تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ یہی لوگ حق و صداقت پر ہیں۔ اور یہی متقی انسان ہیں ۵۳ اے مسلمانو! امت مسلمہ کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اگر آزاد آدمی نے آزاد کو قتل کیا ہے۔ تو اس کے بدلے دو قہری قتل کیا جائے گا۔ اور اگر

اوپنی غی نے وجود انسانی کتابوں کی موجودگی کے تحت خدمت کے ہر میں مروج طرح کی پابندی یا مذکورہ نہیں تو اس کا جو یہ ہے۔ ان کے علم، انسانی کتابوں تو صلہ کرنے میں اور نہ ان پر عمل پیرا ہیں۔ اور جو علمائے اہلسنت و اجرب ہیں۔ وہ بھی کسی نہ کسی وجہ احکام انہی کو چھپاتے ہیں اور اپنا وقت قوم کی اصلاح میں نہ صرف بلکہ تفرقہ و مخالفت میں ضائع کرتے ہیں۔ عوام انسانان علماء کی جو دروس باطل ہیں۔ کورنہ کہتے ہیں اور اس حقیقت سے ڈرتے ہیں۔ ان میں جو لوگ ایسے تفرقہ میں پرمجانوں کا تعلق حاصل کرتے ہیں وہ اگر ایسا تو فرج کا یہ چمن نہیں ہے اور شدت میں خرابی لائی گئی ہے۔ جو کچھ کہہ کر وہ دعویٰ نہ ہو مگر اس کے لئے ہدایت کو بیچ کر جس رخصت کو خریدتے ہیں ۵۴ اس کو کون سے تباہی کو کہتے ہیں کہ ہم پریشانی باطن کی اور نہ عقیدہ کا بخور و روشن کے معاملے میں حصول پابندی ہے اور ہر حال میں ایسا نہ کہوں نہت میں خدان باطن سے ایسا نہ کہہ سکتے ہیں۔ جو کچھ کہتے ہیں اور شرح و تفسیر معانی و کلام شریعت کے حکم میں اسی فرض کے لئے ہیں۔ ۵۵ زلیا ایمان کا کلی ثبوت ہے کہ انسان خدا کو اور کبھی نہیں جانتا کہ اس پر اس کے کلام کی تعمیل کرے۔ اس کے جیوں کی تطہیر کرے۔ اور آخرت کا مال بردہ فتنہ خدا سے بھری کرے۔ اور شتر داروں کی جہت میں لوگ کہتے ہیں ہم پر ہم و شفقت کا اللہ کے مسکینوں اور سائلوں کی امداد کرے اور عوامی کے ذمہ کرنے میں جو غامی اور ان کی جو برہمن مسلمان جو ہیں تو ان کا تہمت بہت اور حد وجہ طلب تفسیر میں کچھ ہونی چاہئے۔ دوسری بات یہ بتلائی گئی ہے کہ انسان کا زاد جو یا غلام و عورت پر مرد۔ بچہ ہو یا پوزھا کرنا چاہیگا۔ انسان جو ملے کے لہو سے سب برابر ہیں۔ نیکی کرنے والے خود کوئی ہو یا غلام بنے گا اور وہی خواہ کوئی کرے وہ سزا جیسے کا ملنے نہیں خواہ کوئی ہو یا غلام بنے اس پر خاص ضرور لیا جائے گا۔ اور ہرگز کوئی رعایت روا نہ کرے جائے گی۔ یہاں کتابت پر کس کا سزا ہر طرح کی خدمت کی گئی ہے کہ جب تک کوئی دولت مند یا آزاد شخص ہوتا تو اس پر چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب یا غلام ہوتا تو اس

بِالْعُبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ
 شَيْءٌ فَاتَّبِعْهُ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَأَدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۚ ذَلِكَ
 تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ
 ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٤٨﴾ ۚ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ
 يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٤٩﴾ ۚ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا
 حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا ۚ وَالْوَصِيَّةُ
 لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٥٠﴾
 فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
 يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٥١﴾ ۚ فَمَنْ خَافَ مِنْ
 مُّوَسِّعٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
 إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٥٢﴾ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ
 عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ۚ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ



غلام نے قتل کیا تو غلام۔ اور اگر عورت نے کیا تو وہی عورت قتل ہوگی پھر اگر قاتل
اسکے بھائی کی طرف سے کچھ نہ مار دیا جائے تو پانچ سو توروں کے موافق خون بہا لایا گیا
اور وہ خوش خلقی کی تھی ادا کرنے سے یہ تھمکتا ہے یہ طرف سے ایک قسم کی تخفیف اور عورت سے پرہیز
اسکے بعد بھی بدین کے اسکے لہو درناک عند چوگان (۱۰۰) اور عقل نہ واقعہ میں تھمکتا
لئے زندگی جو یہ سب کم از کم میں (کم کم لڑائیوں) باز رہوں (۱۰۰) مسلمانو تم پر فرض کیا گیا
کہ جب تم میں سے کسی کا اخیر وقت آجاء اور وہ مطہر کا مال دولت پر ہو تو اولادین اقربا
رشتہ داروں کے حق میں نہ منصفانہ وصیت کر جاے متعلق لوگوں کو ایسی وصیت ضروری (۱۰۰)
پس جو شخص وصیت کرنے کے بعد میں کوئی تبدیلی کرے تو اسکا گناہ ان لوگوں پر گناہوں
نے اس میں تبدیلی کی بیشک شہرتا کہ مستحق اور ہر کوئی ہر گناہ (۱۰۰) ہاں جو شخص اس کے
خون کے وصیت کرے تو اسے غلطی یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور ان میں صلح کرانے تو
اُس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا (۱۰۰) اے مسلمانو! تم پر وہ
اسی طرح فرض کے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کر گئے تھے تاکہ تم
بڑائیوں سے بچو (۱۰۰) (دور کے گنتی چند روز میں پھر تم میں سے جو ایمان نہ لائے

قتل کیے جیتے مسلمانوں کو یہ اضافی روپیے ہیں
مستحق کرنا یا کسی بیس ماہہ بھی کسی ایسی غلطی کا
ازکا چکر لے لیں
نیک کی تیری بات یہ تالی ہی پر کہ مسلمانوں
مرنے سے پہلے میں انہوں پہلے ایسی جائیداد ہر
کا کہ جسے تعلق نہ ہوتی مسلمانوں کو یہی طے کرنے
مرنے کے بعد کسی جائیدادوں میں سے کہ جس میں لیا
سے گزرا سب ہر پاس کو نہ بھلا بنا اور وصیت
کہ وصیت نہ رہے ہونے مقداروں کو فائدہ
پسنا یا انسان پر فرض کر دیا گیا ہے اور اس میں
سے کوئی شخص بری اندر نہیں ہو سکتا جب تک
کہ وہ وصیت کے مطابق وصیت نہ کر جائے
ہاں ہی وصیت کے نہیں تو ان لوگوں کیسے ہو
دیکھو کہ جو اس کا مال ہے۔ نہیں چاہے کہ
اپنے فرض سے غصہ برہا ہوں۔ اگر وہ وصیت
کرے تو خود اس کے چاہے ہو جائے۔ اس میں
وصیت کرنا ہے کوئی قصور اور نہ ان میں سے
نہ میں وصیت کیا گئی ہو۔ یہاں بھی ہونے کے
ادراکلی جو بھلائی نہ مستحق کسی کا نہت مقصود اور
مسلمانوں کو تیار کیا ہے اگر قرآن حکام کے مطابق
تہیوں کے پھر تم ہی ہوں یہ کہ یہی صحت نہ ہو
پیدا نہیں کا دل آج جس سے سب کو ہر گناہ
اور عورتوں پر حضور کرانا ہمارا ہے۔ جو کوشش ہوتی
سے سب۔ شریعت کے ہر بیوی مہول ہیں
ان میں کسی نہ ہو
صحت اس کا حق میں تیار کیا ہے کہ جب دنیا قائم ہو
تمام۔ اور وہ کہنے کا تہیاب نامہ ہی کوئی
احث کو تو ہی حکم ہوگا۔ مگر وہ مذکورہ کو مہول
گئے جن میں ہر طور پر صحیح اور شریعت کے حکام
ہر کسی میں کہتے ہوں اس وقت کو اور کہنے لگے۔ کہ
عزیز بنانا ہے کہ ہونے کی وصیت سے میں غصہ
ہے کہ لوگوں کو کیا چاہنا ترک کر کے جو تنہی میں
اور ہر کسی میں مشغول رہنے کی مشق کرانی طے کرے کہ
جہاں ہم کو تو انہوں نے نہت تک ضروری کو اور ان
کو بھی فرود اور تہیہ ہونے سے کیا نالاری ہے +
صالح مسلمانوں کو قاتل کے سے بے غصہ ہے کہ
ہو ہی ہر اعلیٰ میں کہ جسے قابل انصاف نہیں ہے
ہر اسے قتل کے مرتکب اور جو خود ہر سب کو

مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى
 الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۚ فَمَنْ تَطَوَّعَ
 خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
 تَعْلَمُونَ ﴿١٨٥﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ
 الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ
 فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا
 أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ
 وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ
 عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ
 عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۚ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا
 دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾
 أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ
 لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لِهِنَّ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

تو وہ اس گنتی کو بعد میں پورا کرے اور جو اس امر کی طاقت رکھیں کہ فدیہ
 سکیں ان کے ذمے ایک سکین کا کھانا ہے پھر اگر کوئی شخص خوشی سے نکی
 کا کام کرے تو اسکے شو بہت بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو تو یہ امر خود تمہاری بہتر ہو
 بشہر طیکہ تم سب کو سمجھو رمضان المبارک ہمیں جس میں قرآن نازل کیا گیا جو
 لوگوں کے لئے رہنمائی ہے اور ہدایت امتیاز (حق باطل) کی روشن دلیلیں ہیں جو
 مبارک ہمیں پانچ اسکے روز رکھے اور جو باہر ہوں یا سفر میں ہوں اتنے ہی دن بعد میں
 رکھے گئے اللہ تمہارے لئے سنی چاہتا ہے۔ دشواری میں ہوتا ہے اور یہ (یعنی اسے بھی جو
 تم گنتی پوری کر سکو اور تاکہ اللہ کی عظمت بیان کرے اور اس نے تمہیں ہدایت دی
 ہے تاکہ تم اس کا حسان مانو) اور اے نبی! جب آپ کے بندے سے میرے متعلق سوال
 کریں تو آپ ان سے فرمائیے کہ میں تمہارا پاس ہی ہوں پھر والے کا کو قبول کرتا ہوں
 جبکہ وہ مجھ پر پکارتا ہے چاکہ و میری دعوت کو میں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ زمین پر ایتھے
 رکھنے کی بات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارا پروردگار
 ہیں اور تم ان کا پروردگار ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنی ذات کے ساتھ خیا کیا کرتے

تقصاً نظر انداز کر دینا چاہئے۔ روزہ کی اصل
 یہ ہے کہ انسان چند روز تک حلالی یا دینی
 غرض سے کھانا پینا ترک کرے وہ ان کو طلاق
 بکھرنے کے لئے۔ خاص طور پر ایک اور طبقہ ہے جس
 استعمال کرے۔ خدا کو یاد رکھو اور عبادت
 میں غلوس بنا کر اور تواریخ پیدا کرے۔
 صحت اللہ کے حکم کا مستطرب ہے۔ کھانے نو
 اس کی اجازت ہے اور بھوکا رہنے کو اس کے
 حکم سے بھگدوہ غرض جو عمر کی طری منزل
 میں جو جسے عذر شرعی میں شیخ نانی کا حاکم
 ہے۔ اور روزے کی تاب و توان نہ رکھتا
 آئے اگر بخلت ہو تو فدیہ دے۔ کیونکہ
 مقصود یہ نہیں کہ نفس کو عیبت دی جائے
 بلکہ مقصود یہ ہے کہ نئے اظہار تبار و توان
 کی روح بھائی جائے۔ اب اگر کھڑے تھکا
 ضعف و پیری ایسے ہیں جو بھوکا ہو اس کی
 شدتوں کو بردہشت نہیں کر سکتے تو قرآن میں
 ہے کہ فدیہ نہ کرو۔ اگر شاکہ کی بات نہیں ہوتی
 پھر بتا کر ان کو نہ بھوکے کہ انسان کے
 روزہ سے نفع کی بات کو کوئی نفع نہیں ہے۔ بلکہ
 حقیقت یہ ہے کہ روزہ انسان کو انسان کا دل
 بناتا ہے جو تمہارا فتنے سے مقصود ہے۔ اگر بھوکے
 بتا کر مختلف قسموں کو مختلف اوقات میں روزہ
 رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر اسے سلاوا کرتے
 روزہ اور رمضان میں رکھا کر۔ یہ تمہارے لئے
 ایک مبارک مہینہ ہے۔ کیونکہ یہ قرآن میں ہے
 لوگوں کی رہائی کے لئے انہیں اس سے سادے
 رکھا جس و داخل میں تیرے کرنے کے مہل و ناسخ
 کئے گئے ہیں۔ وہ اسی ماہ مبارک میں نازل کیا
 گیا ہے۔ اس میں ہے میں روزے رکھو
 تمہیں برکت حاصل ہوگی اور عید کے ان اللہ
 کے جاہ و جلال کا اظہار کرو۔ روزوں کے انتقام
 چرین سرست بھی مناد۔ تاکہ ان اللہ کی عبادت
 آگاہ رہیں اور یہ بھی ہیں کہ مشکل کے بعد سانی
 دشواری سے۔ اسے سلاوا کرتے اس ماہ مبارک
 میں روزے رکھا کر۔ تم میں سے جو مریض ہیں
 وہ روزے نہ رکھیں۔ اور روزوں کو تکلیف
 دی جاتی ہے۔ ہاں! تمہاری مجال ہونے کے بعد
 تمہیں سیدھے روزے رکھ کر خدا کا حکم چلا لانا
 چاہئے کیونکہ تمہیں تنگ کرنا اور بے فائدہ شفت
 میں لانا اس کی مصلحت میں داخل نہیں اور
 دیکھا اگر تم میں روحانی طاقت پیدا ہو جائے

كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ
 فَالْتَمِسْ بِأَشْرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَكُلُوا
 وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
 الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۚ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْتِ
 وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۚ إِنَّكَ
 حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ
 لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُمُ
 بِالْبَاطِلِ وَتُدْءُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ
 أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ يَسْأَلُونَكَ
 عَنِ الْأَهْلِ ۚ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۚ وَلَيْسَ
 بِالْبِرِّ بَأَنَّ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
 اتَّقَىٰ ۚ وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
 تُفْلِحُونَ ﴿٢٧﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ



پس اپنے تمہاری تو پہل کر لی اور تمہیں کیا لہذا اپنے تمام رات کے وقت
اپنی بیوی کے خوشی ملوت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دیا، اسکے پرستند
رہو اور کھاؤ اور پڑھو خوشی کھاؤ صاف معلوم ہو جا کہ صبح کی سفید نہ صاری اندھیر کی
کالی صاری لگے لگنی جو پھر روز کو رات تک لڑا کرو۔ اور مساجد میں عکافت کرنے
کے نام میں رزاق بھی اپنی بیوی کے غلو نہ کرو۔ یا اللہ کی مقرر کردہ حد میں اس کے نزدیک
نجاؤ اور اسے صبر و صفا کیسے اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ وہ
برائیوں سے بچ جائیں اور آپس میں حق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال کو حکام
تک اس زیت سے پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ۔
حالانکہ تم جانتے ہو کہ اس طرح ناجائز باتیں زیادہ نہیں ہو جائیں گی (۱۰) دیکھو بی لوگ اپنے
چاند اور اس کے مختلف تبدیلیوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کبھی کہ یہ انسان کیسے
وقت کا حساب اور حج کا تعین ہے اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پھوڑا کر دو
ہاں نیکی اس کی جو پرہیزگار بنا۔ گھروں میں دوازوں ہی داخل ہو کر دو خدا کا ڈر
پیدا کرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو (۱۱) اور خدا کی راہ میں ان لوگوں کے جنگ کرو جو تم سے

ترجیب ہیں یا وہ کچھ کہہ کر کہہ سکیں گے جب ہم
بگھڑے ہندو کی صحبت کو چھوڑ کر گئے اور ہندو
سیدھا رہا پر چلنے کی تمہیں کو فریق مظاہرین گئے
دیکھو روز ہندو کھانا پینا کر کے کانا نہیں
بلکہ تمہیں تمام ضانی اور ہشات کو کھانے ترک کر دیا
ہا ہے۔ دن کے وقت صحت سے اہم ہے یہی نہ
کرد۔ ان رات کے وقت اجازت ہے۔ روزہ
کے اوقات کے متعلق فرمایا کہ پوچھنے سے لبر
غروب آفتاب تک روزہ کا وقت ہے ماٹھکا
ترب حاصل کرتے کے لئے مساجد میں عکافات کا
حکم دیا۔ نیز نیا یا کھانے کے قریب سے لوگوں
مال نہ کھانا چاہیے اصل محل ہی روحانی ترقی
کا موجب ہے اور قریب ال اللہ کا بہترین
وسیلہ ہے۔ اگر روزے رکھنے کے باوجود مال
پر ہم سے اپنے آپ کو نہ روکے تو روزے کا کوئی
فائدہ نہیں۔

۱۵ اس ذکر میں بتلایا گیا ہے کہ چاند کی
مختلف تبدیلیوں کی وجہ سے کبھی کبھی ہفت ہی
وہی مدت نہیں گذرے گا مگر اس سے بہت
بے کفمان کے فوائد سے بہت کرمان تبدیل ہونا
کا مذہبی فائدہ ہے کہ مذہب کے بہت سے احکام
ان کے متعلق ہیں حج کی تین کا تعین وضائے
حج کا تقرار و وہ تمام سال جن کا متعلق ہے حج اور
سے بہت سے ہے چاند کی تبدیلیوں پر اور ان کے
ہفتہ ہفتوں میں نیز بتلایا کہ کئی نیکی کی بات
ہیں کہ عبادت احرام میں اگر کھانے کی ضرورت
پیش آئے تو روزہ سے کچھ روزہ کمان کے
پھوڑا سے صحت حاصل ہو اس طرح کہ شقیں
خاکہ ہو کر قبول نہیں۔ وہ تعریف اس قدر ہے
ہے کہ انسان کے ساتھ تعلق ہے پھوڑا اور تمام
ہو میں سے آسانی حاصل ہو اور شاہد ہے
کوئی یہ ہے کہ دنیا میں سے انسان قائم کیا جائے
اور ہر شخص باخوت و ظلمت کا کام کرے۔ اور
اگر بعض شہادت پیش ہو کہ کسی کو وہ باجماعت
نور کو دیکھ رہے، خدا کی عبادت کرنے اور آنا

وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۱۵۱﴾ وَاقْتُلُوهُمْ
 حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجْنَاكُمْ
 وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
 الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۚ
 كَذَلِكَ جَزَاءُ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۵۲﴾ فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ
 غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ
 وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا
 عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۵۴﴾ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
 وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا
 عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا
 أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا
 تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَأَحْسِنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ
 يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۵۶﴾ وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ

لَع - عند الاعتدالين

جنگ کے میں زیادتی نہ ہو پیشکش زیادتی کی نیز الوں کو پسند نہیں تھا ۱۷۰ اور اس میں
 کبھی باؤ قتل کر دیا اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم ان کو نکال دو، قہقہہ کا قاتل نہ رہنا
 جنگ جہک بھی بڑھکر بڑھا، اور ہر صدمہ کے قرب ہوا میں اس لڑائی نہ کرو جنگ
 وہ خود تم سے وہاں لڑیں پھر اگر انہوں نے تم سے لڑائی شروع کر دی تو تم بھی ان کو مارو
 منکروں کی یہی منزل ہے ۱۷۱ پھر اگر بڑا جا میں تو بیشک اللہ بخشنے والا
 اور رحم کرے گا ۱۷۲ اور ان سے لڑتے ہو یہاں تک کہ شرک کا نام و نشان نہ رہے
 دین محض اللہ کا دین ہو جائے پس اگر وہ رک جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر
 تشدد نہ کیا جائے ۱۷۳ اگر ضرورت کے مہینوں کا پس رکھا جائے تو تمہیں جہتی پاس رکھنا چاہئے
 اور حرمت کی ہر چیز میں لڑنا کا بدلہ جو تم پر زیادتی کے تم بھی اسکی زیادتی کا جواب دو
 جس طرح کہ اس نے زیادتی کی ہے اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین جاؤ کہ اللہ
 پر سہن گزاروں کے ساتھ ہو ۱۷۴ اور مال و جان اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور
 اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اہل نیکی کو یقیناً اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو یہ کو کا
 ہیں ۱۷۵ اور حج اور عمرہ کو اللہ کی راہ میں پورا کرو۔ پس اگر تم راہ میں گھر گئے تو

زندگی بسر کرنے سے منع نہیں ان کا قطع نہ
 کر دینا اور ان کی جمعیت کو منتشر اور ان کی طاقت
 کو توڑنا بھی نیکی ہے، کیونکہ اگر جو جنگ و جدل بڑی
 شے ہو۔ مگر قہقہہ و فساد اس سے تمہیں بڑھ کر قہقہ
 ہوتا ہے۔ اس کو قہقہہ و فساد کی ایک تمام کیا ہے۔
 جنگ و جدل کی بڑی لڑائی جاسکتی ہے۔ پس آپ
 مسلمانوں کو لوگ تمہارے راستے پر مدد دے، ان کو
 اور تمہیں اتنا دیکھ کر زندگی بسر کرنے دیں۔ ان کے
 ڈرٹ کو مٹا دیکر دو۔ ایسے لڑ کر قہقہہ و فساد کا پھیند
 کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ مگر کچھ تمہیں ہر کام
 میں متعلقہ میانہ روی کا فرما ہو۔ حق و باطل
 پر تمہارا پورا اہل ہو۔ اور جب تم اپنے مقصد میں
 کامیاب ہو جاؤ۔ تو کسی بد قسمت ظلم و تعسری ہذا
 نہ کرو۔ ایسے کام کسی ایک شخص کے بس کے نہیں
 ہوتے۔ اور جو قسمت ان حالات میں رہا یا کسی اور
 جسامتی اہل حد کی محتاج ہو کر آئی ہے۔ لہذا مسلمانوں
 کو کوشش ہے اور اس میں بڑا پورا حصہ لینا چاہئے
 اور دل کھول کر مال لدا کر لینا چاہئے۔ اس سبب پر
 جس کو کام لینا اور جان و مال کو فدا کرنا نہیں
 نہ کرنا چاہئے بلکہ جہاد میں لڑنا اور یقین کی جمعیت
 کو توڑنے کے واسطے اتحاد میں کرنا اور اسے تمام
 مسلمانوں کا حصہ لینا تو قسمت کی جان ہے اور
 یہ کام خدا کے نزدیک نہایت مقبول ہے۔
 اور اللہ ہر کسے کو سب سے بھلا رہا اس دن مال
 ہو رہا ہے تو تمہیں خدا کی راہ میں حج کعبہ سے
 بھی ہوشیار ہونا چاہئے اور تمام امکان کو چھوڑ
 طرح ادا کرنا چاہئے۔ اور فیضی حال اگر کہیں
 راستے میں ضرورت میں روک دیں تو ایسا ہونا
 کی قربانی جسے کلاہم آتا ہے اور اگر قہقہہ گارج
 میں بھاد ہو جائے۔ یا اس میں کسی تکلیف ہو، تو
 چھوڑتے۔ کہ روزہ رکھو یا صدقہ دو۔ یا ایک
 جانور کی قربانی کرو اور جب کامل طہینان ہو
 چلے اور حج اور عمرہ کو لاد کر لیا گیا ہو۔ تو
 جو جائز ہو سکتے اس کی قربانی دو۔ اور اگر قربانی
 دینے کی توفیق نہ ہو تو حج کے دنوں میں سے کسی
 رکھنا اور جب گھر کو لوٹو۔ تو سات روز سے اوپر
 رکھ کر کسی کی کسی پوری کر لو۔ یہ حکم ہر کوئی

أَحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَخْلِقُوا رُءُوسَكُمْ
 حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا
 أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ
 أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
 فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
 ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۚ تِلْكَ
 عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي
 الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
 الْعِقَابِ ۝ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ قَرَضَ فِيهِنَّ
 الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۚ وَمَا
 تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۚ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ
 الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ لَيْسَ
 عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفْضَيْتُمْ



وقف النبي صلى الله عليه وآله وسلم

جیسا کہ سیر آئے (ایک خانہ کی قرانی کرنی چاہی اور تم اپنے سر کے بال اہوت تک نہ منڈاؤ جب تک قرانی اپنے ٹھکانے پہنچ جائے پس اگر تم میں کوئی شخص بیمار ہو یا اسکے سر میں کوئی تکلیف ہو تو سر کے بال منڈاؤ اور اگر مگر سٹے چاہو بلور فیدہ ستر کر رکھی یا صدقہ دے یا قرانی کرے پھر جس میں من حال ہو تو جو شخص عمر کو حج و مکار فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ بھی جیسا کہ سیر آئے۔ قرانی (کا ایک باور) داد و دیاری سے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روز وہی پرکھے۔ یہ پورے دن ہو حکم اللہ سے کیوں ہے جس کے ال و عیال مسجد حرام کے قریب جو زمین پر تہہ ہو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ وہ (نافرانوں کو سخت سزا دینا والا ہے) حج کے عین معلوم ہیں پس جس شخص نے ان عینوں میں اپنے اوپر حج فرمایا تو وہ ایام حج میں کوئی فرض کیجے نہ کوئی گناہ کا کام لے اسے لڑائی جھگڑا کی اجازت ہو۔ اور جو نیکو بھی تم کہتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ اور زیادہ مفسداتہ لیکر چلا کرو اور بہترین زادہ اللہ کا ہے۔ اور عقل مند و! مجھ ہی ڈرو! اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر ایام حج میں اللہ کا فضل یعنی مال دولت بزرگیہ تجارت) طلب کرو

نے ہے جو کہ ہمارا ایک عرصہ ہے۔ فرمایا حج کے عین معلوم ہیں اور اگر تم حج کرنا چاہو تو عقل سے غرض سے تعلقات۔ لوگوں کے ساتھ برائی سے پیش آنا اور شرابی سے بچنا کہنا قطعاً بند کرو۔ مگر یہی ہونا چاہئے۔ دل میں خشیت الہیہ اور تقویٰ سے پیدا کر کے نہ کہ تقویٰ سے نہات حاصل ہوتی ہے اور اصل شرط یہ ہے صلاۃ صحیحہ ہے۔ یہ مسلمانوں کا سارا روزی کی مستحق ہے۔ باہمی میل طلب اور تمدن کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہاں ایسے لوگ ہیں جو عورات کے ہم سے مشورہ ہے۔ تم سب اکٹھے رہو۔ وہاں کے ناسک اور اگر وہ بیگروا نہ ہیں بھی ایک ایسا ہی اجتماع کرو۔ دنیاوی فائدہ پس حاصل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لینے ہو شہادت کرنا چاہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں خدا کا فضل جس سے شان حال ہوگا۔ اس حرج فریضہ حج سے ظاہر ہوگا اور شی و دنیاوی فائدہ سے مالا مال ہو کر لوگوں کو لوگوں۔ ہر صورت میں خدا سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ لے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں معرفت دہی چیزیں ملے کہ ہر چیز کے لئے مفید ہوں +

حج کوئی کا چھٹا نمونہ ہمہ ماہرین کی تکالیف کو اس وقت تک تکالیف کا آدمی تیار نہ خیال کرو۔ اور دیکھو۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو غرض اور نفس پرستی میں مشغول ہیں بلکہ انہیں بڑے سزے کی باتیں کرتے ہیں۔ مگر حقیقت میں وہ دین حق سے پیدا اور برہمن ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب ہلاکت حاصل ہو چکی تو وہ اپنے اپنے جہنم کے ساتھ بہترین ملکہ کرتے ہیں۔ ایک شخص اپنی زبان سے کہتا ہے کہ میں ہی چھپا کرے۔ اس کا کہہ فائدہ نہیں دیکھتا تو یہ ہوتا ہے کہ اس کا سونکا نائے نہیں سے کہا ہے۔ ایسے مفرد اور ظالم لوگوں سے بچنا چاہئے۔ کہ خدا سے ڈرو تو وہ اور زیادہ نافرمان اور ظالم و نصیحت برائے ہوتے ہیں اور بھائے صلح کے اور زیادہ بگڑتے اور کج روی

منزل ۱
۱۶۱۶۶

مِّنْ عَرَاقٍ فَأُذِكُرُوا اللَّهَ عِندَ الشُّعْرِ الْحَرَامِ
 وَأُذِكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ
 الضَّالِّينَ ﴿١٤١﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ
 وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَإِذَا
 قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ وَأُو
 أَشْدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي
 الدُّنْيَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ﴿١٤٣﴾ وَمِنْهُمْ
 مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤٤﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ
 مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٤٥﴾ وَأُذِكُرُوا اللَّهَ
 فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا
 إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ
 وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٤٦﴾ وَمِنَ

الصف

پس عیقات سے لوٹو تو (مزدلف میں) مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو۔ اور
 اسے بیس طرح آیا کرو جیسا کہ اس نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اور اس سے پہلے تم لوگ یقیناً خیر
 تھے ۱۰ پھر جاکر ہر لوگ لوٹتے ہیں تم بھی دسے قریش اور میں سے ہر کو لوٹو۔
 اور رضائے منصرف چاہو اللہ یقیناً بخشے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۱ پس جب حج
 ارکان پورے ہو چکے تو جس طرح اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ بیس طرح خدا کو بھی منی میں
 یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جوش کیسا) ہو۔ پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے رب!
 ہمیں دنیا ہی میں دگر جو کچھ دینا ہے، ایسے شخص کیلئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ۱۲ اور
 بعض دین جنت کہتے ہیں کہ ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوشحال کرو۔ آخرت میں بھی
 خوشحال رکھو اور ہم کو روزگ کے مذاب بچاؤ ۱۳ ان ہی لوگوں کو انکے اعمال کا حصہ
 اور اللہ جلد اعمال کا حساب کرنے والا ہے ۱۴ اور اللہ کو ان چند دنوں میں یاد کرتے رہو
 پھر خود ہی دن میں صلیبی چلائے اس کوئی گناہ نہیں اور جو ایک آدمہ
 دن زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ اس شخص کیلئے ہے جو اللہ کی نافرمانی
 سے ڈرے اور اللہ ہی ڈرے اور یقیناً جانو کہ تم کو اسی پاس جمع ہونا ہے ۱۵ اور جس

افنیہ کرتے ہیں۔ دیکھو یہ ایمان کی راہ نہیں تھی
 زبان طور پر بھی مسلمان ہونا کفایت نہیں کرتا
 بلکہ تمہارے ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ
 قرآنیان اس کے شریکوں کو ایمان دے دے اور جو
 اور کسی حالت میں شیطان کے نفسانہ پھیرے ہو۔ تمہارا
 ہر عمل سلام کے مطابق اور تمہاری ہر بات سلام
 کے تحت ہو۔ تمہارا ہندوستانی ہندی ہونا یا جو
 کس بات میں تم قرآن کے احکام سے بخلاف نہ
 کرو۔ یہی سلام ہے۔ اور دنیا ہی سلام ہے
 ان قبلوں پر۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ بعض لوگ
 میں سلام پر عمل پہلا ہوئے اور بعض میں ذاتی
 خواہشات پر پہلے تو پھر تم مسلمان نہیں گراؤ گی
 تو شیخ و توحید سے بعد میں ایمان دینے کیلئے
 کلام الہی کی حاجت کا لی نہیں تو پھر اس کے بعد
 ہیضہ دانی رہ گیا۔ کہ تمہارے برتر جذبات خود
 تمہارے سامنے آکر اپنی زبان سے کہے۔
 کہ میں تمہارا ہندو ہوں۔ کچھ پر ایمان لاؤ۔ مگر یہ
 رکھو۔ یہ دنیا میں نہیں ہونے کا۔ خدا
 اسی وقت حقوق کے سامنے آئے گا۔ جب
 دنیا تو بالا ہوگی بولی۔ اور نام دنیا دی امور
 کا فیصلہ ہو چکا ہو گا۔ اس رکوع میں یہ لطیف
 اشارہ ہے کہ تمہاری خدا پرستی، اصل دینداری اور
 نیکو کاری ہی ہے۔ جہاں سطور میں جان کر وہی
 گنتی ہے۔ یہودی میں یہ چیز بالی نہیں رہی۔ یہودی
 کے پاس ہی تقابیر کا جسم ہے۔ اور بیع مفقود
 ہے۔ لہذا اس کی ضرورت تھی۔ کہ پھر وہی
 پرانی تعلیم جس کو دنیا کی فراموشی رکھی ہے
 اور یہ وہ کھوپکے ہیں۔ عام روٹی ہائے لہذا
 ہر شخص جو دین کا شہید بنی ہو۔ اور وہ جو
 کی سعادت حاصل کرنا چاہے وہ ان حکام قرآنی
 کی بیروی کرے اس سے اسے گوہر مقفود
 ہاتھ آہائے گا۔ تصور کے دونوں رخ
 دکھائے ہائے ہیں۔ نیکی اور بدی کے
 نتائج واضح طور پر تمہارے سامنے آچکے
 ہیں۔ پس ان الفاظ کو صحیح ماقولہ لہذا

النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ
 اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ ۚ وَهُوَ الَّذِي الْخَصَّامِ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا
 تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
 وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ﴿٢١﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ
 اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۗ وَلَبِئْسَ
 الْبِهَادُونَ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ
 مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ۗ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
 الشَّيْطَانِ ۗ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢٤﴾ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ
 بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
 حَكِيمٌ ﴿٢٥﴾ هَلْ يُنظَرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ
 مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ
 تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٢٦﴾ سَلَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمَا آتَيْنَهُمْ



ایسے بھی چکی تیں کہ پوزیٹیو کی کج باری نہایت معلوم ہوتی ہیں اور اللہ کو اپنے
 غلوں میں لگاوا بھی کہتے ہیں حالانکہ فی الحقیقت وہ جھگڑوں ہی سخت تھے جو میں ۱۷ اور
 جب آپ اگک ہوتا ہے تو ملک میں اس خیال سے گڑھی دکھائیں تو ملک میں
 کھینٹوں کرتا ہوں اور انسانی نسل کو ہلاک کرے اور اللہ فساد پھیلا دلوں کو دوزخ میں ۱۸ اور
 جب ان کا جاسا کہ اللہ دوزخ کو گنڈ میں لگا دے گا ان کے مرتکب ہو میں انہیں جنم ہی کھا
 کرے گا اور نہایت برا کھا گا ۱۹ اور عین وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے خود کو
 کھینے جانے صرف کہتے ہیں اور اللہ بھی اپنے لیے بزدوں کو برا بھلا کہتا ہے ۲۰ اے لوگو!
 جو ایمان لائے ہو۔ پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم نہ چلو
 وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے ۲۱ اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جبکہ
 تمہارے پاس کھلے کھلے حکام آپ کے ہیں تو یقین چاؤ کہ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا
 ہے ۲۲ کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے سائبانوں میں اٹھو۔ اس کے
 فتنے نمودار ہو جائیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے (یا دوزخ) کہ اللہ ہی طرف انہماک
 تمام امور کو لوٹایا جائے گا ۲۳ اولاد یعقوب سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کس قدر

پڑے۔ سب لڑائی جھگڑے میں جاؤ۔
 ان بات میں مسلمان کو باہم
 اور مسلمانوں کو باہم
 ہے کہ انہیں اختلافات کو مٹا کر
 عاقبت کرنے اور اس میں قائم کرنے کے
 لئے موافق دعوہ بنانا چاہیے۔ فوری طور
 کے مسلمانوں کو ان بات پر متوجہ رہنا
 غور کرنا چاہیے۔ اور دباؤوں کو خوب
 ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ ایک تو یہ کہ
 ایمان لانے کے بعد اگر ان کو اسلام پر
 عمل پیرا ہونے کے بغیر جان نہیں۔
 اور دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو
 باہمی اختلافات سے بچنا چاہیے
 اور اگر اختلافات پیدا ہو بھی جائیں
 تو نفسانیت مٹے دھری اور خود
 غرض سے باہمی اگک تنگ نہ کرے
 خود کو نظر نہ کرے کہ اس کا حکم
 اللہ کے مطابق فیصلہ کر لیا
 چاہیے۔ ذرا رائے ڈالنا پسند اور
 ذرا رجحانات کو کہتے ہیں چھوڑ دینا
 ضروری ہے۔ مٹا بلکہ میں شیطان کا
 ہرگز نتیجہ نہ دے جانے۔ حقیقت
 دلشدہ دوا نیاں اور غلط پر حکمت
 کر کے باطل کو فروغ دینا اور
 حق کو ترک پہنچانا مسلم لڑائیوں سے
 بدست بعید ہے۔
 ۲۔ گذشتہ چند رکوعوں میں
 بتایا گیا تھا۔ کہ شریعت کے احکام کی
 اصل کیا ہے۔ اور پورے انہیں سزا
 توڑ کر کس طرح بتا دیا۔ اس رکوع
 میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر مسلمان کو دنیا
 میں سیادت و قیادت کا شرف عطا ہوا تھا
 انہیں نہ ہی پیشا بنا یا گیا۔ انہیں توڑتا
 ایسی جلیل القدر کتاب عطا کی کہ
 انہوں نے اپنی پراچاریوں ایسا نہ کریں
 اور کفار انہوں سے خود ہی اپنے پر
 پر ہلاکت لی۔ اور آج ان سے منسوب

مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۖ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا
 جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢١٦﴾ زُيِّنَ لِلَّذِينَ
 كَفَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا
 وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ
 مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٧﴾ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً
 فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ وَأَنْزَلَ
 مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا
 اخْتَلَفُوا فِيهِ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ
 مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى
 اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ
 وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢١٨﴾
 أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخَلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ
 الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَآءُ

وقيل لا

وضع دلائل تھے اور جو اللہ کی نعمت کو بدل ڈالنے بعد اس کے وہ اس کے پاس آئی ہو تو (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے جو لوگوں کو کفر اختیار کیا انہیں دنیوی زندگی خواہ طور کر کے دکھائی گئی ہو اور وہ ایمان والوں کا تمسخر اُٹاتے ہیں حالانکہ خدا ڈرنے والے ہی قیامت کے دن ان کو بلند مرتبہ ہو سکے اور اللہ چاہتا ہے جو جیسے بڑی عطا کرتا ہے وہ دانتہ میں ہر لوگ ایک ہی گروہ ہے جب تک خدا ہونے لگا تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو ایمان والوں کو بشارت دیتے تھے اور اشریروں کو ڈراتے تھے اور ان کو حق اور راستی کیساتھ کتاب ملی تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں اختلاف رکھتے تھے۔ یہ اختلاف پیدا کرنا صرف وہی لوگ نہیں کتاب ملی تھی بعد اس کے کہ انہیں واضح حکام پہنچ چکے تھے جنہیں باضد نصیحت کی بنا پر اختلاف کیا اللہ نے اپنے فضل ایمان والوں کو اس سچ بات میں لائمانی کی جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے اور اللہ جو چاہتا ہے ملکہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے کیا تم سمجھو بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم ان امانت سے بھی تک دوچار نہیں تھے تو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آنکے ہیں انہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں

پھینا ہوا ہے۔ وہ دین دنیا میں معتدب مانے جا رہے ہیں۔ اور تم کو اسے سلامتان ان کی جگہ پر مذہبی پیشوا مقرر کیا جاتا ہے۔ اور تم ان تمام امانت سے سزا دینے کے جاؤ گے۔ جو یہود کو جس تھے۔ مگر اس بات کا یقین کرو۔ کہ اگر تم نے یہود ہی کا رویہ اختیار کر لیا۔ تو اس پر تمہارا بھی وہی حال ہوگا۔ یہاں تو کہیں کسی شخصیت اور رعایت کا معاملہ نہیں جو تمہارے احکام خداوندی مانے، وہ صرف خدا ہے جو بے پڑا ہو جائے۔ اس کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اگر تمہیں یہاں دنیاوی آسائش و آرام حاصل ہو جائیں تو یقیناً تمہارے دل سے تمہیں حساب کتاب سے تمہیں کوئی سروکار نہیں۔ نہیں۔ اس طرح مناسب کہے۔ اسی طرح حساب بھی سب کو دینا ہے۔ پھر رب کے بعد بلند مرتبہ دہی ہو گئے۔ جنہوں نے دنیا میں تک عمل کئے ہوئے۔ اور ایمان کی بنا پر چلے ہوں گے۔

دیکھو۔ ابتدا میں تو تمام انسان ایک ہی دین پر تھے پھر جو جن میں اختلاف برپا ہوتی تھی۔ اختلافات رونما ہوتے گئے۔ پس ان میں فیصلہ کرنے اور یہی راہ تاملے اور اختلافات ختم کرنے نظر نبیوں کو بھیجا گیا۔ وہ لوگ جو دعوت حق کو قبول کر لیتے۔ نبی انہیں آسنے والی زندگی میں خوشیوں کی بشارت دیتے اور جو انکار و کفر سے کام لیتے۔ انہیں کئی نوالی زندگی کے عذاب سے ڈراتے اور تعظیم دیتے کہ دیکھو اپنے ہر معاملہ میں کتاب اللہ کو مضامین بناؤ۔ مگر اس کے باوجود لوگ اختلاف کرنے لگے۔ اور اس اختلاف کی وجہ سے جنہوں نے سب سے شدت و حسرت پسند کیا اور ابھی حسرت ادا۔ اس راہ ہمیشہ وہی ہے جو کتاب اللہ بتاتے اور جس کی طرف تامل جاتے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا پرستی و نیک عمل کی قطعیت کی جاتے۔

وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
 مَتَى نَصُرَ اللَّهُ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿١٢٧﴾ يَسْأَلُونَكَ
 مَاذَا يُنْفِقُونَ ۗ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّوَالِدِينَ
 وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا
 تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
 الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهُ لَكُمْ ۗ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا
 وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۗ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ
 لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٢٩﴾ يَسْأَلُونَكَ
 عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ
 وَصَدٌّ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
 وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ
 مِنَ الْقِتَالِ ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ
 عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۗ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ



پیش آئیں انکے پاؤں اور لٹھراگڑھی کرسی اور اس کے سامنے کھڑے اٹھے کہ نصرت
 اتنی کتنی ہوگی (جو اٹلے کہ یاد رکھو بیشک نصرت الہی قریب ہے) (آئینی)
 آپ لوگ چوتھے ہیں اور اللہ کی راہ میں کیا بیخ کریں ان کے لئے کچھ ہے کہ جو کچھ بھی اپنے
 مال میں خرچ کرو۔ وہ مال آپ پر ششہ اڑیں تمہیں مسکینوں مسافروں کو دے دو
 اور انکی کا جو کچھ بھی ہو گئے بیشک اللہ کے علم میں ہے (وہ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور
 وہ تمہیں ناکوار ہے۔ اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناکوار سمجھو اور وہی تمہارا کرب و بے توفیق
 اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو۔ اور وہ تمہارا کرب و بے توفیق
 اللہ کو ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں ہے (آئینی) لوگ آپ کو چوتھے ہیں کہ حرمت کے
 مہینے میں جنگ نہ کیا جائے ان مہینے میں جنگ نہ لڑی جری ہائے
 اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اسکا انکار کرنا اور مسجد حرام میں جان دینا اور اسکا ہنساؤ
 کو وہ اس حال میں اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر ہے اور فتنہ و فساد کو بڑھانی
 سے بھی یاد بڑھانے اور یہ لوگ تم سے جنگ کرتے ہی ہیں گئے تھے کہ اگر انکے مکان میں توفیق
 تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں اور جو تم میں سے اپنے دین سے برگشتہ

اور تفرقہ و اختلاف کی جگہ دوستی اجتماع کا قیام
 ہو۔ مگر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ محض زبانی
 جمع خرچ ہی کافی ہے۔ یاد رکھو، ممکن کے
 لئے صرف ہی کافی نہیں، ایمان کا اقرار کرنے
 اور کلمہ کے کہیں جتنی ہو گئے۔ اس کے لئے ضروری
 ہے۔ کو ان تمام زبانوں میں ثابت قدم رہ کر
 جو حق پرستوں کو ہمیشہ سے پیش آتی رہی ہیں
 اور اسے بھی مزہ دینا کہیں کی سانس سے کسی کو سرف
 نہیں۔ اسی طرح ہر دوسرے خیرات کے جو
 اصول وضع کر رکھے ہیں۔ وہ بھی ہماری
 کتاب کی تعلیم سے بہت کچھ بعید ہیں، سلف
 خیرات کے معنی سے سب سے پہلے اپنے
 رشتہ دار ہیں۔ جنہیں تمہارا امداد کی ضرورت
 ہے۔ سب سے پہلے اپنی کمان اور اپنے مال
 و دولت کو دالین پر خرچ کرو۔ جو کچھ بچے
 وہ ہاتھ رشتہ داروں کو ان کے حسب ضرورت
 دو۔ اور اگر اس سے زیادہ کی طاقت ہو۔ تو
 پتہ میں اس امداد مسکینوں کی دستگیری اور
 مسافروں کی اعانت پر خرچ کرو یہ سب نیکی
 کے کام ہیں اور اللہ ایسے ہی کاموں پر بڑھتا
 ہے۔ اس طرح کی نیکی وہ ہے۔ جو اس سے پہلے
 تمہیں بتائی گئی ہے۔ یعنی غذا کی راہ میں
 جہاد کرنا۔ دیکھو ا جہاد اگر تمہیں ظاہر ہوا
 معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہی چیز تمہاری حیات
 قوی کی سانس اور مہیا ہے۔ اگر ضرورت نہ کرے۔ اور
 اپنی ذہنیت کو مجاہدہ بنا لو۔ تو یہی تمہارے
 لئے بہتر ہے۔

۲۴ - اس کو ع میں بتایا گیا ہے کہ
 عورت کے سینوں میں ہر حج اور عبادت کے بہتر
 ہیں۔ جنگ و جہاد سے مسلمانوں کو قطعاً باز رہنا
 چاہیے۔ کیونکہ انہی فی نفسہ ایک بڑی شے
 ہے۔ مگر جب دیکھو کہ غیر توہین جو اعلان اسلام
 کے اندر نہیں ہیں۔ تمہاری عبادت میں مانع
 ہیں۔ اور فتنہ و فساد و مجاہدانی ہیں۔ تو اس فتنہ
 کا روکنا ہر شے ضروری ہے۔ خواہ انکی خاطر

عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ
 أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
 هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
 هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ
 رَحْمَتَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ
 وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا آثَمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۚ
 وَإِنَّهُمْ لَمَّا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۚ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۗ
 قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
 تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٧﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَيَسْأَلُونَكَ
 عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۚ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ
 فَإِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَلَوْ شَاءَ
 اللَّهُ لَأَعْتَبَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢١٨﴾ وَلَا تَتَّبِعُوا
 الْمَشْرِكِ حَتَّىٰ يَوْمِنَا ۗ وَلَا مَهْ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

ہو گیا اور کفر ہی کی حالت میں دنیا سے گزریا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا
 اور آخرت میں ناکارت جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ کی آگ میں پڑوا دیں
 انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہوگا (۱۰۰) یقیناً وہ لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی
 راہ میں گھر بار چھوڑا۔ اور جہاد کیا۔ جو بھی رحمت خداوندی کے امیدوار ہیں
 اواللہ بڑا بخشنے والا اور رحیم کریم والا ہے (۱۰۱) انہی لوگ اپنے شہداء کو تمہاری راہ
 متعلق سوال کرتے ہیں ان کے کہیں بھی کوئی دنوں میں لوگوں کے لئے بڑی سیان میں اور سب
 بھی میں لیکن انہی پر ایسا نیک فائدہ سے بڑھ کر میں لوگ اپنے سوال کرتے ہیں وہ اللہ کی راہ
 میں کیا خرچ کریں کہ جس قدر تہمتیں ضروری سے زیادہ ہیں اسطرح اللہ اپنے حکام کو تمہارے
 لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا کو آخرت کے امور پر غور و فکر کرو (۱۰۲) اور لوگ اپنے
 یتیموں کے متعلق دنیا کرتے ہیں کہ جسے کہ ان کے تھما بھلائی کرنا ہی بہتر ہے اور ان کے تھما بل کر
 رہو اور کوئی سبب نہیں (۱۰۳) تمہارا بھائی میں اللہ کو معلوم ہے کہ کون بی پیدا کرتا ہے اور کون جلا
 کرتا ہے اور اللہ جانتا ہے تمہیں قسمت میں ڈالتا ہے بیشک اللہ کے پاس ہے اور کون معلوم ہے (۱۰۴)
 اور تم مشرکوں سے نکاح نہ کرو جب وہ ایمان لائیں اور یاد رکھو کہ ایک من لوٹنی مشرک

بھگت ہوتا ہے کیوں نہ کہ لڑیے کیونکہ نگار چہ لسانی
 ایک ہے کہ فتنہ مشرک سے بھی بڑی تہمت
 ہے۔ لہذا ایک بڑی بڑائی کو روکنے کی خاطر
 بڑائی گوارا کی جا سکتی ہے۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہارا
 دشمن تمہاری حیثیت اور تمہارے ذمہ کو صاف
 ہستی میں صدمہ کر دینگے۔ اور اگر تم نے یہ دلیل
 حالت گوارا کر لی۔ تو پھر خواہ تم مسلمان ہی کیوں
 نہ کہلا سکتے ہو۔ دوزخ کی آگ کا اندھن بنانے
 جاؤ گے۔ اگر تم نے کوئی نیک کام بھی کئے ہو گئے
 تو وہ سب غنہ لکھنے پر آمیزج یعنی تمہارا غنہ مطلق
 کوئی فائدہ پہنچنے سے گا۔ اور اگر تم چھوڑ کر کیا جہاد
 کے واسطے شہداء کا استعمال ہو سکی ضروریات پر
 جسے ضروری کو فراہم شہداء کو پہنچا کر خرچ کریں۔
 نہیں تو تمہیں محوم ہونا پڑے گی کہ شہداء کے دل
 حقیقی جوش و شہادت سے پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ
 عارضی جوش و غروش ہوتا ہے۔ اگر وہ جہاد میں
 کچھ فائدہ بھی ہیں۔ مگر ان کے نقصانات اسکے
 فائدہ کو زیادہ ہیں۔ پس جس چیز میں ایسا نقصان
 چلے، اور منافع کہہ اُسے خرچ لینا اور حرام
 سمجھو۔ یہی حال جو ہے اور لاری کا ہے۔ اور
 یہ بھی تمہارے لئے حرام ہے۔ بانی رہا کہ جہاد
 میں تم پہلے چند دیکھا چہ سو۔ تو اسکے لئے
 خدا تمہیں کسی مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ کما
 پیسے اور دیگر ضروریات زندگی کے مصارف کو
 چھوڑ کر کچھ بچ رہے۔ پس راہ ضابطہ
 کو۔ دیکھو، جس قدر صاف صاف حکام اور کس قدر
 فائدہ کی باتیں نہیں بناتی ہوتی ہیں۔ پھر اگر تم
 دنیا و آخرت کی واسطے ان پر غور نہ کرو۔ تو تمہیں
 کی بات ہو۔ اگر تمہیں یہ فائدہ ہوگا اگر جنگ و
 جہاد میں حصہ لیا۔ اور لغزہ اجل ہو گئے۔ تو تم
 جہاد کی نگہداشت کوں کر سکتے گا۔ تو تمہیں یاد
 رکھنا چاہیے۔ کہ ایسے شیعوں کی پرورش اور
 انکی کفالت ایک قومی فریضہ ہے۔ یتیم بچے بھی
 قوم کے موزن اور ادب سے ہوتے ہیں۔ ان
 کی اصلاح بھی ایسی ہی ضروری چیز ہے۔

مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ
 يَوْمِنَا ۗ وَلِعَبَدٌ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ
 أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۗ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ
 وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۗ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
 يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَىٰ
 فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۗ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ
 يَطْهُرْنَ ۗ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ
 اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٨﴾
 نِسَاءُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَأْتُوا حُرَّتَكُمْ أَنْ يَشِئْتُمْ ۗ وَ
 قَدْ مَوَّالًا نَفْسِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ
 مُّلْقَوَةٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ عُرْضَةً
 لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصَدِّقُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ
 وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٠﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِیْ



عورت سے کہیں بہتر ہو اگر یہ تمہیں بھی ہی کیوش معلوم ہو تو مومنوں کو مشرک مردوں کے
 نکاح میں نہ لوجبت ایمان ہے آئیں اور کہو کہ ایک مرد من ظلام مشرک نہ آو کہ کہیں بہتر ہو خواہ یہ مشرک
 تمہیں بھی کسی نین معلوم ہو یہ مشرکین تو دفع خلیفہ جلتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے
 جنت لمنفر حکم ملتا ہے اور لوگوں کو اپنے حکم کھول کر بنا کرنا ہرگز کا وہ نصیحت اور
 موظلت حاصل کریں اور نبیؐ کو گیسے حیض کے متعلق سوال کیے ہیں ان کا کہیے کہ
 یہ ناپاک چیز ہے۔ ان آیات میں عورتوں سے الگ ہو او ان کے پاس نہ جاؤ حتیٰ کہ
 وہ پاک ہو جائیں پھر جب پاک ہو جائیں تو جو صبر اللہ نے تمہارے خاطر ہی پر رکھا اور
 ان کے پاس آؤ بیشک اللہ کو دوست ہو جو جو بیٹے ہیں یا ان کوئی والوں کے پاس ہے
 تمہاری بیویاں تمہارے کھیتیاں ہیں پس جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ۔ اور اپنے
 لئے آئینہ کا سامان کرو اور ہر وقت اللہ سے ڈرو اور اس بات کا تعین رکھو
 کہ تم بظہر اللہ (ایک دن) سے ملو چاہو اور اپنے خیر ایمان والوں کو خوشخبری دے اور ان کے کام کو
 تیرے کی آرزو بناؤ کہ کسی صاحب بھلائی نہ کہو کہ پارہیز گاری کی راہ اختیار نہ کرے اور لوگوں
 صلح صفائی کرنے سے ڈرے کہ ہو را کہو اللہ کو کج سننے اور باو لاہی (یاد رہے) اللہ

بیساکوئی اور دینی کام۔ اگر چاہیں یا نہیں ہی
 تم پر کوئی خاص شخص احکام نافذ نہیں کئے
 جائے۔ مگر مسلمانوں کو من حیث القوم یہ بات
 پیش نظر رکھنی چاہئے کہ تیسوں کی ہر صورت
 بھلائی ہو۔ اور اگر اس طرف سے مسلمانوں نے
 سے استفادہ کی تو انہیں ہر مردان کو کثرت خیر و نیک
 کام مستوجب قرار دیا جائے گا۔ ہر قوی مرتبہ
 حرمت کا تقاضا ہے کہ انہو اسی تعصبات میں
 مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو مشرک مرد اور مشرک
 عورت پر وبال بھی نہ دیا جائے اور اس میں مذکورہ
 نہیں آئے کسی کا عقل خیر ل نہ رکھا جائے
 اس طرح تو کی عظیم خواہی ہے۔ یہی طرح
 جامعوں کی دھماکے بندھا کر کر رہی اور اس طرح
 آخرت کے مزاج عالیہ حاصل ہوتے ہیں۔
 ۲۹۔ پچھلے رکوع میں تو می زندگی کی
 مہلت کا ذکر ہوا۔ اور مسلمانوں کو ایسے شہوس
 اور کارناموں سے بچنے چاہئے۔ جن میں
 کرنے سے رہتی دنیا تک ان کی ہوا اور جو کئے
 اس رکوع میں دوسری ایک ہم سننی ا کھو
 زندگی کی مشکلات کا بیان ہے۔ اور اس مشکل کے
 تمام ہلوں پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ
 کوئی ہوش نہیں چھوٹی مشا اور شاہد ہوتا ہے۔
 کہ باہواریام کے دنوں میں عورتوں سے
 خلوت نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس حالت میں یہ
 عقین عورت مردوں کے لئے مضر ہے۔ اور
 صفائی اور پاکیزگی کے خلاف ہو۔ مگر یہ نہ سمجھنا
 چاہئے کہ عورت پاک ہوئی ہے۔ لہذا یہ دعا
 ہے کہ اسے اچھوت سمجھا جائے۔
 دوسرے یہ کہ عورت مرد کے باہم
 ملنے اور نہ طیفہ زوجیت اور کرنے کے
 لئے جو فطری طبع رکھتا ہے وہی اختیار
 کرنا چاہئے۔ اور کسی ناپاک اور مردہ
 طریقہ پر ہرگز نہ چاہئے تیرہ ہے یہ
 کا ادا لاجی زندگی کی اہمیت کو سمجھتی ہوئے
 زبان اپنے قابو میں رکھنی چاہئے۔ اور بے بسی
 قسمیں کھانے کے بعد نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ

أَيَّمَا يَنْكُحُكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ
 غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٧﴾ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ
 تَرْتِيبٌ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
 رَحِيمٌ ﴿٢٨﴾ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
 عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ
 قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي
 أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ
 بُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا
 إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ
 وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٠﴾
 الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَإِمَّا سَأَكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ
 وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا
 إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ



تمہاری لغو قسموں سے مواخذہ نہیں کیا لیکن ان قسموں سے مواخذہ ہوگا جو تمہارے
 دلی ارادہ ہوں بہر حال اللہ بخیر والا اور بزرگوار ہے جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے
 کی قسم کھالیں انہیں چار ماہ کی مہلت ہے پھر اگر وہ اس دوران میں رجوع کر لیں تو اللہ
 بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اگر طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیں تو بھی اللہ سننے والا ہے
 جاننے والا اور عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے وہ تین حیض یا تین طہر تک انتظار کریں
 اور ان کے لیے عیاذ نہیں کہ اس چیز کو جو اللہ نے ان کے شکم میں رکھا ہے وہ چھپا رکھیں اور اللہ
 اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہوں اگر اس دوران میں صلح صفائی کرنا چاہیں تو ان کے
 شوہروں کو نہیں زوجیت میں واپس لینا زیادہ حق ہے اور عورتوں کے حقوق اس طرح
 مردوں کے ذمہ ہیں جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں دستور کے مطابق لیتے
 مردوں کے عورتوں پر ایک گنہ فضیلت دی گئی ہے اور خدا غالب اور حکمت والا ہے
 طلاق رجعی اور تبرہ ہے اسکے بعد تو مطلقہ کو جس سلوک سے روک لیا جائے یا چھوڑنے
 سے الگ کر دیا جائے اور تمہارے لئے عیاذ نہیں کہ جو کچھ تم نہیں چکے ہو اس کے کچھ واپس لینے
 مگر اس دستور میں جبکہ دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حمد و قائم ذکر رکھ سکیں گے اگر تو نہیں ہو

رشتہ فحاشی ٹوٹ گیا تیسرے یہ کسی نئی کام
 کے تحت قسم کھالینا اور مذکورہ کے ہم کو بڑی کامیابی
 استعمال کرنا بہت ہی بڑا ہے۔ عورتوں کو قطع ستم کرنا
 کوئی نئی کام نہیں اور اس سے کچھ میں خدا کی قسم
 کھانا اور صاف کھانا اور تھکانہ نہ خالی کرنا اور
 لوگوں کو کسی ترغیب یا تنبیہ سے باز رکھنا نہایت بڑا ہے
 اس کے بعد آئی ہے اگر کسی عورت نے اپنے کسی
 کمال یا نافرمانی سے قطع ستم نہیں کرنا پڑے چاہے
 کچھ عورتوں کو اس سے باز رکھیں۔ اس لیے کہ ہم پہلوں
 کو باہمی لڑاؤ اور اگر تمہیں شہتہ سے باز رکھنے
 کے بعد معلوم ہو کہ چند فیصد غلطی تو راجح
 کرنا خود تقاضا اور عقیدوں کو احسان کرنے والا
 ہے۔ چنانچہ اس کے جس مطلق لینے کا قصد
 ہی کر لو۔ تو اس کا سنو اور طریقہ ہے کہ
 بعد دیکھو کہ تین مرتبہ تین تین جہلسوں میں
 اور تین مرتبہ میں آیا یا ناکہ کر دیا اور عزم کو
 ظاہر کیا جائے اس لیے پہلے پہلے لینے کے
 مواقع باقی ہیں۔ کیونکہ شرط طلاق ہے۔ نفوذ
 اور جہلی مقصود نہیں۔ نیز بات بھی دیکھنے
 کے قابل ہے کہ حقوق کا ماٹھے عورت اور مردوں
 ہیں جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں تو جی ہی
 عورت کے حقوق عورتوں میں ان میں شامل ہے کہ
 اس میں جی ہی مملکت میں مصلحت انسان اور شریعت کا
 کا مظاہرہ ہونے لگے۔ نافرمانی اور عداوت کا
 کیا گیا ہو۔ تاکہ خانداری کا نظام حکومت نہ بگڑے
 مگر جہاں بوی کے ذمہ تمام فریضے ہیں جو عیال
 کے ہوا کرتے ہیں وہاں قانون کے ذمہ بھی وہ تمام فریضے
 ہیں جو حکم یا سزا کے ہوا کرتے ہیں یا رکھو اور اس
 جتنے میں ہم سب برابر ہوتے ہیں اور کسی کو ذمہ نہیں
 دیکرنا چاہیے۔ اس کو عہدہ طلاق کے تمام علاج ذکر

أَلَا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا
 افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۖ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۗ وَ
 مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٢٢﴾
 فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّىٰ تَنْكِحَ
 زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
 يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ
 اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٢٣﴾ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ
 فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ
 بِمَعْرُوفٍ ۗ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لَتَعْتَدُوا ۗ وَ
 مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوا
 آيَةَ اللَّهِ هُزُوعًا ۗ وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا
 أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ
 وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٤﴾



کہ مرد اور عورت اللہ کی مقرر کردہ حد کو قائم نہ رکھیں گے تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دیا کر اپنا بیچھا چھڑالے۔ یہ اللہ کی حمد بنیدیاں ہیں۔ ان کا باہر نہ جاؤ۔ اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے وہی ظالموں میں شمار ہوگا (۳۷)

چل کر کوئی شخص اپنی بیوی کو تیسرا بیچھا کرے تو وہ کس کو حلال نہیں ہو سکتا۔ فقہ کا وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کے لئے بھرا اگر وہ اپنی مرضی سے اس کو طلاق دے تو اب کوئی گناہ نہیں کہ وہ پھر حلقاً کو دستہ کر لیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم رکھ سکیں اور اللہ کی حدود جنہیں ہم سمجھ لیں لوگوں کیلئے کھول کر بیان کیا (۳۸) اور جب تم عورتوں کو دوسرا طلاق دیکھو اور ان کی حد پوری ہو جائے تو انہیں حُرُنِ سَلوک سے روکنا یا خوش معاملگی سے ملنا کہ وہ مکر نہیں نکلتے کہ کبھی روکنے نہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو اللہ کی تمہارا

حد سے تجاوز کر جاؤ اور جنہیں اللہ کی حد سے روکنا چاہئے اور اللہ کے احکام کو منہنی اتق نہ بھولو اللہ کی عنایتوں کو یاد رکھو جنہم پر ہیں اور کتاب و حکمت کو جو اس نے تم پر اتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ نصیحت فرمادے اور خدا کا خوف ہر وقت پیش نظر رکھو۔ اور یقین میں جاؤ کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہی (۳۹)

اور میں اس بیوی کو تسلیم و منافی کی زندگی گزارنے کے متعلق کبھی کسی چیز پر رشاد نہیں دیتا، اگر تمہیں وہ طلاق دے لینے کے بعد بیچھا ملے ہو گا۔ کو بیچھا ہی نہیں ہے۔ اور تسلیم و منافی سے روکنے کے لئے ممکن نہیں تو نہیں جس سے بیچھا جائزت۔ یہ کہ عورت کو تو اور باہر سے مساست بل نہیں کرے۔ اور اگر دوسری طرف لینے کے بعد بھی بیچھا ہی کا خیال ہے۔ تو نہ ثابت خوش سلوئی تو شاید ہونا چاہئے۔ اس میں شریعت نے بیچھا کوئی اور چیز سے نہیں دیا ہے۔ یا بیچھا کو دیکھا ہے۔ اور بیچھا لینا یا بیچھا ہونا اگر وہ دیکھو کہ اللہ کی عنایتوں میں وہ اس طریق کا سزا دے گا میں نے۔ سزا اللہ کے لئے ہے اور اللہ کی سزا سے بچنا اور نہ اس کا کوئی نسخہ ہے۔ مگر میں اس سے نہیں بچ سکتا۔ صحت معافی ہے۔ یہ ممکن اور عورت کے لئے یہاں ہونا یا نہ ہونا کوئی حد ہے جو لڑکی ہوتی اور خاندان کے لئے یہ حد ہے۔ تو اس میں کوئی چیز نہیں کہ کوئی تمہارے پیش نظر صرف یہ اصول ہونا چاہئے کہ کوئی اور بیچھا نہ ہو۔ نہ لڑکھن کو بیچھا کا مقدمہ صرف یہ ہے کہ عورت مرد کے ہاں ایک خوشگوار اور دلچسپ زندگی پیدا ہو۔ یہ تمہارے لئے کہ ایک مرد اور ایک عورت خواہ مخواہ ایک دوسرے کے گلے کا بار ہو جائیں اور نہ یہ مقدمہ ہے کہ عورت کو مرد کے رحم پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ گئے اس کو دوسرا دیکھو کہ اس کا سوا سلوک کرنے۔ خوشگوار زندگی اس وقت بسر کرتی ہے جب میان بیوی میں ہمیشہ دلچسپی ہو۔ یہ باراد رحمت ہو۔ اور ایک دوسرے کی حاجت کا جذبہ دونوں کے دلوں میں موجزن ہو اور وہ دیکھو جب ایسی صورت حال پہنچے نہ ہو سکے۔ اور تم باطل بائیس ہو جاؤ۔ اور ایک دوسرے سے بیچھا ہو جائے ہر بہتر ہو۔ تو پھر اسے طلاق دے کر بیچھا کر دو۔ اگر اسے نہیں رکھنا ہے تو بیوی کی بیچھا رکھو۔ اور بہتر یہ ہو کہ سے پیش آو۔ اور اسے طلاق دے کر آزاد کر دو۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ
 أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
 ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
 الْآخِرِ ذَلِكَ أَرْكَاسُكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ
 يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ
 أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ
 الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِشْقُهُنَّ وَكَسْوَتُهُنَّ
 بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ
 وَالِدَةٌ بَوْلًا لَهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدٍ وَعَلَى
 الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
 مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَسْرَدْتُمْ
 أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَأَلْتُمُ
 مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

ملت اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ مدت بھی ختم کر لیں تو پھر انہیں اسے زرد کہو کہ وہ باہمی رضامندی سے مناسب طریقے پر کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لیں ان حکام کیساتھ تم میں ان کو نصیحت کرنا ہے جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ تمہارے بہت بگیزہ اور صفائی کی بات ہے اور اللہ بہتری کی راہ کو جاننا ہے اور تم نہیں جانتے اور ایمان اپنے بچوں کو پورے دو سال دود پلائیں۔ یہ مدت اس کی ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے۔ اور باقیہ پر فرض ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے پہننے کا مُطلقہ ہوئی حالت میں بھی مناسب انتظام کرے کسی شخص کو اسکی بساط بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔ ماں کو اس کے بچے کی جہ اور باپ کو اس کے بچے کی جہ، نقصان پہنچایا گیا اور یہی احکام سچوں کے دارالوقار عائد ہوتے ہیں پھر اگر باہمی رضامندی سے دوسرے دوسرے قبل از رو دودھ چھڑانا چاہیں تو اپنی کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلو تو تم میں بھی کوئی گناہ نہیں شرط ہے کہ تم نے جو کچھ دینا کیا تھا۔ وہ خوش معاہدگی سے ان کو دید اور ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور تعین جانو کہ اللہ تمہارا ان

اور اس کے راستے میں کسی طرح کی مشکلات نہ پیدا کرے۔ یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ زید بچہ کو آڑا کرے اور اس سے وہ زمین سلوک کرے جس کی وہ حقدار ہے۔ دیکھو۔ یہود کی طرح تم سے بھی یہودی خود غرضیوں اور نفس پرستیوں کی عورت ذات کی حق تعالیٰ نہ ہو۔ ہمیشہ خدا کا ڈر پیش نظر رکھو اور کلمات کو قلبی طور پر جانے رہو۔ کہ اللہ کو تمہارے دلوں تک کے ہمیشہ معلوم ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم کسی انسان کو دھوکا دے دو۔ خدا کو دھوکا نہیں دے سکتے پھر ان حکام کی ٹوٹی اور تقسیم کردہ اور تقسیم ہی پر کافرانہ تمہارا عمل ہو۔ اگر تم نے ان حکام میں مولود کو رکھ کر کسی بیٹی کی۔ یا تاویہت سے لایا۔ تو سمجھا جائیگا کہ تمہارا کیا ہے قرآن کا تفسیر اڑایا جو۔ اور اس تفسیر کی کستہ بڑی سزا ہوگی۔ ہر گناہانہ تم خود ہی لگا سکتے ہو ۳۱۔ اب اگر تم نے طلاق دیدی ہے تو عورتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اور ان معاملات میں ہرگز کسی طرح کی مزاحمت نہ کرو۔ وہ اپنی خوشی سے جہاں چاہیں نکاح کر لیں۔ کیونکہ وہ آزاد ہیں دیکھو تمہیں یہ بات کی جاتی ہے کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ اور پاکیزگی کا خیال نہ نظر ہو مطلقہ عورتوں کی گود میں اگر نطفہ چیتے چیتے ہوں۔ تو بچے باؤں کو لینے جائیں۔ تاکہ وہ انہیں دودھ پلائیں وہ مکمل دو سال تک پلانا چاہئے۔ اور اس دوران میں باپ پر فرض ہے کہ وہ ماں کو دودھ لینے کے لباس اور عورتوں کا بقصد دست انتظام کرنے بچے کے سلسلہ میں تو باپ کو انسان پہنچایا چاہئے نہ کہ۔ اگر سب رضاعت کے ختم ہونے سے پھلنے پھینانے دودھ چھڑانے کا فیصلہ کر لیں تو کوئی مانع نہیں اور اگر یہ مانع ہو۔ کسی عورت کو دودھ پلانا چاہئے۔ تو اس میں بھی سچ کی کوئی بات نہیں گواہی کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ان کو کچھ دینا چاہئے۔ بلاک نہ راست زید اور برصالت میں دلوں کے اندر خدا کا خوف رکھنا ہی اہم ہے اور

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٥٠﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذُرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٥١﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ
بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنُتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۖ عَلِمَ
اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذَكُرُونَهُنَّ وَلَكِنْ لَا تَوَاعِدُ وَهُنَّ
سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۗ وَلَا تَعْرِضُوا
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۗ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۗ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٥٢﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ
النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ
وَمَتَّعُوهُنَّ ۚ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدْرًا وَعَلَى الْمُقْتَدِرِ قَدْرًا ۚ



اعمال جو کر رہے ہو خوب کیجئے اور تم سے جو گونا گوت جائیں اور بویا
 چھوڑ جائیں انکی بویا کو چاہئے کہ وہ چار ماہ اور دس دن اپنی انکو نکاح سے روکے
 رکھیں پھر جب عدت پوری کر لیں تو تم پر اس کا ردائی میں کوئی گناہ نہیں
 وہ جائز طریقہ سے (نکاح کیلئے) کریں اور اللہ تمہارا اعمال سے پوری طرح
 باخبر ہے ﴿۳۶﴾ اور اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (عدت کے اندر) ایسی
 عورتوں سے شامۃ نکاح کا خیال ظاہر کر دیا پنے دل میں قصد نکاح کو پونہ رکھو
 کو معلوم ہو کہ تمہیں نکاح خیال ضرور آئیگا۔ لیکن مخفی طور پر ان کو کوئی وعدہ نہ لو
 ہاں جائز طور پر ان کوئی بات کہہ سکتے ہو۔ اور اس وقت تک عقد نکاح کا قصد نہ کرو
 جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ رہو کہ اللہ کو
 ان سب باتوں کا علم ہی جو تمہارا دل میں ہے۔ پس اس وقت سے بواور نفس جانو
 اللہ شہینے والا اور تمہارا عمل کرنے والا ہے ﴿۳۷﴾ تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو
 ہاتھ لگانے یا ان کو مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدے اور انہیں فائدہ پہنچاؤ مقدمہ والا
 اپنی حیثیت کے مطابق لے۔ اور نگہداشت اپنی حیثیت کے مطابق۔ یہ جس سلوک

پر بہر نگاہی کر۔ اللہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا
 اور جاننا ہے کہ تم میں سے کون کونسا ہی نہ ہو
 چاہئے اور دیکھو جو عورتیں سر پہ پہنچا یا نہیں
 اور دس دن تک عدت گزارنے کے بعد اپنے
 نکاح ثانی کا کوئی انتظام کرنا چاہئے۔ کیونکہ دورا
 ہی نکاح کر لینے سے جو دم شہرہ کی بے وقوفی اور
 اس کی ہی حیثیت میں فرق آتا ہے۔ نیز اس سے
 مستفید ہونے کا خیال ہوتا ہے اور اس سے زیادہ
 تک بوجہ بیجاری کو سرگ منانے پر مجبور کرنا بھی
 خلاف انصاف ہے۔ کیونکہ اس بیجاری کو روزانہ
 اور دیگر ضروریات زندگی کے واسطے حیران اور
 پریشان بننے کے لئے اس کے حال پر بے بسی
 کے عالم میں نہ چھوڑ دینا چاہئے۔ بلکہ اسے عمل
 اختیار دیا جائے کہ جو صورت اس کے لئے
 بہتر ہو۔ وہی اختیار کرے۔ اس کا ارادہ نکاح
 ثانی کا ہو۔ تو عدت گزار جانے کے بعد اس
 سے فارغ ہونے کی سلسلہ چلانی کی جائے۔ مگر
 کوئی بات چوری چھپے نہ جو۔ جو کچھ کو سنو۔
 ملائیے اور دستور کے مطابق نہ کر۔ تاکہ نہ غلط فہمی
 پیدا ہوں، اور نہ کوئی فتنہ بھڑاٹھے۔ عدت
 کی مدت ختم ہونے سے پہلے کوئی قول و قرار
 لینا نا جائز اور ضرر ہے +
 ﴿۳۸﴾ اس طرح میں عورتوں کی تہمت
 - سخاوت کو ملنے کے اصول بتائے گئے
 میں اور اپنے کار بند رہنے کا ایک زمین کا قلمو بنا
 دیا ہے۔ اور شاد ہوتا ہے۔ کہ فرزند کرے۔ کہ کسی
 نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ مگر نکاح کے بعد
 میں ہوی میں نہ زنا شرمی کا کوئی تعلق ہوا۔
 اور نہ عمر کی رقم مقرر ہوئی۔ اور شوہر طلاق لینے
 ہر کا مادہ ہو گیا۔ تو ایسی صورت میں چاہئے کہ
 مواضع سے مستفید کے مطابق جعفر فائدہ عورت
 کو پہنچا سکتا ہے۔ پہنچائے لو اگر عمر کی رقم نہ
 ہوگی کہ تو نصف رقم عورت کو ادا کی جائے۔
 اور اگر مرد اس سے زیادہ بطور احسان لے سکے۔

مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٧﴾ وَإِنْ
 طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
 لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ
 أَوْ يَعْفُوا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَإِنْ
 تَعَفَوْا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ۚ وَلَا تَسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
 إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٨﴾ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
 وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٩﴾ فَإِنْ
 خِفْتُمْ فَرِجًا لَا أَوْرُقًا ۖ فَإِذَا آمَنْتُمْ فَأَذْكُرُوا
 اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٤٠﴾ وَالَّذِينَ
 يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذُرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةٌ
 لِّأَنْزُلِ وَأَجْهَمٌ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ
 خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ
 مِنْ مَّعْرُوفٍ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤١﴾ وَلِلَّهِ طَلَّقَتْ

دستور کے مطابق ہو۔ نیک اور خوش معاملہ لوگوں کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے (۳۹) اور اگر تم انہیں چھوڑنے سے پہلے تعلق نہ ہو اور ان کا ہر مقررہ کچے ہر لوچا بیٹے، کہ اس کا نصف لے کر جو تم نے مقرر کیا تھا، لے کر یہ عورت خود سنا کر لے یا وہ شخص جسے تم نہیں نکاح کا سررشتہ ہے، معاف کر دے، اور اگر تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں کچھ کسر پر مان کرنے سے غفلت نہ کرو بیشک اللہ تمہارا اعمال دیکھ رہا ہے (۴۰) نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو، خصوصاً میرا نماز کی، اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب کا کھڑے ہوا کرو (۴۱) پھر اگر تم میں دشمن کا خوف ہو تو نماز پڑھ لو، خواہ پیدل یا سوار پھر جب تم میں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو جس طرح کہ اُس نے تمہیں تسلیم دی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے (۴۲) اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں جائے کہ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں فائدہ نہیں فائدہ اٹھا دیا جا اور پھر وہ سب نکاحاً چلے پھر اگر وہ خود بخود منحل جائیں تو انہوں نے جائز طور پر اپنے لڑکی کو چھو کیا تم پر اسے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور اللہ غالب ہے اُسے ہر بات کی حکمت معلوم ہے (۴۳) اور مطلقہ عورتوں کے

تو یہ اور نہ تھا ہے۔ ہاں عورت یا اس کا ولی خود۔ خود اپنی مرضی سے ہر کی رقم لینے سے انکار کر دے تو یہ ایسی ہی مرضی ہے۔ اور شاد ہوتا ہے کہ چونکہ نکاح کے معاملہ میں ہر کا ہاتھ بڑا ڈھکی ہوتا ہے۔ اسلئے انہیں چاہیے کہ ہر معاملہ میں فراخ دلی اور عالی شانگی کا ثبوت بھی ہی دے۔ انہیں۔ لوگوں، اخلاق اور نیکی کاری کے جو اصول تمہیں تسلیم کئے ہیں۔ ان پر آسان سے اسی وقت عمل کئے ہو۔ جب کہ ہر ہر مذہب کا عبادت کر وہ اور اس عبادت کا تمہیں اس سے شغف ہو، کہ اگر دشمن تم سے۔ ان جان لینے کے ہی دیکھتے ہوں۔ اور تمہیں ایک جگہ ٹھہر کر نماز تک بھی ادا کرنے کا ذمہ نہ ملے کہ تمہیں چاہئے یا نہ ہو، اس کے سامنے ہی میں نماز ادا کرو۔ ان چیزوں سے تمہاری اخلاق عاقبت بڑھ جائیں گی۔ اور ان تعلیمات پر جو تمام تر تقویٰ و طہارت پر مبنی ہیں۔ تمہارا دل آسان ہو جائے گا۔ لہذا نماز کو بھی اور کسی حالت میں بھی تقاضا نہ کرنے دینا چاہئے۔ اس کے بعد رات اور دن بایا۔ کہ دیکھو اگر عورت بیوہ رہ جائے۔ تو سستی کے وارثین کو بیٹے چاہئے۔ کہ اس بیماری کو فوراً کھر سے نکال کر کھڑے کریں۔ کہ کہ ایک سال تک تو اسے کھر سے مطلق رہنے دینا۔ اس کے بعد ہاں سدا کہ تقیہ نہ کرنا ہے اس کے بعد ہر بیوہ اور عورتوں پر ہر شخص کو چاہیے۔ کہ وہ اپنے دینے سے پہلے اپنی اہلیت کے حق میں اس قسم کی کوئی وصیت چھوڑ جائے۔ کہ کہ ایک سال تک اُسے گھر سے نہ نکالا جائے۔ ہاں عورت اپنی مرضی سے اگر کراں چھوڑ کر کیرجہ لے چلے تو کوئی سبب رات میں مائل نہ ہو۔ اخیر میں زیادہ باک عورتوں کے ساتھ خواہ وہ مطلقہ ہوں۔ یا بیوہ جس کو کہ سے پیش آنا نیکی کاروں پر عرض لارہا گیا ہے لہذا کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئے +

مَتَاءً بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٢٦﴾ كَذَلِكَ
 يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى
 الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ
 الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمْ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ
 اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
 لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٢٨﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلِمُوا أَنَّ
 اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٩﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
 قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعَّهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۗ وَاللَّهُ
 يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَكِ
 مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى إِذْ قَالَ لِلنَّبِيِّ
 لَهُمْ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ قَالَ
 هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۗ
 قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا



وقف لازم

بہر مند کرنا چاہئے پاکباز اور خوش معاش لوگوں کیلئے بیضروری (۳۲) سطح نقد اپنے حکام تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو (۳۳) آپ نے فرمایا کیا اپنے ان لوگوں کے معاملہ پر غور نہیں کیا جو موت کے ڈرے گھر وں سے نکل بھاگے تھے لائنہ ہزاروں تھے پھر اٹھنے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ (چنانچہ وہ مر گئے) پھر اپنے فضل و کرم پر انہیں زندہ کر دیا۔ بیشک اللہ لوگوں کو فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کے شکر گزار نہیں ہوتے (۳۴) اؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور یقین جاؤ کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے (۳۵) کوئی تہمت جو اللہ کو خوشدلی فرض دیتا ہے اللہ اس کے فرض کو کسی گناہ بڑھادے گا۔ اور اللہ ہی سزا دیتا ہے اور وہی قاضی عطا فرماتا ہے اؤ (راوی کھوا) تمہیں آخر ہی کی طرف جانا ہی (۳۶) کیا اپنے اس قدم پر غور نہیں کیا۔ جو نبی اسریل کی عمت کو موسیٰ کے بعد پیش آیا جب انہوں نے اپنے نبی کو کہا کہ ہمارے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کے راستے میں لڑیں۔ اس نبی نے کہا کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو۔ کہنے لگے۔ کیا وہی ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں حالانکہ ہم اپنے شہر و

۳۲۔ اس کو ع میں سوسہ بیان کو پھر کو ع چھپنے کے مضمون کی طرف پھر گیا جو جہاں سے یہ سوسہ مضمون شروع ہوا تھا۔ اور جہاں کا حکم دیا گیا تھا۔ مضمون کسی ایک۔ سوالات اٹھے جن کے جوابات دوسے ذکر کئے۔ اور پھر اس کو ع میں بنی اسرائیل کی ایسا عبرت انگیز مثال بیان فرما کر واضح کیا گیا۔ کہ جب کسی قوم میں انفاق کر دیا۔ بزدلی اور جہالت پیدا ہو جائے۔ تو وہ مسموم ہوتی ہے۔ ہوش ہٹا دیا کرتی ہے۔ اور اگر وہ پھر اپنی حالت کو درست کرے۔ اور کروڑوں کو دودھ کر دے۔ تو پھر کاسیالی آ کر اس کے قدم چوسنے لگتی ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کی ایک دفعہ اس قدر کردار حالت ہو گئی تھی۔ کہ ان کو منافقین نے شہروں سے بھی نکال باہر کھڑا کیا تھا۔ حالانکہ تمہارا دی۔ روستے یہ لوگ اپنے منافقین سے کیسے بڑھے ہوئے تھے۔ مگر موت کا ڈر ان کے دلوں پر اس قدر طاری تھا۔ کہ تمام ذلتیں گوارا کرنے اور جہاد سے کوسوں بھاگتے۔ ہانا تا جب پانی سے مرے گا گیا۔ ہونا اسے چند ماہ سے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ: یہ ہم جہاد کرنے پر بائیلے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے پامس دے جہاں سردار مقرر کر دیں۔ تاکہ اس کی قیادت میں ہم اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ ان کے نبی نے کہا کہ بزدلی اور نافرمانی تمہاری گھٹی میں بڑھی چلی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا جائے۔ تو شاید تمہاری قوم اس کے لئے تیار نہ ہو۔ اؤ پھر تمہیں خواہ مخواہ اور بھی ذلیل ہونا پڑے وہ عرض کرنے لگے، کہ اس سے بڑھ کر اؤ کیا ذلت ہو سکتی ہے۔ کہ ہمہاں اپنے مسکونہ گھروں سے بھی نکال دیا گیا ہے اور ہم ذلیل ہیں۔ یہی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہم ضرور اوس کے وارڈ کر دیں گے۔ اس پر ان کے

مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَانِنَا ۖ فَلَمَّا كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالَ
 تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٧٧﴾
 وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ
 مَلِكًا ۗ قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ
 بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۗ قَالَ إِنَّ
 اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ
 الْجِسْمِ ۗ وَاللَّهُ يُؤْتِي مَلِكًا مِّنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ
 وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٧٨﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ
 أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ
 مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۗ
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٧٩﴾
 فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ ۗ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
 مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ۗ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۗ



سے نکالا گیا اور اولاد علیحدہ کر دیا گیا ہے لیکن جب ان پر بنا دفرض کیا گیا۔ تو چند لوگوں کے بسوا سچے پھیر کر بھاگ گئے۔ اور اللہ بھی ان فرماؤں کو خوب جانتا ہے اور ان سے کہنے والے لکھا کہ تو اسی اللہ نے ظالمت تمہارا بادشاہ کر کیا ہے کہنے لگے بھلا آہ ہم پر کیونکر حکومت کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ہم اس پر یا حکمرانی کے حقدار ہیں اور اُسے تو مال و دولت کی وسعت بھی حاصل نہیں رہی ہے کما کہ تم میں سے اللہ نے اسی کو منتخب کیا ہے اور اُسے علم کی فراوانی اور جسمانی طاقت عطا کی ہے اور اللہ تو اسی کو حکمرانی عطا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔ اور اللہ بڑا وسعت بخشنے والا ذی علم ہے اور اُنکے نبی ان سے کما کر دیکھو طاقت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارا پاس وہ صندوق آجائے گا۔ جس میں تمہارے تمام جمعی کا سامان ہو گا اور وہ نقیبہ شیلیا بھی جو الہی مونی اور الہی ہارون چٹو گئے تھے تمہیں مل جائیگا اور اُسکو فرشتے اٹھا ہوں گے۔ یقیناً تمہارے اسی ایک بات میں نشانہ ہے جو اگر تمہیں پر ایمان ہو پس جب طاقت لشکروں سمیت چل کھڑا ہوا تو اس نے کما کر اللہ ایک نہر کے ذریعے تمہارا امتحان لیز والا ہے پس جس کسی نے سے پانی پیا وہ میری جماعت سے

نبی نے کہا کہ تمہارا طاقت کو تمہارا سردار مقرر کرتا ہوں۔ جاؤ۔ اس کی سمیت میں تھا۔ لڑو۔ طاقت ایک جہاں عالم اور ہائل بزرگ تھے اور تین دوش کے نو تیرے ہم بیماری بجز ہم جو اُس کے پاس تھے تو وہ کمال ماسمے فریب یہی نامید ہے جو اس قدر مخلصانہ در خواست کر رہے تھے۔ کہ ہمیں اُسے کی اجازت دیجیئے۔ ہم ہر طرح تیار ہیں۔ کہنے سے۔ واہ! آپ نے خوب دیکھا کیا ہے۔ ایک ایسے شخص کو ہم پر سوا دفرض کر دیا ہے۔ جس بھاریے کے پاس ایک کوڑی تک تسبیح نبی نے جواب دیا۔ بھلے فسور! جب ہم میں سب سے زیادہ بڑھا چکا ہے۔ اور جانی طاقت میں بھی کسی سے نیچے ہیں۔ تم سب میں سمراسی کے زیادہ قابل نہیں ہے۔ دیکھو اگر تم نے اسے سردار تسلیم کر لیا۔ تو وہ صحت و قوت میں حضرت موسیٰ کی یادگار بننے مشایخ تھیں۔ اور بادشاہ تھا۔ اسے پاس جا آ یا تھا۔ اور بادشاہ نے تمہارے مخالفین نے تم سے چھین لیا ہے ابھی تمہیں وہ اس میں جا۔ لے گا۔ اور یہ سب ایک ایسے صحیح خاطر طبقے سے نہیں جس نے کما کر تم کو بچھ کر دمگ رہ جاؤ گے۔ تب نہیں جائز وہ لوگ اس بات پر آمادہ ہوئے۔ کہ طاقت کو انہماک و ارادت زوریں۔ صحت اس کو رخ میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت الہی کسی قوم کے شامل حال اس صورت میں ہوا کہ وہ اور اسے تعلیم و مشائخت کے کون ہو گا کی پروا کرنے اور ضمیر و استقامت کے کون استقامت میں کامیاب ہونے کے بعد عزت پلا کرتی ہے۔ اور اگر اس جماعت پر سردار قوم کی فوری پوری اتماخ ذکی جانے۔ تو قوم کی دھاک بندھتی ناممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب ہر کوئی اس کو کہ حضرت طاقت لوتی تیرت میں لے کر میدان جنگ کرے۔ تو راستے میں انہوں نے یہ آزمانا چلا کر آیا ہے

وَمَنْ لَمْ يَطْعَمَهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً
 بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ
 وَجُنُودِهِ ۗ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلِقُوا اللَّهَ
 كَمِ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةٌ كَثِيرَةٌ بِإِذْنِ
 اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٢٠٦﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ
 وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ
 أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٠٧﴾ فَهَرَمُوهُمْ
 بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاتَّخَذَهُ اللَّهُ
 الْمَلِكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ
 اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَ
 لَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٠٨﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ
 نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠٩﴾

نہ ہوگا۔ اور جو نہ پئے گا وہ میری جماعت میں ہے۔ ہاں اپنے ہاتھ سے چلو ہر

دہلی اپنے میں کہ پہنچ ہمیں پھر اس سے چند لوگوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ پھر

جب حالات اور اس کے ایسا ہندو اس قسمی نہر کے اس بل رہو گئے تو زانفرانی کی زبواں نے

کہا کہ ہم تم قریب حالت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی آج طاقت نہیں۔ وہ لوگ (قیامت

کی اللہ کی طاقت اور نیکائیں رکھتے تھے کہ نہو گئے کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو

حکم الہی سے بڑی بڑی طاقتوں میں غالب آئیں اور اللہ ہرگز نیکوں کے ساتھ ہے ﴿۱۸﴾ اور جب وہ

حالات اور اس کے لشکر کے مقابلہ پر آئے۔ تو کہنے لگے۔ اے ہمارے رب! ہمیں عطا کر اور

ثابت قدم رکھ اور کافروں کو نصرت فرما ﴿۱۹﴾ پس انہوں نے اللہ کے حکم سے نہیں شکست

دی اور داؤد نے جاؤت کو قتل کیا۔ اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا

فرمائی اور جو کچھ اچھا یا سکا یا اور اگر اللہ انسانوں کے ایک روز کے فیصلے دوسرے

گروہ کو ہٹاتا نہ رہے تو البتہ زمین میں فساد پھیل جائے۔ لیکن

اللہ کائنات پر فضل کرتا ہے ﴿۲۰﴾ یہ اللہ کی آیتیں ہیں۔ جو ہم صحیح صحیح

آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں اور بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں ﴿۲۱﴾

لکھنے سے حکام کی بیرونی کرتے ہیں یا نہیں
لہذا انہیں حکم دیا گیا نہ کہ خواہ تمہیں کسی ہی
چاہا سگے راستے میں پانی نہ پینا۔ دیکھو ایک
نہر سے لگی۔ جو کون اس میں سے پانی پینا
لے گا۔ اس کو اس جماعت سے عیب دہا کر دیا
جائے گا۔ مگر جب وہ نہر آئی تو اکثر نے
اس میں سے پانی پیا۔ اور حکم کی خلاف ورزی
کی۔ وہ پانی ان کے لئے اس قدر خراب ثابت
ہوا۔ کہ سب بیمار ہو گئے۔ اور ان میں جنگ کی
آب تو ان سے نہ رہی۔ دیکھو اے مسلمان! تم بھی
اپنے میر جماعت کی حکم مدد لی کرو گے
تو اسی طرح قبیل و خوار ہو گے۔ یہ تھے تمہارے
لئے دوسری عبرت ہونے چاہئیں مگر کہتے
ہو پانی ان کے پاس۔ یہ سیکھا۔ تو سید کی طبع میں خفا
ہو گئے۔ پھر دیکھو۔ وہی چند لفظ جنہوں نے
حضرت طاہرات کی مناجات میں پانی نہ پیا تھا
جنگ کرنے کے قابل رہے۔ چنانچہ انہوں
نے مکر جنت بنا دی اور کہا کہ تم توڑنے نہ رہے
کو تیار رہنا اور اگر جو مخالفین کے مخالف ہیں وہی
تعداوت کرے گی۔ مگر جن کے ساتھ حضرت
آئی ہو۔ وہ تعداوت میں کم بھی ہوں جب بھی
کامیاب ہو جائے کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے غلظت
سے یہ دعا مانگی۔ کہ اے اللہ! ہمیں شکست
سپنے کی تو لیں غلظت کا جنگ میں ثابت قدم رہے
اور اپنی خاص عنایت سے اپنے دین سے
دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ پس جب پہنچا انکو
کے صحیح عقاید پر آیا۔ اور ان کے خیر و صلاحات کو
بھی یاد کیا۔ تو انہیں کاسیانی عطا کی ۰

دیکھو سداؤں بتا رہے ہیں یہی

یہی رہے۔ اور صاف کی ذہنیت بھی دور نہ ہو۔

کہی گئی اگر خدا ہے ایک بندوں کی تہذیب و تمدن

کو قوت دے گا ہر ہرگز انہوں پر مسلط نہ کرے۔

تھوڑے دنوں میں دنیا پرانے ہو چکا ہے

دیکھو! جادو کے ہلام تمہیں مفضل بنا دے

گئے ہیں ان میں کوتاہی نہ ہو ۰

وقف لإزالة
الجبعة العارفة ٣

تِلْكَ الرُّسُلُ فَطَلَّابِعَظْمٌ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ

مَنْ كَلَّمَ اللَّهَ وَرَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ وَأَتَيْنَا عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَنِيَّةِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ، وَلَوْ
شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا
جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فِيهِمْ مَنْ آمَنَ وَ
مِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا ، وَلَكِنَّ اللَّهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا
رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَّةٌ
وَلَا شَفَاعَةً ، وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ
وَلَا نَوْمٌ ، لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ، مَنْ ذَا الَّذِي
يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ، وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ



یہ سب اس میں جن میں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی، انہیں سے بعض ایسے تھے
 جنہوں کو اللہ ہم پر کلام ہوا اور بعضوں کو نہیں کئی راؤ بلند دے دئے۔ اور وہی ابن مریم کو
 ہم نے کھلے کھلے مقرر دئے اور جبریل سے انکی تائید کی اور اللہ چاہتا تو لوگوں ان
 پیغمبروں کے بعد جبکہ ان کے پاس واضح حکام کچھ تھے۔ ایک دوسرے نہ لڑتے لیکن
 (باوجود اس کے) لوگوں میں باہمی اختلاف پیدا ہوا تو انہیں بعض تو ایمان پر قائم رہے
 اور بعضوں نے کفر کا طریق اختیار کیا اور اللہ چاہتا تو یہ لوگ ایک دوسرے سے لڑا کرتے
 مگر اللہ چاہتا ہی کہ نہ لڑتے (۱) ایسے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دکھایا ہے اس سے
 کچھ حصہ (اللہ کی راہ میں) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ وہ دن آجائے جس دن تو غریب
 فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئیگی اور سفارش اور انکار کرنا ہی ظالم ہیں (۲)
 لوگو! اللہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وحیِ قیوم ہے۔ اُسے نہ لو گھاتی
 ہے اور نہ نیند آسمان اور زمین میں کچھ ہے نہ سب اسی کا ہے کوئی، جسکی اجازت کے
 بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر کے لکھو کہ جو کچھ لوگوں کے آگے ہو اور جو کچھ ان کے
 پیچھے ہو اللہ کو مستطعم ہو اور لوگوں کے ظلم میں سے کسی چیز پر عادی نہیں۔

اسے خدا کا نام نے بھی گنہگار نہ
 نہیں اور ہمتوں کے قصے سن لو۔ ان میںوں کو ہم نے
 اپنی بارگاہ میں منیت بخشا ہے عطا کر کے دنیا میں
 اس واسطے بھیجا تھا۔ کہ لوگوں میں جو آیتا رہی وہی
 اتفاقات تھے۔ ان کا فیصلہ کے سب کو
 ایک طریق کار پر لگا دینا یا کسی بہت و کجائت
 پیدا کر دی، جتنا کچھ ہمیں نے اپنے فریق منہی کا
 چہن درجہ ان کا کیا۔ مگر لوگ اپنے اپنے اعتقادات پر
 اڑے ہوئے بہت تھوڑے دن نہیں پڑا ایمان
 لائے۔ اور اگر یہ دور تھے کہ اگر ہم چاہتے تو
 انسان کے اندر پاؤں سے طرح بالندہ کر کے بند
 جھورنا دیتے کہ وہ ایمانی کا کوئی کام نہ کر سکتے۔
 پھر نہ ہی کچھ کی ضرورت پڑتی اسد انکی
 اعتقادات ہی رد ہوتے۔ مگر ہم نے انسان کو بند
 جھور نہیں بنایا۔ بلکہ اُسے پسلی آواز دی کہ
 چاہے۔ اس نیک و بد میں تیز کر کے کو نہیں
 رہا۔ اور وہ خط و نصیحت کرتے اور رشد و ہدایت
 کے راستے بنا دئے کہ رسول و پیغمبر کے
 (۳) - پچھلے دور میں جہلو کی عادت کو
 ایک قصے کے ذریعہ واضح کیا گیا تھا اور تباہی کا
 جو بیگانہ میں پہنچنے والے اس شریر اور درشت
 کے خلاف لشکر مارا جس جلد کر کے تباہی کا
 انتقام ہی نہیں ہ سکتا۔ شہسلاؤں کی توہم جو
 حکم پر ایمان سے لڑنے کی عادت کرائی تھی اس
 کو کشتہ تباہ کیا ہے کہ جلد میں ہمت کے گامیل
 ہر گھنہ کی نسبت تک نرفا نرفا ہر نفسا زہات جلد
 میں لے لیں کہ مستعد۔ اللہ عروہ میں ارشاد فرماتا
 ہے کہ ہم دنیا میں فرسار و شرمیں لکھنا ہوا تو یہی
 جو لوگ اس طرح فرسار میں پاتا مال ہاں خرچ کر دیں
 وہ قیامت نہت مائل کر لینگے۔ اور جن لوگوں نے
 جلد کے واسطے مال و جان خرچ کرتے ہیں ان کو
 کام لیا۔ وہ آخرت میں پتائیں گے۔ لوگو! آخرت
 کے سعادت کو اس دنیا کے سعادت پر عمل نہ کرو
 والو! تو فریب اور دوستی سفارش ہو کام نہ لیں
 کیونکہ اللہ کی ذات ملامت ہے۔ وہ
 سب کے مال حالات سے واقف ہے اور اللہ بہت
 اعلیٰ علم میں ہے۔ نیز خدا کی ذات ان تمام صفت

إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ
 وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ لَا
 إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ
 فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
 بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
 عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ
 الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ هُم
 الطَّاغُوتُ ۖ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ
 أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ أَلَمْ تَرَ
 إِلَى الَّذِينَ جَاءَ إِبرَاهِيمَ فِي رِيَّةٍ أَنِ اتَّهَمَهُ الْمَلِكُ
 إِذْ قَالَ إِبرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ قَالَ أَنَا
 أَحْيِي وَأُمِيتُ ۗ قَالَ إِبرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالسَّمْسِ
 مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي



وقف لازم

الایہ کہ جسے حق علم رکھ دیتا ہے اور اس کا تخت حکومت اس آسمان زمین کی وسعت پر چھایا ہوا اور اس کی حفاظت اس کے انہی گزرتی اور وہ بڑی ہی مہربان اور رحیم ہے ﴿۵۵﴾ دین کے آئینہ زہرا کی نسبت بلاشبہ ہمت کی راہ گمراہی نمایاں ہو پراگن ہو گئی ہے پس حج شخص شیطان کا نثار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے۔ اس نے حقیقت ایک ایسی شخصیت کو پہچان لیا جو گھڑ ٹوٹنے والی نہیں لہذا اسے اسرار قائم ہو گیا اور اللہ تمام باتوں کی سنتا اور ارادوں کو جانتا ہے ﴿۵۶﴾ انسان لوگوں کا دوست ہے اور ہر ایمان آئینہ زہرا کی نسبت اس کی روشنی میں آتا ہے اور وہ لوگوں کو نیکوئی اور ہمتیا کو بہن شیطانیہ کو دور نکال دیتا ہے کی روشنی تو نکال کر لکھی تار کیوں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں اور یہ پیشہ دوزخ میں ہیں ﴿۵۷﴾ کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے اسے اس کے پروردگار کے بار میں منکر کیا (اور اسے بھی) کہ اللہ نے اسے کو باوجود شانے رکھی تھی جب ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو انسان کو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو اس نے کہا۔ میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ تجھا۔ اللہ تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تو مغرب کی جانب سے نکال کر دکھا پس یہ بات نکر، و کافر کا بکا بکا

وہ خاص و جزوی مشاغل ہی پاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مسوول کی مشاغل سنو اور ان کو ملنے پڑے پھر جو رہتا ہے اور شاہد ہے اسے اگر نہیں ہو تو ہندو متھ کر کے خیال سے انہیں کسی گروہ یا پت کے میں مشاغل کرنے کی مہارت دی تو یہاں پہ ہے۔ وہ حقیقت ہمیں اس کی منعت نہیں ملدہ انصاف مہربان ہی نیک عمل قائم رکھنے کو کہتے اس پرانا میں گئے ہیں اور وہ کوسوں کے معاملے میں ہم کو پرکھتی ہے جنہیں کرتے۔ ہدایت اور گمراہی کی دنیا اور شیخ کوئی نہیں ہے جس شخص کے ساتھ ہے وہ کوشش ہے کہ اگر وہاں ہے۔ تو ہدایت قبول کرے اور اگر چاہے تو کو اختیار کرے۔ انہوں میں انسان پائل انسان اور خود کو باقی بلاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو چاہتے ہیں آتے اور کفر و مشرک کی بلاتے ہیں انہی کو کہتے ہیں وہ تصدیق میں کامیاب ہو گئے اور کسی طرح کی دشمنی دلائل میں گئے یا دیکھو ہم تمہاری باتوں کو سنو اور تمہارا دل کے ارادوں کو خوب جانتے ہیں۔ اگر ظہور میں تو نیک عمل کرے۔ تو بڑی مہربان ہے اور دیکھو ہر لوگ ہمت اور حکم پر عمل کرتے ہیں ہم جہاز اکل و پھان کرتے ہیں۔ میں تمہارے گروہ میں ہوں تاکہ نصیب دلاں میں ہی ہوں تو ہم لوگ سے لڑائی کرتے ہیں اور ہدایت سے بچاتے ہیں ہر کس کے وہ لوگ جو ہمارے حکام اور ہدایت کی پروردگار نہیں کرتے وہ ہر وقت شیطان کی نسبت میں رہتے ہیں۔ جو کسی وقت میں آنا کہ جھگڑا نہیں ہو جاتا۔ ایسے لوگ کہیں جس اتفاق سے سیدھی راہ پر آسکیں اور شیطان ہم سے نہیں پڑا تو میرے راستے پر ڈال دیتا ہے میں کہہ کر کہ وہ رخصتی میں ہی ہیں تو شیطان انہیں سن کر فریاد کر دیتا ہے اور تانیکہ کی ہدایت میں لوگ کہہ جاتا ہے کہ یہ کسی کو ہمت نہیں دلا دینے کا اندھن بنے ہیں جہاں ہفت نہیں لایا ہوا گا۔

كَفَرُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٠٦﴾ أَوْ كَالَّذِي
 مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوسِهَا، قَالَ أَنَّى
 يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ
 ثُمَّ بَعَثَهُ، قَالَ كَمْ لَبِثْتَ، قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ
 يَوْمٍ، قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ
 وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ، وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ
 آيَةً لِلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ
 نَكْسُوهَا أَحْيَاءً، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ، قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠٧﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي
 كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى، قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنُ، قَالَ بَلَى
 وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي، قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ
 فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
 جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا، وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ

رو گیا اور اللہ دوسرے کمالوں کے ہر اہت نہیں دیکر اتنا یا اپنے اس شخص کے
 واقعہ غور نہیں کیا، جو ایک تباہ شدہ گائوں کے پاس گزرا جسکی دیواریں جھینوں پر گری
 پڑ تھیں اور انھیں کھینچ کر ہڑکا۔ اللہ اس پر ہشاد گاؤں کو کس طرح رو باز یا پاک کر چکا ہے
 اللہ اس سوالی تک کہ رکھا پھر زندہ کیا (اور) پوچھا کہ کتنا عرصہ تم اس حالت میں رہے گے؟
 ایک دن کا کچھ حصہ بلکہ نیا نہیں تو سو تک رہا ہو۔ اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھو
 گلی سڑی نہیں ہیں اپنی گھبے کی طرح بھی نظر کر دینے کبھی سٹھی گیا گیا ہرانا کہ پھر لوگوں کے
 واسطے ایک نشان بنائیں اور گھبے کی ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ کس طرح ہم انہیں جڑتے ہیں پھر
 رکھیں، ان کو گوشت پہنا تے ہیں پھر جب ایک بات اس پر شکا را ہوگی تو کوئی لگانے
 اجاب اللہ ہر بار پورا ہے اور پھر اس واقعہ کو بھی یاد کرو جب ہم کو کہہ میری
 مجھے دکھاؤ کس طرح مردوں کو زندہ کر لگا فرمایا کیا مجھے اس پر ایمان نہیں۔ عرض کیا
 کیوں نہیں ایمان تو ہی لیکن المینان قلب طاہر ہوں پھر فرمایا کوئی سوچا پروردگار کیوں
 انہیں اپنے آپ سے مانوس کر لو پھر انہیں کا ایک ایک مختلف پہاڑوں پر کھڑے پھر
 انہیں لٹاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان کھو کر اللہ غالب اور

اور ان کے زلزلے کے نظارہ ادا شاہ کا واقعہ اپنے پیش نظر
 رکھو جب دنیا میں خدا پرستی کا نام نہ رہا تھا اور کون
 بہت پرستی، نفس پرستی، انسان پرستی اور اللہ پرستی
 کا تقاضا تھا۔ جب انعام غنا، ہی کوئی کھول
 چکے تھے۔ اور دنیا پر طاقت، دولت کی حکومت
 ہی تو دعوت چاہتے تھے جن کے نام پر ہم نے کثرت
 نامی سن اور تالیق و عمرات سے بے پراہن اور کس
 رت کو چوک، ثابت مغرور تھا اور اللہ شاہ
 تھا خدا کا فرمانہ دیتے اور صرف اللہ کی جلوت
 کرتے تھے دعوت دی۔ اسے جو کس جھٹلیاں
 کیں۔ اور جن کے نظارہ کو براہ سہ کئے رو لکھا۔ و باقی
 عالم کے ذوق، رہنمائی پر۔ مگر کیا ہی ایمان کو اپنی
 حفاقت میں لیا؟ کیا۔ واقعہ نہیں کہ وہ دشمن کا
 ہار گیا تھا، کہے، اور کیا ان کی آواز ہم نام پنا
 کی توں سے ایک نہ تھا؟
 تم بھی سناؤ جو اس کے واسطے ہے ہر ماہ
 کہ دعوت وسیع جن کھینچ کر رہے ہو جاؤ خدا کا
 پیارا اور نظام سوزو۔ اپنی جان اپنا دل دولت
 اپنا تمام جانت ہاری، ماہ میں قرآن کو دیکھو
 تم پر اپنا کس طرح اپنے جہاد میں کامیاب ہو گے
 حوت کی زندگی بسر کرو گے اور اللہ کلاؤ گے کسی
 طرح ہر اس میں کا واقعہ ہی تیرے بعد لیا گیا
 جبکہ اللہ نے بیت المقدس کو ہار دیا اور ان کو ہار
 اور ان کی قوی زندگی کو کامیاب کر دیا تھا۔ جو کلاؤ
 ہارہ مستی سے باطن خوف ہو چکے تھے۔ دوسری
 قریم اپنے منہ سے ہر تہ اور انہوں نے ہر اس میں
 حالت قابل ہر نامی۔ اس وقت ہر ایک ایک پتہ
 نے قوی، اللہ نے حالت اور بیت المقدس کی پرانی
 کو دیکھ کر کہا۔ کہ نہ لیا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ شہر
 اور وہ صبح آباد ہو جائے۔ اور میری قوم جو مال
 مردہ اللہ کا ہو چکی ہے دوبارہ زندہ ہو۔ اور اللہ
 ہر عورت اور مرد کی زندگی حال کرے؟ ہمیں اپنی
 میں جہاں تھا اس پر موت طاری کر دی۔ اور ہر
 ایک سوال بعد اس دوران زندہ کیا۔ اور پوچھا کہ
 بھلا تم کتنے عرصے یہاں کتنے لاکھ آدمی
 ایک دن گزرا ہو گا۔ پہلے کیا۔ ایک دن نہیں۔
 تم سوال میں یہاں سے بڑے تھے ہزار اپنے کھانے
 پینے کے ہتھیار تو دیکھو کہ اس طرح جنوں کی توں
 چلائی ہیں۔ اور دیکھو کہ تمہارے گدھے
 کی ہڈیاں کس طرح بھری پڑی ہیں اب ہر انہیں تر



عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٥﴾ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ
 سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ ۗ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
 وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٦﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۖ لَهُمْ
 أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
 يَحْزَنُونَ ﴿٦٧﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
 صَدَقَةٍ يَتَّبِعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى ۖ
 كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ
 فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۗ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى
 شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٩﴾

حکمت ہے جو کہ ان لوگوں کی شانِ احسان کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں

اسی جی جیسا کہ آج کا ایک دن ہے جو جس کے ساتھ خوشے پیدا ہوں ہر ایک خوشے میں

دائے ہوں اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے و اللہ بڑی وسعت اور بزرگ

دعوت والا ہے وہ لوگ احسان کی راہ میں اپنا مال دولت خرچ کرتے ہیں پھر

خرچ کرنے کے بعد نہ افسان جیتتے ہیں اور نہ دکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو

ان کے رب کے پاس اجر ملے گا اور ان پر نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا اور نہ

غم کھائیں گے خوش کلامی ہے جو اپنے دین اور دولت کے واسطے جو کہیں بھی

جس کے لئے پہنچایا جاوے اللہ بڑے نیا اور بڑا دار ہے ایمان اور اپنے

صداقت و شہادت کی طرح ان کو وہ پہنچا دے جو خزانے مال و دولت لوگوں کو

کے لئے اور جو ملے خرچ کرتا ہے و اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ یوم آخرت پر اتقنا اور

سوائے شخص کی مثال ایسی ہی کہ ایک چٹان ہو جس پر بڑی بڑی مٹی ہو پھر جب پل زلزلہ

کی باڑیں ہوتی ہیں ایک چٹان کے پھاڑا بیٹھتا ہے انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ

ہاتھ نہیں لگے گا و اللہ ناشکر کی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا

سلفین ہر وقت دان پر گزرتا ہے پست چیزا کرتا رہا
صحیح و صلاح سے ہوتے ہیں پھر ان کے لئے
دیکھا اور ان کے لئے پکارا خدا کہ ان کے لئے کہ ہر بات پر
قدت تامل حال ہے لے لے کر گزرتا ہے وہیں
اسے سننا دانا اگر ہر ایک شخص کو سوال بکھر گئے
کے لئے اور نہ خدا کرتے ہیں اور اس کے سوال کے
سے ان کے لئے کو وہاں اس کی آنکھوں کے سامنے
ہو گیا اور کچھ سوچ کر کہتے ہیں کہ ہاں نہیں تو کھاتے
مقدور میں کامیاب نہ تھی ہر وہ لے لے شان قوم
کو نہ تھے ہمیں کرتے پھر اس طریقت کا وہ واقف تھے
جوابیہ کو نہیں کیا ایسا ہی راہ سے ہم نے انہا
کی کہ پانچوں نے لے اپنے قصہ سے و کذا کہ تو
مردوں کو کہیں نہ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
چاہتا ہوں جس کے لاکھ ہزار سے لے لے لے لے لے
ہاں و جہاں ہے انہا میں تو نے کہ لے لے لے لے لے لے
پہلے اور کذا اور کذا لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
اور کذا لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
بتوں کے کہ ہیں ہر جہاں ہے لے لے لے لے لے لے
ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے
ہاں ہے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
میں شکر کرنا ہے کہ کس طرح حال میں رہیں
ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے
ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے
ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے ہر جہاں ہے

حکمت ہے جو کہ ان لوگوں کی شانِ احسان کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں
اسی جی جیسا کہ آج کا ایک دن ہے جو جس کے ساتھ خوشے پیدا ہوں ہر ایک خوشے میں
دائے ہوں اور اللہ جس کیلئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے و اللہ بڑی وسعت اور بزرگ
دعوت والا ہے وہ لوگ احسان کی راہ میں اپنا مال دولت خرچ کرتے ہیں پھر
خرچ کرنے کے بعد نہ افسان جیتتے ہیں اور نہ دکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو
ان کے رب کے پاس اجر ملے گا اور ان پر نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا اور نہ
غم کھائیں گے خوش کلامی ہے جو اپنے دین اور دولت کے واسطے جو کہیں بھی
جس کے لئے پہنچایا جاوے اللہ بڑے نیا اور بڑا دار ہے ایمان اور اپنے
صداقت و شہادت کی طرح ان کو وہ پہنچا دے جو خزانے مال و دولت لوگوں کو
کے لئے اور جو ملے خرچ کرتا ہے و اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ یوم آخرت پر اتقنا اور
سوائے شخص کی مثال ایسی ہی کہ ایک چٹان ہو جس پر بڑی بڑی مٹی ہو پھر جب پل زلزلہ
کی باڑیں ہوتی ہیں ایک چٹان کے پھاڑا بیٹھتا ہے انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ
ہاتھ نہیں لگے گا و اللہ ناشکر کی کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ
 اللَّهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا
 وَابِلٌ فَاتَتْ أَكْطَافَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ
 فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٥٦﴾ أَيُّوْدُ أَحَدُكُمْ
 أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ
 الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَةٌ ضِعْفًا ۗ فَاصْبَابُهَا عَصَارٌ فِيهِ
 نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ
 تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٥٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
 مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۚ وَلَا
 تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا
 أَنْ تُغِضُوا فِيهِ ۗ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٥٨﴾
 الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۗ وَاللَّهُ



اودان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کیلئے اودانوں کے
تقویت پہنچانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اس باغ کی مانند ہے جو بلند جگہ پر واقع ہوگا اور پھر لوہے
بازن ہو تو دنیا حاصل آتا ہے اور اگر بازش ہو تو اوس جی کافی ہے۔ اواللہ متبتدا اعمال
کو دیکھو کہ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ وہ مجبوروں اور انگوٹوں کے
ایک ایسے باغ کا مالک ہو جس کے نیچے نہریں بہی ہوں اس میں اس کیلئے ہر قسم کے
میسے و میٹھا ہوں اور وہ اسی حالت میں بڑھا ہوا جائے اور اس کے بچے کمزور و
نا توان ہوں پس اپنا تک تیز زندہ ہو جائے پس آگ ہو اور اوس کا باغ جلا جائے
اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کو عمل قبول کرے یا نہ کرنا ہو تاکہ تم غور و غما
کو روئے اللہ اپنی مالک مانی میں اودان و حلال شایا میں جو ہر تمہارا اور جن
پیدا کی ہیں ہماری میں خرچ کرو اور ناقص و ناپاک چیزیں اپنی کار آمد نہ کرو کہ
ایسی چیزیں ہی دیکھو۔ حالانکہ تم ایسی چیزیں (دوسروں کو خوش رکھنے کیلئے قبول نہیں
کرتے) انہیں پوٹھی کرنا تو دوسری بات ہے جان لو کہ اللہ نے دنیا اور دنیا داروں کو فرمایا ہے ﴿

شیطان تم سے مخلص ہے اور تمہارا اور تمہارے حکم کی ترغیب دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی

شعور کی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ تمہیں فریب کا ناول کو کر
تک کا میں ہی ہے کہ پانچ پہل صفت کا ذکر ہے
تم کو صبح و شام فریضہ کرو۔ زندگی کا یہی وقت ہے اور
پتہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے
پس کوئی شخص نہیں ہے کہ اللہ کو دے اور نہ اسے
مال کرے بلکہ اس میں سے جو کچھ وہ چاہتا ہے
اللہ کو دے گا اور اسے اللہ ہی دے گا اور نہ اسے
پس جب مال کا کوئی خاصہ نہ دیا جائے تو وہ اسے
دیا جائے۔ اس قسم کی خدمت سے کسی بہتر کو کون
سے خدمت میں کسی کو لکھنے سے بہتر ہے کہ اللہ
چھوٹے اور بڑے کے لئے اور اللہ کے لئے اور اللہ کو
جزوئی ہوں۔ یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کیا کرنا
اللہ کا نام ہے۔ خدا کرنا ہے جسے اللہ تعالیٰ میں لگے
تو اس میں ہر قسم کی خدمت ہے۔ اور اللہ کی راہ میں
خرچ کرنا خدا پر ہر قسم کو کہ اللہ سے چاہنے سے
خوش سما ہے۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو تو ہے
اعمال اس لئے ہر بار اللہ کی طرف سے جو کچھ لکھتے ہیں
اس کے برعکس اگر اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے
فیصل ہے کہ اللہ کو تو فرمایا ہے نہ سوچو گے۔ اور اللہ
یا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس قسم کا مذہب ہے جس سے
بڑی خدمت حاصل ہے۔ ہر جہات کا ایک باغ لگا لیا۔
اور جہاں سے چلے گا اللہ کے دکان گئے۔ تو سوچو کہ اللہ
پس اپنے کسبیت سے کچھ چھوٹے چھوٹے کسبیت کے لئے
آسا وہی اللہ سے ہے ایک ایسی خدمت ہے جس میں ہم
باغ اور اس کے چلنے والے ہر ایک اللہ کے لئے اور اللہ کے لئے
کے اس شخص کی حالت کو سمجھنا کہ اللہ کی راہ میں
کون باہر سے کھڑا ہے جو چاہے اس کے لئے اور اللہ کی راہ میں
مستعد ہیں تو اس سے جس جگہ اور جگہ کہ لکھ کر۔
اللہ اور صرف اللہ کے واسطے خرچ کر۔

۳۸۔ کہے کہ میں صدقہ و خیرات کا اخذ تک
اپنی طرف سے چاہتی تھی اور اللہ کی راہ میں خیرات کا اخذ
دینے کے لئے اسان قبلہ کے خیرات کا خرچ کرنا اور اللہ کی
سزا میں جس شخص کو لکھا کہ اللہ کے لئے خیرات کی
میں تھی۔

اس میں میرا لکھا جاتا ہے تمہاری ہی میں۔
اللہ کے لئے خیرات کا اخذ نہیں ہے اور اللہ کی راہ میں
جو خیرات کو دے دینا ہے۔ ہر جگہ اللہ کے لئے خیرات
ہے۔ اور اللہ کی راہ میں خیرات کا اخذ ہے۔ اور اللہ کے لئے

يَعِدُّكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧٦﴾
يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ
فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو
الْأَلْبَابِ ﴿١٧٧﴾ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ
مِّنْ نَّذِيرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۚ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ
أَنْصَارٍ ﴿١٧٨﴾ إِنْ تَبَدُّوا لِلصَّدَقَاتِ فَنِعْمًا هِيَ ۚ وَإِنْ
تُخْفَوْهَا وَتَوْتَوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيَكْفُرُوا
عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٧٩﴾
لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا نُفْسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا
ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفِّ إِلَيْكُمْ
وَأَنْتُمْ لَا تظَلَمُونَ ﴿١٨٠﴾ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ

بخشش اور فضل کا وہ مظاہر ہو اور یاد رکھو اللہ بڑی وسعت بڑے علم والا ہے

وہ جس کو چاہتا، علم و حکمت بہرہ دے کرتا ہے اور جسے (علم و حکمت کی) سمجھ دی گئی۔

اُس نے بلا تشبیہ و خیر برکت کی بہت سی نعمتوں کو پایا اور استیلا جو وہ دانا آدمی ہی

ہیں اور تم جو کچھ تمہوڑا بہت جہاں کہیں بھی) خرچ کرو یا اندر نیاز کے طور پر دو

سو وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے۔ اور ظالموں کا (جو جاگیر بقیوں سے خرچ کریں)

کوئی بڑگانہ ہوگا اگر تم علانیہ خیرات کرو۔ تو بھی اچھا ہے اور اگر خفیہ طور

پر حاجت مندوں کو دو تو وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تم سے تمہارا گناہوں

کو ڈھکے گا اور یاد رکھو اللہ ان کام باتوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو

(اے پیغمبر! آپ ان لوگوں کی پشت کے تیرے دائرہ میں ملگتے خدا سے پتلا ہدایت کی

توفیق دے اور اے لوگو! جو کچھ تم (ہماری) میں) خرچ کر کے وہ خود تمہیں فائدہ

دیگا اور تم صرف خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کیلئے خرچ کرتے ہو یاد رکھو تم جو کچھ بھی

خرچ کر کے ہو پانچواں اربع تمہیں دیا جائیگا اور تم نقصان میں نہیں آجھو (صدقہ خیرات کا

ملا ان حاجت مندوں کو وہ جو اللہ کی رضا میں بھی ہیں (معاذ اللہ) زمین میں بٹھو کر کھنے

تم کی اطلاع چند چیز اور فرسوں کی ذکر سے
انسان غریب نہیں ہو جاتا جس سے یہ کہہ دو خیر
کرتے لوگوں کے اس شخص سے ان کی دولت اور قوم کو
فائدہ پہنچاتا ہے۔ لہذا اگر اس میں سزا نالیاں نہ ہوں
خدا اس کے رسل پر عمل لانا چاہے کہ اس کا کوئی ذاتی نقص
مقصود ہے۔ چنانچہ یہ کیا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کا
خیرات کمال دینا چاہیے اور خدا ہی ہے۔

کرتے سلاوا! اللہ نے ان کی راہ میں خرچ کرنے کا
مکمل پیمانہ ہے۔ اب اگر تم نے پھر کو آخر کے نام سے
کیا دینا چاہیے تو اس میں سزا نالیاں خاص پابندی عاید
ہیں۔

سزا نالیاں۔ تم اس میں اللہ کی راہ میں خرچ
ہیں سزا نالیاں سے بچنے کے لئے۔ اگر اس بات کو غور سے
پیش نظر کر کے خدا کے نام پر ہدیہ اور بے کار یا
نا پسند ہوا چیز دینا۔ وہ جہاں تمہاری اس شخص کی
سزا نالتوں کو مٹانے کے لئے دینا چاہتے ہیں۔

نا پسند ہوا چیز دینا چاہیے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال
میں کر کے دینا چاہئے۔ تو تمہیں کمال

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعْفُفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ
لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِحْفَاءً وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فإِنَّ
اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٥﴾ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ
الرِّبَا الْإِيقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّا الْبَائِعُونَ
مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ
مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ
إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٦٦﴾ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

وقف منزل
وقف لازم

کی کتاب دیکھتے، ناقصانہ اندیشہ ان کرنے کی جہد و کوشش سمجھتے ہیں تم ان کے چہرے
 پہ چانکتے ہو وہ لوگوں کے پیچھے بڑے سوال نہیں کرتے اور دیکھتے تم (نیک کی راہ میں جو کچھ
 خرچ کرو گے بیشک اللہ کے علم میں ہے) ۳۹۰ و لوگ اپنا مال دن رات لٹکے رہیں پھر خرید
 تلائید خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں کسی طرح کا
 خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھا ئیں گے ۳۹۱ و لوگ جو سو کھلتے ہیں (قیامت کے دن) اس
 شخص کھلیج (اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں گے جسے شیطان چھو کر دیا اور دیا
 یا نہیں ان بات کی سزا ہے کہ انہوں نے تمہیں یا خرید و فروخت تمہی تو سو ہی کی طرح ہے
 حلالہ اللہ نے خرید و فروخت کھلائی اور سو کو حرام قرار دیا تو جس شخص کو اللہ کی
 فیضیت پہنچ چکی اور وہ (آئینہ دیکھنے) باز آ گیا۔ تو جو کچھ وہ بچکا ہو وہ اس کا ہر بچکا ہو
 اس کا معاملہ اللہ کے سپرد اور جو اس کے بعد بھی سو دے تو یہی لوگ دوزخی ہیں اور تم
 امین ہمیشہ رہیں گے ۳۹۲ اللہ سو د کو مہربان ہے اور صلوات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہ
 ماننے والے گنہگار لوگوں کو پسند نہیں کرتا ۳۹۳ و لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے
 نیک عمل کئے، نماز کے پابند رہے اور زکوٰۃ دی۔ ان کے واسطے

دیکھو: ان ذریعوں سے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں
 ہائے اللہ سے فریاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دکھا کر پناہ
 دے اور ان کے اعمال کو قبول کرے اور ان کی
 بات ہمیشہ میں سزا رکھ کر باکاری یا انسانیت یا اللہ کو
 کا کافر ثابت کرے اور ان کو اس سے ڈرانے کے لئے بھیجے اور اگر
 نفس ہر ایک کا کفر کے اور غیرت اور کفر و فسق
 ہی ذات کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ روز قیامت انہیں نقصان
 ہو گا کسی روز کسی اور روز۔ اور اللہ تعالیٰ عارف
 انہی انسانانیک عمل اور با بندہ صوم و صلوٰۃ لوگوں کو
 اور جو نہیں سن نظر آتے ہیں اور جو نہ دکھا سکتے ہیں
 یاد رکھو۔ تم کو ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ تم
 تم سے کسی وقت غافل نہیں ہو۔
 ۳۹۰ پچھلے دنوں میں یہ بتایا گیا تھا کہ غیرت
 صدقہ کی صورت میں، اگر لوگ ان کی ایک شاخ ہے اور
 نیزہ کی صورت میں، ان لوگوں کو اور کہیں دینی
 چاہیے۔ انہوں نے سزاوات کی ضد سے دور باکی
 ذمت اور ثروت کا بیان کیا اور خود اپنے خطا سے جنگ
 کرنے کے متعلق قرار دیا ہے۔ مگر خود کرنے والوں میں
 لکھنے کے صورتوں کو خطہ سوم ہمہ تن کھیلنے کے بعد ان
 میں بھی موت، بعد از موت اور نہایت بیدار کا ہونا جو
 وہ تمام بعد از موت ہیے حکم صاف کرتا ہے جن کے
 امت میں مذمت بعد از موت کا فرما ہے یعنی ایک
 انسان دوست انسان کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا
 دشمن اور اپنی تعلیق دیکھ کر کسی ضرورت کو اپنی
 ضرورت خیال کرتے۔ اور نہ صرف زبان بعد از موت
 بلکہ دل اور ہر چیز کے ساتھ ہے جسے اللہ تعالیٰ ضرورت
 سے دراصل کا ہیٹ پناہ دینے کی تکلیف بتاتا ہے
 گوارا کرتے۔ مگر وہ سب سے اپنے جیسا انسانوں کو دیکھ
 خداوند تعالیٰ میں نہ دیکھ سکے۔ اس میں تمام عقول
 راجح اور عقول کی ذمت کرتا ہے جو اس جذبہ
 کے خلاف ہیں اور عمل اور ہر کسی توبہ کے معافی ہونا
 شرط ہے اور وہی کی ذہنیت کو تا اور ہر ایک کر دینا
 چاہتا ہے۔ وہ دنیا کی اس بڑی ضرورت اور تمہیں
 کفاروں کو دکھا کر ہیبت ہو کر کیا انسانیت، ہی جیسا
 ہم کو کیا کیا انسانوں اور انسان کا سماج و ضرورت
 میں جیسا دیکھ کر اس سے ذاتی فائدہ اٹھانے اور کسی
 منافع کو اپنی دولت کی کا ذریعہ بنانے کی نیت
 سوئی ذہنیت انسان کو ہے کہ روز اور چنی منت
 جیوانی توبہ ہی ہو اور انکھانی انی اوصاف میں سے

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا
بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٦٣﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا
فَأذُنُوا حَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ وَإِن
كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَإِن تصَدَّقُوا
خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٦٥﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ
فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ
بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ فَأَكْتُبُوهُ ۖ وَلْيَكْتُب بَيْنَكُمْ
كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۖ وَلَا يَأْب كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ
اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ
اللَّهَ رَبَّهُ ۚ وَلَا يَبْخَسُ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي



اُن کے رُت کے پاس آجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ
 غم کھائیں گے ﴿۱۵﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں خدا پر
 ایمان ہے تو جس قدر سود باقی ہے اُسے چھوڑ دو ﴿۱۶﴾ اگر تم ایسا نہیں کرتے
 تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ اور اگر تو یہ کہتے ہو تو
 اپنی اصل تم کے خدا پر جو نہ تم ظالم اور نہ تمہارا ساتھ ظلم کیا جائے ﴿۱۷﴾ اور اگر تم میں
 شکست ہو تو اُس کے لئے آسودگی تک مُہلت ہے اور بخش دو تو یہ تمہارے
 لئے بہت بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم ایسا نہ چھو ﴿۱۸﴾ اور اے لوگو! اُس دن سے ڈرو
 جب تم خدا کی طرف سے پکارے پھر تم میں ہر ایک شخص کو جو کچھ اس نے میاں دیا
 پورا پورا لیا اور یا چاہے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ﴿۱۹﴾ اے مسلمانو! جب کسی تمہارا دوسرے کے
 ساتھ مقررہ میعاد کو لیں دیکھا مقررہ تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان ایک کتاب بنو
 جائے جو عدل انصاف سے لکھی اور کتاب جیسا کچھ اللہ نے اُسے لکھا دیا ہے لکھنے
 سے ٹکار نہ کرتے اُسے چاہئے کہ وہ لکھدے۔ اور وہ جو لے رہا ہے لکھا تا جائے اور اللہ
 سے ڈرو جو اس کتاب ہے اور اپنی طرف سے اُن کتاب میں کوئی کمی نہ کئے ہاں اگر

کوئی چیز دانی نہیں ہوتی خدا اپنے ہر سنت کو رکھ
 کر لیا ہے اور جو کچھ سوچا وہاں لکھ لیا ہے اور ان میں کون
 رہا۔ اگر ایسا نہیں تو ہم لیں گے کہ تم ہم سے لکھا
 جنگ کر رہے ہو۔ مگر تم تو ان اور زمین کی عظمت
 ہستیاں کی کیا کہاں ہے کہ چھوڑ دے جس کلمے سے
 ملو۔ اگر تم نہیں ناکار ہا میں تو ایک لفظ میں کون
 دین ہادی نغزانی کے خون کا تکیا ہے اور اللہ جانے
 اور پورا ہے اور اللہ۔ دیکھو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان میں
 کی ہم کو دینا ہے۔ یا میرا کلمہ اور میرا وعدہ
 کو ہم کرنے سے تو اللہ کے بدلے میں لکھنے کے
 دکھائے۔ اگر ناکار ہا ہے تو لکھ لے۔ خدا ہے
 چنے کا میں لکھتا ہوں۔ نہ خدا جس وقت کسی کو
 کی کائنات کا حکم پہنچ جائے۔ اسی وقت وہ خود
 میں نہیں کہ بند کرنے اور میں رحمت اور اگر کوئی
 دینا ہے۔ یاد ہے اللہ اور چہ نہ چاہتے تو لکھ لے
 میں لکھتی ہے کائنات کا حال ہے اور اللہ۔ لکھ
 سلام کرونا ہوا اور میں مسلمانوں میں ہیں کہ تم
 کسی میں دین کی انہیں حکم لکھیں کہ میں نہیں
 خواہ ہر ہے میں لکھتا ہے تمہارا دین لکھنے کے ہیں
 سونہ اور اللہ میں لکھتا ہے ان میں سے ہی خواہی
 یہ بھی لکھتا ہے کہ اللہ کی عادت ہے ان کے بل چھوڑ
 ان کی نظر میں سے لکھ لے
 تم میں ہی ہے کہ اور اللہ کا خود ہے
 کہ کے انصاف سے ساتھ یہ چند دفعہ لکھ لے اور
 وہاں پہلے لکھ لے کہ میں اللہ کی رحمت میں ہیں
 اور اس سے میں عرض لکھ لے دینے کا بیان شروع
 ہو گیا تھا۔
 اس کو میں بتایا گیا ہے کہ عرض لکھ لے
 منہ دینا ہے کہ لکھ لے اور میں یہ لکھ لے
 اور میں چھوڑنے کے چند اصول بیان
 کرتے اور لکھ لے کہ اس میں لکھ لے کہ تم اللہ سے
 نہیں لکھ لے کہ لکھ لے کہ میں لکھ لے کہ
 سادہ کے نہیں لکھ لے کہ میں لکھ لے کہ
 وہ لکھ لے کہ لکھ لے کہ میں لکھ لے کہ
 چند دفعہ لکھ لے کہ میں لکھ لے کہ

عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهَا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ
 فَلْيُمِلِّ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِدَيْنِ
 مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ
 مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا
 فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ
 إِذْ مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْمَعُوا أَنْ تُكْتَبَ لَهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا
 إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
 وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۗ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
 تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا
 وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَ كَاتِبٌ وَلَا
 شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا
 اللَّهَ ۚ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَإِنْ
 كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنَ مَقْبُوضَةً ۚ

شخص کہ جس کے ذمے حق ہو تاوان یا کوڑہ پتھر یا توڑھا ہوا یا خود کھانے کی اوقات بڑھتا
ہو تو چاہئے کہ اس کا دل ریگول انصاف سے روکنا اور نہ کھانا کھا اپنے میں دھمکوا
گو لگا کر لیا اور اگر وہ مرنے ہوئی پھر ایک نو اور ایسی عورتیں کافی ہوں گی
جن میں تم شہادت دیکھنے پسند کرو کہ اگر ان میں سے ایک بھول جا تو دوسری یا دوسرا
او گواہوں کو چاہئے کہ جب یہ عدالت میں بلا جائیں تو انکار نہ کریں اور معاملہ
ایک وقت کیلئے ہر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں سہل نہ کرو۔ یہ کاروانی اللہ
کے نزدیک بہت انصاف پر مبنی ہے اور شہادت کے لئے بھی بہت موزوں ہے
اور مطلب یہ ہے کہ اس طرح تم شک و شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں اگر تجارت نقد جو جس میں تم
دانتھوں تھے بلین دین کرتے ہو۔ تو اس کے لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں آتا
اس قسم کی خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ لیا کرو اور کتاب کوئی تکلیف نہ پہنچانی جائے
اور گواہ کو اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہاری فرمانی ہوگی۔ اور اللہ سے ڈرو
اور اللہ تمہیں دیا ہو معاملات کی تعلیم دیتا ہے اور اللہ تکب جانتا ہے (۱۷۷) اور
اگر تم سفر میں ہو۔ اور کتاب نہ ملے۔ تو باقاعدہ کرو کا معاملہ کرو۔ اگر تم میں

بچا ہوا فرض ہوا ہے۔ تیسرے کہ اگر کوئی نزل
بچے کھانے اور کھانا تو ہاں جو اس کا سہولت
نہایت یا تیسری اور چھانہ ہستی سے اسکی
وکالت کرے۔
چوتھے کہ اگر وہ گواہ اس دستاویز یا معاملہ
ہو اور وہیں اور جہاں نہیں گواہی دینے کیلئے
طلب کیے گئے تو روایت دوس اور پس پیش
نہیں
پانچویں کہ کوئی شخص کتاب گواہ پڑھا تو
وہ نہ اسے
چھٹے کہ اگر وہ گواہ دل نہیں لیا
موردہ عورتیں شہاد ہیں۔
زیادہ کہ اگر تم اس کے تو کسی پر سہلی
کا نہ صرف لائق نہ ہوگا۔ اور اگر عدالت تک پہنچنے
کی تربت بھی آئے۔ تو آسانی سے شہادہ نہیں
کرا تا حق نہ صرف ان کے لئے۔ ہاں وہ چیز جو تم اللہ
بغیر ذمت کر۔ ایک ہفتے۔ اور اللہ سزا
سے کسی ذمت و سول کروا دے کہ لے ایک سے کوئی
دستاویز لکھنے کی خدمت نہیں کر جہاں تاوان
نہ اسکی خدمت پر بعد میں ان وقت پر ہاں بھلے تو
تو گواہ بناؤ۔ اور اس فرق سے لکھا جیسی کہ نہ
فرضیں پر سے کسی کے ساتھ یا ذریعہ ہمارے
دشاہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے کہ اسکی حالت
کو سفر میں نہ ملے۔ پھر زیادہ کہ اگر تم ایسے حالات
میں مجھ جاؤ۔ کہ کوئی ایسی نہ کہ کوئی طرف سے کسی
مذمت پر پیش آئے۔ تو کوئی چیز گوی کہ کہ کام چلاؤ
تو وہ عدالت میں نہ سزا دے کہ اور اسکی چیز پہنچ
اور یہاں نہ سزا دے کہ کوئی کوئی کہ کوئی ایسا نہ ہو کہ
تو کوئی کوئی ہوئی چیز کو جس کے لئے سے نکال کر دے۔
یاد رکھو کہ ایک حالت سے جو تم سے نیچے میں ہی
گئی ہے۔ تمہارا فرض ہے چاہیے کہ تم اس حالت کو
اسکی طرف سے نہ کرو جیسے جس کی کوئی قسمی۔ اور
بہت غصا کا خونہ دل میں رکھو۔ دیکھو ہم تم سے
ہر ایک کے معاملے وقت ہیں اور تمہارا دل تک

فَإِنْ آمَنَ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ فَلْيُوَدِّ الَّذِي أُؤْتِمِنَ أَمَانَتَهُ
 وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكُونُوا الشَّاهِدَةَ ۗ وَمَنْ
 يَكْتُمُهَا فَإِنَّهُ إِثْمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾
 لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبَدُّوا
 مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوْنَ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۗ فَيَغْفِرُ
 لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ ﴿٤٣﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
 وَالْمُؤْمِنُونَ ۗ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
 ۗ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۗ وَقَالُوا
 سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٤٤﴾
 لَا يَكْفِيُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ
 وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا
 أَوْ أَخْطَأْنَا ۗ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ

کوئی شخص کسی پر اعتماد کرے (اور فرض ہے) تو جین قتل کیا گیا اور چاکو وہ کسی کا
 کوہا کر کے اور اس کے گرد لگے جو کہ اسے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپاتا ہے
 وہ دل کا مجرم ہوتا ہے۔ اور یاد رکھو اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے ﴿۱۰﴾
 آسمان زمین میں کچھ پرانہ ہی بلکہ ایک ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ظاہر کر
 یا پریشاد رکھو ہر حال میں اللہ ضرور تم سے اس کا محاسبہ کرے گا۔ پھر جس کو
 چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر بات پر قادر
 رکھتا ہے ﴿۱۱﴾ جو کہ اللہ کی جانب سے رسول کو طرّف نازل کیا گیا ہے اس پر اس اور ایمان لائے
 لوگ یقین کیا ان میں سے ہر ایک پر اللہ پر اسکے فرشتوں کی دلیل رسولوں پر ایمان لایا
 (اور انہوں نے جو یہ کہہ ہم تو اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کے (دوسرے) جہان میں سمجھ کر لوہے کی
 کہا یا خدایا! ہمیں تیرے حکم کی سزا اور سزا لائے تیری ہر طرف سے خواہاں ہیں تیری طرف بجا نا
 اللہ کی انسان پر اسکی طاقت زیادہ اور جہنمیں ڈالتا۔ ہر شخص کو کچھ یا رنگا جو اسے کہا یا تو
 جو اب بھی اسی کی وجہ سے لیا۔ (ایمان کو ہو کر تیری ہیں) خدایا! اگر تم سے قبول کرے کہ
 چاہے پھر میں سزا دے۔ خدایا! ہم پر یہ سزا بڑا ڈال میں کہ تو نے ان لوگوں پر ڈالا

کی کیفیتیں ہم کو معلوم ہیں۔
 صلا میں سے بڑا تمام صفتیں ہم پر نہیں
 شدہ اور لوگوں پر ہر وقت کے لئے اور ہر گز
 بلکہ تو نے ان کو کہہ دیا کہ ان میں ایک ہے
 اور شدہ ہوتا ہے۔ کہ لے گا زمین آسمان کے جلا تک
 ہم نے یہ کیا۔ ہم جہاں شمار کے کھکھکتی ہیں
 جب چاہتے ہیں ان میں خیرا کہ تالی نے ہر کو جب چاہتے
 میں نڈا کہتے ہیں کہ کن چیز ہماری جگہ سے پریشا
 نہیں شی جو تیرے لوگ کہنا میں یہی پڑنے
 ہوں یہ وہی مذکورہ شکار کے ہم پر ایمان لائے پھر
 حسین راہ چاہتے ہیں اور صفات بکھاری ہے کہ تو
 ان پر پہلے کی فرض ہے ہی پر اور صفت چاہیے کہ
 اگر اپنے لئے راہ چاہتے کہ منتخب کر کے تو ہماری ہے
 لغز میں صاف کر دی جائے گی تو اپنے غم میں تمام
 حق ملانے گا۔ اور اگر تم نے ظلم سے استغاثہ کیا تو
 پھر تیرے صواب چاہتا ہوں کہ سزا بڑا ہونے لگا۔ یا
 رکھو ہر حالت میں ہی تم کو ہمیں اس میں ہر وقت
 اور جو میں اللہ صبر کر کے تم پر اس کی طرف
 اور تیرے آئین پر ایمان لائے اور اس کے مطابق عمل کرنا۔
 دیکھو کہ تمہارے فرشتوں پر اس کی تیرے
 اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور رسولوں سے کسی
 ایک سے ہوا کہ تم سب کو ان کا اور ان
 کے حکم میں ان پر لڑنا۔ ہر وقت میں لوگوں میں
 کا صاف چاہتے ہو کہ وہ کہ خدایا! ان کو سزا دے
 نہیں ہم تو اللہ تیری ہر طرف صحت کہنے میں
 اللہ تعالیٰ نے کہہ کہ ہم نہیں کہن ایسا کہ اپنے
 کی طرف نہیں جیتے ہم تم کو کہ جن فرض کی میں
 کے لئے ہم کلمہ صحت کہنے ہر حال ان کی فرض میں
 کرتے ہیں جس جو اب ہم کو تیری کہے۔ ہر گز تیر
 بڑھ گیا۔ پھر تم ہمیشہ دیکھنا کہ وہ ہر وقت
 سے ہم کو کہہ گئے تو میں سزا دے۔ ہم پر کوئی
 اس میں نہ ڈالیں جسے ہم سے کہے لوگ پر ڈالیں
 تم خدایا! ہم کو کہن ایسا جو ہر خاطر ہوا تھا کہ
 ہر خطا ہماری لغز میں صحت فرما دینا ہم پر ہم
 کرنا دینا اور ہی ہمارا آقا ہے۔ میں ان لوگوں پر لہ

عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَاطَاقَةٌ لَنَا
 بِهِ ؕ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۗ أَنْتَ مَوْلَانَا
 فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

سُورَةُ الْعَمْرِ مِائَتًا وَرَبُّهَا مِائَتَانِ وَعِشْرُونَ وَرُوحَانَا
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْم ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ نَزَلَ عَلَيْكَ
 الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَةَ
 وَالْإِنْجِيلَ ۚ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَ
 اللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ
 شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ
 فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتُ

مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخْرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا
 الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
 ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ
 إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ
 كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١﴾
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
 لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٢﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ
 جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا
 يُخْلِفُ الْمِيثَاقَ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ
 عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَئِكَ
 هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿٤﴾ كَذَّابِ أَلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ
 مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَآخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ
 وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥﴾ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَعْلَبُونَ

وَقَدْ أَلْفَى عَلَى اللَّهِ تَوَكُّلًا

لازم



وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٥﴾ قَدْ كَانَ
 لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ
 الْعَيْنِ ۗ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي
 ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٥٦﴾ زَيْنَ لِلنَّاسِ
 حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ
 الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
 وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿٥٧﴾ قُلْ أُوْنِيْتُمْ بِخَيْرٍ
 مِّنْ ذٰلِكُمْ ۗ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ
 مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٥٨﴾
 الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا أَمْتَانَا فَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

النَّاسِ، فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ أُولَئِكَ الَّذِينَ حِطَّتْ
 أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٦٦﴾
 الْم تَرَى إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا صِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ
 إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ
 وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٦٧﴾ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ نَمَسَّنَا
 النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً، وَوَعَدَهُمْ فِي دِينِهِمْ
 مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٦٨﴾ فَكَيْفَ إِذَا جُمِعْتُمْ لِيَوْمٍ لَا
 رَيْبَ فِيهِ، وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ، وَهُمْ لَا
 يُظْلَمُونَ ﴿٦٩﴾ قُلِ اللَّهُمَّ طَلِكِ الْمَلِكِ تُؤْتِي الْمَلِكَ مَن تَشَاءُ
 وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مَن تَشَاءُ، وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن
 تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ تُولِجُ
 اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ، وَتُخْرِجُ الْحَيَّ
 مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، وَتُرزِقُ مَن

انہیں کیا ناک صفا کی خوشخبری سنا دیجئے ﴿۳۱﴾ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں کا رت گئے اور انہیں (عذاب سے بچانے کیلئے) کوئی مددگار تیسرا نہیں ہے ﴿۳۲﴾

(اسے پیغمبر کیا اپنے (ان لوگوں کے حال) غور نہیں کیا جنہیں کتاب کے نور وادراک کا کچھ حصہ دیا گیا تھا جب تک کہ اللہ کی طرف سے جانے کر کہ ان سے نہیں فیصلہ ہو جا سکتا تو نہیں اگر وہ مقرر ہو کر نہ پھر لیتا اور وہ حقیقت سب کے سب نازل ہوئے ہیں) ﴿۳۱﴾ کی وجہ سے کہ

کتے ہیں کہ ہر ایک ہرگز ہے مگر ان (لوگوں کی) زندگی کے چند روزوں اور ان کے اعمال ان باتوں سے کاٹنے کا ہے جو وہ خود تراش لیتے ہیں ﴿۳۲﴾ تو ان کی کیفیت مگر جب نہیں

وقت جمع کریں جس کے لئے میں کوئی شک ہی نہیں اور ہر نفس کو اسکے اعمال کا پھل پڑا

بلوے گا یا گوارا نہیں ملے گا کوئی ظلم نہ ہوگا ﴿۳۳﴾ (اپنی زبان پر کہیں کہنے یا یاد ہی ملک

تو جسے یاد ہی ہے اور جسے یاد ہی نہیں ہے جسے حضرت یہ یاد ہو جسے ذلیل کر دے

تیرے ہی باتوں میں خیر برکت کا شرتہ ہو بیشک تمھے ہر بار پر اللہ سے ﴿۳۴﴾ ثورات کو

دل میں خصلت تہا اور دن کو رات میں حل کتابے اور زندہ کو بے جان نہ نکالتا ہے

اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے حساب دہی علی

بیان ہے کہ لوگ کیا اپنے بار خیزوں سے رہتے ہیں۔ اور جسوں ان کے حساب میں کیا کرنا چاہئے اور اللہ ہر ماہ کے لئے پیغمبر آپ کی مخالفت کوئی فنی چیز نہیں اس سے بچے گی اس کے لئے لوگوں نے ہلکے سے پیغمبروں کو از میں پہنچا نہیں۔ جو ان کو جان سے مار ڈالو۔ اس طرح کہ لوگ ان سے فرسے اور سنگین ظلموں کے تیراڑھرتے ہیں۔ جو پیغمبروں کو صیغہ طور پر رکھنے کے اجازت میں گرفت اور بے بنیاد امتیازات کو راجح کر دیتے ہیں۔ مثلاً ان کا یہ کہنا کہ تم لوگوں سے کہ تم تو جنتی ہوئی جنت میں جاؤ گے۔ ظلموں یا ظلموں نہ ہو کہ تیسرے کو۔ تو میں ان کی خدمت نہیں زبان سے بیان ہی کالی ہے۔ ہمارا پیغمبر یا دوست ہے جس کا دار ہرگز نہیں لائن اس کے ہمہ دفع میں نہیں جاسکتے۔ ان کو کہتے ہیں تو صرف چند روز کے لئے تاکر انہوں سے پاک صاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں۔ ان کے عقائد نامہ ہیں کوئی امت جنت کی اجازت دہ نہیں ہو سکتی اور جہنم تک وہ اپنے ایمان میں سے جس کی ستم نہ ہونے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے گی۔ کوئی شخص کسی کا گناہ نہیں ہو سکتا۔ سفارش کے بغیر ہی مستحق ہیں جو نیک نیتی سے ظلم برائی بکاڑا ہوئے کی کوشش کریں سرورقت انھارے لئے مردوں ہاں اگر ابتدائی نسل کے مرتکب ہا میں یا ضعیف البیان ہونے کی وجہ سے کسی عمل سے قاصر رہ جائیں مگر شریعت کو نہیں خواب میں بھی اپنے استعمار سے نہ ملے گا اور قرآن سے قرآن کی تعلیم سے، قرآن کے لایزہا سے ملنے سے پر دانی نہ ہوتی ہو۔ قرآن کے واسطے خدا سے سفارش کرنے کی اجازت دینا چاہے۔ دے سکتا ہے اور جو صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی لوگوں کی سفارش کریں گے جنہوں نے قرآن کی تعلیم سے بے پروائی نہ ہوتی ہو۔ اور یہ کہ نیک عمل کر کے ظلموں کو بھی کاٹ لے گا۔ اور نافرمان اور بے عمل لوگوں کو نافرمانی کی سزا اور بے عملی کا فرسہ ہے۔ گناہ کے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے نیا کو

تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٥﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ
 أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ
 مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمْ
 اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ إِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٦﴾ قُلْ إِنْ تَخَفُوا مَا
 فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ ۗ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي
 السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ ﴿٢٧﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَاعَمَلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا ۗ
 وَمَاعَمَلَتْ مِنْ سُوءٍ تَتَوَدَّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا
 بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٨﴾
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٩﴾
 قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۗ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ
 لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٠﴾ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا

عند المتأخرين ٣



فرماتا ہے ﴿وین حق قبل کزیرالوں کچا بیٹے کہ منوں کچھ کر انکار حق کزیرالوں
 کے پستی کا ٹھیکہ (یا دوسرے) جس کی طرح ایسا کیا اسے اللہ کو کوئی سروکار نہیں
 مگر اس وقت میں کہ تمہیں انکی طرف سے خوف ہوا اور یاد رکھو اللہ تمہیں اپنی ذات
 سے ڈراتا ہے اور بالآخر اللہ ہی طرف اشارہ کر جاتا ہے ﴿ایسے لوگوں کو اللہ
 کہ تم اپنے دل کے بھیدیں کھچاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ کو منزلان کا علم ہے اور وہ
 ہانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر بار پر قدرت
 حاصل ہے ﴿وذن دیا ہے جب ہر ایک متعسف اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود پا گا اور
 بڑے کاموں کا نتیجہ بھی (اور) بڑے لوگ کے گناہوں کے دیمانے ایک طرف سے
 حاصل ہوتا یاد رکھو اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے ﴿
 (انے پیغمبر ہونیا کو سنا لیجئے اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے تو میری پیروی کرو اور اس صورت میں
 اللہ بھی تم سے محبت کیگا اور تمہارا گناہ بخش دیا گیا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے ﴿
 (انہیں کہہ دیجئے تم اللہ کے رسول کی اطاعت پھر اگر یہ لوگ ایمان نہیں لے سکتے
 انکار حق کزیرالوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا ﴿ بیشک اللہ نے تمام دنیا میں آدم اور نوح کو

پہنچا ہوا تھا تاکہ اپنے امتدادوں کی
 گرفتاری کے لئے تیار ہو جائیں مگر اللہ نے ان
 اس حقیقت سے قوت دی کہ خدا کا نام
 اور وہی حکمان ہے۔ اور تو ہی باؤا ہی نہیں
 لہئے۔ تو ہے بلو ہے عزت کرتا ہے۔ اور ہے
 چاہے دیکھو کہ یہ ہے۔ تمہارا انکاروں کے نتیجے
 میں میں فریاد کیا۔ اور حق و نصرت کی عزت
 ہمن اور انہیں ہماری آنکھوں کے سامنے
 دین اور سوا کچھ سے کیا شکل ہے۔ مگر
 سمجھا دیا اور کھوکھرا اس سرگرمی و دل میں
 کا یہاں ہر جہاں ہے ہر وہاں ہی ایک ڈر ہر
 اینٹ کی کھینچنا ہر تہہ تیغ یہاں دنیا
 شب انگلی ہے بنا۔ اور داخل ہستوں سے کوئی
 ساز باز نہ کرے۔ وہ اللہ ہی ہر اٹھتا ہے گن
 اور رعب اٹھ جائے گا۔ گناہ کے نتیجے پر
 خوب ڈٹ کر زور۔ دیکھو اللہوں کی کھینچی
 باہمی ریشہ ہا نہیں شروع نہ کرنا۔ کہیں
 تمہیں یہ خیال نہ آئے نہ کہ اب تمہیں سے گناہ
 یعنی عاقبت کی ہر وہی جانتے گی۔ دلوں سے
 تارے علموں کے کہ نہیں دیکھا جائے گا۔ اور
 اگر تیرے نفس ہر گز انکی بات اور اس کے
 دشمنوں سے جنگ نہ کی ہوگی۔ تو ہنچاؤ گے۔ ہانچا
 کر گے اور تلو گے۔ مگر گم نامہ نہ ہو گا۔
 ۳۵ گزشتہ رکوع میں بتلایا جا چکا ہے
 کہ تمہیں عطا شدہ علم کے سرفہرست سے
 پہلے بعدی اور عیمان طارے اپنی اپنی کاپی
 سے عطا فرمائی گئی تھی اور تمہیں بیان کا ہنچاؤ
 فرت ہر وقت۔ لہذا تمہارا ان کو حکم دیا گیا کہ
 وہ منکر ہا عمت کی شکل میں تبیین حق کے نام کر سکتے
 ہو جائیں۔ اور حاجتی اصولوں پر شدت سے
 کار بند ہوں اس کے ساتھ ہی بیان ہے کہ اب
 سے نہ کر رہی دنیا تک ہر لوگ محبوب خدا بننا
 جا ہیں لیکن کے لئے اسے کھلی اور شدت سے
 اسلام پر عیمان لایندی و ضروری ہے۔ اسماع
 شریعت کوئے والوں سے کوئی لعلی مسرت
 ہوگی۔ تو ان کا مصلحت اللہ سے ہے۔ ہر وہا
 بخشنے والا مہربان ہے۔ مگر ہر لوگ عیسائے اللہ
 دیکھو کہ انہوں نے نہیں چنے اور شریعت کا

وَالْإِبْرَاهِيمَ وَالْإِسْمَاعِيلَ عَلِيمِينَ ﴿٦٤﴾ ذُرِّيَّةً
 بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٥﴾ إِذْ قَالَتْ
 امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي
 مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٦﴾
 فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ
 وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٦٧﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ
 حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا
 دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَ هَارِ مَرْقَاةٍ
 قَالِ يَمْرُؤُا أَنَّىٰ لَكَ هَٰذَا قَالَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ يَزُرُّ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٦٨﴾ هُنَالِكَ
 دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً

او خندان ہمسایم عمران کو منتخب کیا ہے جو اللہ کے نسل کے لئے اور اللہ کے محبوب بننے کو
 جاننے والا اور لوگوں کی سنتا اور نیتوں کو جانتا ہے ۷۱ اور اللہ کو جو جب عمران کی
 بیوی کی مانتا تھا اذیابا جو کچھ میرے شکم میں ہے اسے نذر کر کے تیری نذر کرتی ہیں پس میری
 طرف سے یہ نذر قبول فرما بیشک تمہاری باتوں کو سنتا اور نیتوں کو جانتا ہے ۷۲
 (چنانچہ جب اس نے لڑکی جنی تو کہا کہ اذیابا! میرا تو لڑکی پیدا ہوئی ہے نہ لڑکا اللہ
 خوب جانتا تھا جو کچھ اُس نے جانا اور عمران کی بیوی نے کہا کہ ہر عورت کی طرح
 نہیں تو بااھ میں ہے اس (بچے) کا نام میرا رکھا ہے اور میرے اور اس کی نسل کو
 شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ۷۳ پس اس کے پروردگار نے اس
 کی نذر کو خیرن قبول کا شرف بخشا۔ اور اُس کی نہایت عمدت تربیت کی اور نکریا
 کو اس کا نسل بنا دیا جب کسی نرکا یا عراب میں اُس کے پاس چلے تو اس کے پاس کھانے
 کی چیزیں تپا کتے، اے میرے تم! یہ تجھے کہاں لگائیں وہ کہتی یہ اللہ کی طرف
 سے ہیں بیشک اللہ جسے چاہتا ہے نیز جس کے رزق عطا فرماتا ہے ۷۴ اُس وقت نکریا
 نے اپنے رب سے دعا کی کہ اذیابا! مجھے اپنی جناب سے نیک و ناز عطا فرما

اشرا م حضرت پشیمان سے کہتے ہو کہ ان میں
 اور ہر ایک سے یہاں دو دو باغیاب ہضم میں
 کے پھر ویسا نہیں کہ نزل کر کے ایشا جو ہے کہ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر کے نبی پشیمان نے کہا
 کہ میں نے یہاں ایشا سے مراد تھی۔ مگر تم نے نبی کا
 کوہ پر نیت ڈالا۔ لہذا اس کی آواز میں اور حدت کو
 خلع نہ کرنا تاکہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے
 اپنے بزرگوں کی زبانوں کے یہ حالت سننا لہذا اس کا
 مستحق جو خلع و نادات تم نے مشورہ کر کے پشیمان کی
 بنا اور فلا و قزلیہ میں پشیمان نے کہا۔ ہاں میں پشیمان
 اور مگر قرآن نے تمہیں بتلایا ہے اسی پر کفایت
 کر۔ دیگر مجھے وہی اللہ ہم جو تمہارے پیڑھے
 اُن کو بسلہ عمران سے شروع ہو رہا ہے۔ عمران کے
 ان کوئی اطلاع نہ تھی۔ ان کی بیوی نے اللہ سے دعا
 مانگی کہ خلیا! اگر مجھے پشیمان ہر وقت سے تیرے
 بہانوں کی حالت میں نہ لگ دوں گی کہ ہر وقت
 تیری ہی چہلوت کرے۔ اُس کی دعا قبول ہوئی۔
 اور اللہ سے اسے پشیمان کا۔ کئے گئے خلیا!
 اگر پشیمان ہر وقت ہی تھی۔ بیٹیاں اتنی دیر کیاں
 کہ وہ بچا لے جائے نہایت کی زندگی بسر کر سکیں بہر
 حال تو نے جو کچھ کہا ہے اس کی حقیقت معلوم
 تھی ہی معلوم ہے۔ میرا ہر کام ہم پر کبھی نہیں
 اور اسے اور اس کی ناز اور شیطان مردود کی نذر کو
 تیری یاد میں رہتی ہوں تیری ہی کا ساتھ دہرے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس عورت کی صورت حال نہ
 بخیر لگتی دعا ہے اے ان قبول ہوئے ہم نے اس
 ہر خاندان کی بڑی اچھی تربیت کا انتظام کیا۔
 اور نرکا کو اس کا صوبہ دست مقرر کر دیا۔ گاہ
 بگاہ جب ذکر یا ہرم کہہ کرے اور بگاہ میں
 ہاتے تو کلمہ پڑھنے کی عمدہ چیزیں نکھر کر
 پڑھتے کہ ہرم! یہ تمہیں تجھے کہاں سے ہوتا
 ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتی ہیں ہاؤں۔ یہی خلیا
 جو سب کا لائق ہے کسی نہ کسی طریقے سے یہاں
 پہنچا دیتا ہے۔ وہ نہ میں تو ان کے حصول کے
 واسطے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ وہ نیک ناز ہوتا
 ہرم کی اس نعت سے بڑا ہی حائر ہوا۔ اور لعل

طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٥٥﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلِكَةُ
 وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ ۖ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ
 بِيحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَأَوْحُورًا ۚ
 نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٦﴾ قَالَ رَبِّ آتِنِي يُكُونُ لِي
 عِلْمًا وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَلِكَ
 اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿٥٧﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً ۗ
 قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْرًا ۗ
 وَادْكُرَّتْ رَجَبُكَ كَثِيرًا ۚ وَسَبِّحْ بِالْعِشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٨﴾
 وَإِذْ قَالَتِ الْمَلِكَةُ يَمْرُؤُهُمْ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَ
 طَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ﴿٥٩﴾ يَمْرُؤُهُمْ
 اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿٦٠﴾
 ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ
 لَدَيْهِمْ إِذْ يَقُولُونَ أَقْلَامُهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا



بیشک توفانوں کو سننے والا ہے۔ پس ملائکہ نے انہیں پکار کر کہا جب کہ وہ
 محراب میں کھڑے ہو کر نازاؤا کر رہے تھے کہ انہیں کچھ بھیجے گی خوشخبری دیتا ہے جو کلہاڑی
 یعنی مسیح کی تصدیق کرے گا اور قوم کا مقتدا، پاکباز اور اللہ کے نیکو کا
 بندوں میں سے ایک نبی ہوگا۔ (ذکر کیا کہنے لگے خلیا! میرے ملائکہ کی خبر کیا ہے؟
 ملائکہ میں لڑھا ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح اللہ
 جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہنے لگے خلیا! میرے لئے کئی نشانی معترف فرمایا۔
 تیرے لئے ایسی نشانی ہے کہ تو لوگوں میں دن تک نہی نہایت چیت کرے گا کہ اللہ کے
 (وہ جلو شگاہ) اپنے رب کا ترسے ذکر تارہ اور صبح و شام کی تسبیح و تہلیل کرے
 اور یہ بھی یاد رکھ جب ملائکہ نے کہا کہ ایم اللہ نے تجھے توفیق دیا ہے اور گناہ کی لائشوں سے
 تجھے پاک صاف کیا اور تجھ کو دنیا کی تمام عزتوں، فضیلت ہی پر اور ایم تو اپنے
 کی بہادرتما خشیعہ و خضوع کر۔ کسی ایسے بیزیر ہواؤ کو شروع کرنا لوگوں کے تمنا کرے کہ
 (کہ چیرا غیر سبک بخیرین جمع ہو اچھی طرف ہی کر رہے ہیں آپ اپنی موت ایک پاش
 تھے جو کہ اپنے قلم جلو ترعہ پھینکے تھے حکم دیکھیں کہن ہم کا کہنیں تھا ہے

مخبر ہوا حضور کے کہنے لگے۔ خدا تعالیٰ نے ہر بات کی
 توفیق ہے تیرے لئے کچھ حال نہیں ہے کسی ایک
 ایسا ہی پاک باز ہو کار اور پایا یا ہر چھٹا
 زما جو میری لڑائی کا سامان ہے یہ تو اللہ کے
 ہلکے گناہوں سے نکلے گی۔ اور کئی دفعہ اللہ نے
 ہون اور جارت علم سے دیکھتے زور سے کہہ رہے
 بیکہ وہ عبادت اللہ میں فریضہ نماز اور کھڑے
 یہ نصرت ہی۔ بچے دیکھو گا ہوائی سے بچے لے
 یکین کیا زور اور نیک ہو علم ہے کہ حکم صادر
 ہو چکا ہے۔ اس کو نہ کہہ سکتے ہو گا۔ اور ہے
 بہت سے ہمیں سزا دیا گیا ہے۔ ان کا حضرت کو
 ذرا سمجھو ہے ہرے اور کہنے لگے خلیا! اگر
 لکھے تو چھٹا چہا۔ تو نے بہت سی بات بڑی
 ہی عجیب بات ہوئی۔ دیکھو کہ میں ایک شخصیت
 آدمی ہوں اور میری اہلیہ بانجھ ہے۔ اور خدا
 چہا۔ یہ سچ ہے۔ مگر تم میں مانو کہ ہر مسکیم
 آپ صبر و حیرت نہ ہوتے ہیں ہم کچھ کرتا ہوں
 کہتے ہیں عرض کرنے لگے۔ خلیا! میں نے سب
 کہا۔ مگر مجھے اس بچے کے ہونے کی کوئی نشانی
 ہی تباہی تاکہ سہل ہو۔ حکم ہوا میں اللہ
 ہے۔ کہ تم سوا ہمارے ذکر کے ذرا نہ کہو کہ
 اور اللہ عرش پر ہے۔ اور تسبیح پڑھتے رہو۔
 ملائکہ گذشتہ رکوع میں حضرت پر مبارک
 اور حضرت پر نبی علیہ السلام کی بیعت کا ذکر تھا
 اس سلسلے میں یہاں ان کے بعض غلط خیالات
 کی تردید کر دی۔ اور موصوفات تقاضا ت اور دین
 پرستی کا اہل رنگ دکھایا۔ اس رکوع میں حضرت
 پر مبارک اللہ کے حضور تہ اور نبی علیہ السلام
 کی بیعت کا ذکر اور اس پر علیہ السلام کے
 چند حیران کن معجزات کا تفصیل بیان ہے۔
 دین کی کاپ لہا ہر دین دہم و گناہ نظام
 کا اہمال ذکر ہے۔ جو حضرت سکھوں نے
 آپ پر ہمارے اور اللہ چہا ہے۔ کہہ رہے
 کی پانچویں۔ اس کی عبارت گذار لی اور اللہ
 اور صفات کے پیش نظر لکھنے اس کے
 کہنے پر! کچھ خائن سے بدلے نہایت
 بلند مرتبہ عطا ہے۔ اور ان تمام آیتوں کے

كُنْتُ لَدَيْهِمْ إِذِ يَخْتَصِمُونَ ﴿١٦٦﴾ إِذْ قَالَتِ الْمَلِكَةُ
 يَمْرُؤُا إِنَّ اللَّهَ يَبْشُرُكَ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ؕ اسْمُهُ الْمَسِيحُ
 عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ
 الْمُقَرَّبِينَ ﴿١٦٧﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ
 الصَّالِحِينَ ﴿١٦٨﴾ قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ
 يَمَسِّنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَلِكَ اللَّهُ مَخْلُوقٌ مَا يَشَاءُ ؕ إِذَا
 قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿١٦٩﴾ وَيُعَلِّمُهُ
 الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿١٧٠﴾ وَرُسُلًا
 إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ؕ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ؕ
 أَنِّي أَخْلَقْتُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفَخْتُ فِيهِ
 فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ؕ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ
 وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ؕ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا
 تَدْخِرُونَ ۖ فِي بُيُوتِكُمْ ؕ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ

اپنی موت میں ان کے پاس دنتھے جب وہ اس کفالت کی خاطر کہیں مگر ہرگز (۱۰) نہ فرما
 جب تک کہ نہ کہا تھا کہ اے میرا اللہ تجھے ایک کلمہ کا بشارت دیتا ہے جو کل جا بجا
 ہے جس کا نام تیری ہی میں ہوگا (۱۱) دنیا و آخرت میں مغز و مقربین میں
 ہوگا (۱۲) اور وہ سپین بچے میں رکھیاں پر لوگوں سے اتنی کہ بچاؤ بیکو را
 میں ہوگا (۱۳) (۱۴) کہا خدایا! میرا بچہ پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھ کو کسی بشر
 نے پیدا کیا ہے۔ فرمایا۔ اے اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جو چاہے کسی امر کا فیصلہ
 کرتا ہے تو صرف اتنا کہ دیتا ہے کہ ہو پس وہ ہو جاتا ہے (۱۵) اور اللہ اے کتاب
 و حکمت اور کتاب و انجیل کی تعلیم دے گا (۱۶) اور نبی اس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گا کہ
 لوگو! میں تم سے پہلے تمہارا کفر و کفر کی نشانی لیکر آیا ہوں (۱۷) میں تمہارا کوئی
 پروردگار کی شکل کی چیز بنا دیتا ہوں پھر میں تمہارا دیتا ہوں تو اللہ کے حکم سے
 اور لگتا ہے اور خدا کے حکم سے اور نرائے ہوں اور وہ صیوں کو شفا دیتا ہوں اللہ کے
 حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جو چاہے تمہارا ہو۔ اور جو چاہے تمہارا میں جمع کرتے
 ہو۔ اس کی خبر دیتا ہے۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے کوئی نشانی ہے اگر

پاک صاف کہیا ہے جو ہرگز مردوں کو زندہ نہیں
 ہرگز مردوں میں سے کسی سے نہیں قرار دیتا
 پس تجھے ہرگز شک یہ ہرگز عالم کی عبارت
 چلے سے ہی زیادہ کہنی چاہئے (۱۸) اس کے چل کر ارضا
 ہوتا ہے۔ کہ نہ بچہ پلینا حاضرین کو مست نادہ
 اگر چہ میں کہا ہوا نہیں ہوں۔ نہ میں نے قرأت
 نے میں نے اور نہ میں نے اس کے بارہ ہوا ہے ہی
 بزرگوں کے سے صحیح واقعت بیان کر رہا ہوں
 یہ محض اس لئے ہے کہ وہ ہرگز کا جس سے قرأت
 واجب کرنا نازل کیا اور دنیا کی جاہت کیلئے انبیاء
 کو بھیجا۔ ہی کے یہ واقعات بتا رہا ہے اور ان
 ہی کا لہجہ ہے۔ ہاؤ تم کسی خبر عرف سوز، اسبیل
 میں بھول کر یا کسی ہرگز اس سے پوجو کہ لکھ
 واقعت جو قرآن بیان کر رہا ہے۔ درست ہیں یا
 جیسے قرآن ہے۔ جیسے وہ اللہ کے حکم کی پیدائش
 کا واقعہ ہے کہ لاگرتے خلاف قرآن میں ہم کو
 یہ شامت ہی کہ بارگاہ حق تبارے سے یہ حکم صلا
 ہو چکا ہے کہ ایک فرقہ صلا ہو جس کا نام
 جیسے ہوگا۔ نسب اللہ کے کتب ابن مریم
 ہوگا۔ ہر ماں بچہ میں ہرگز اور آخرت میں
 خاص تر ہو لوگوں کی صف میں نہا گیا ہوگا۔ اور
 سین سے بڑھاپے تک تبلیغ حق میں
 مصروف رہے گا۔ یہم غرض وہ ہو گئی اور حق کو
 ملی کہ خدا کا نام ہے ہر گز ہے کہ کسی انسان سے
 میرا جلا نہیں نہ ہوا ہر گز وہ پیدا ہو جائے اور
 ہوا۔ ان دایا ہر گز ہے۔ بچہ پیدا ہونے کیلئے
 اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ہر اپنی ذرا گاہ سے کہ وہ دنیا
 کہ پیدا ہو جائے وہ پیدا ہو جائے گا۔ بچہ پیدا
 ہے کہ قرأت احمد انجیل اور دیگر کتابوں کا اور اور
 علموں کے اور انبان و عمل کی خدمتوں سے لافیل
 کریں گے۔ وہ ہیں ہر گز کی طرقت نبی بنا کر بھیجا
 گا۔ اللہ کے گا کہ لوگو! میں تمہاری جاہت کیلئے
 بھیجا گیا ہوں۔ تجھے بتایا جائے۔ اگر تم کوئی سچا
 میں کوئی ناس ہو۔ تو کہ تمہیں چند لہجے بتا دے گا
 جو قرآن میں نہیں سمجھتے اور اللہ کے خلاف
 ہاتھ ہر۔ دیکھو ایہ طاقت خدا سے زمانہ تجھے

اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَمَصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
 التَّوْرَةِ وَلَا حِلَّ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي هُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَ
 جُنَّتُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
 اِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٥٧﴾
 فَلَمَّا أَحْسَسَ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى
 اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ؕ آمَنَّا بِاللَّهِ
 وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٨﴾ رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ
 وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٩﴾ وَمَكَرُوا
 وَمَكَرَ اللَّهُ ؕ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ﴿٦٠﴾ اِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَى
 اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ
 كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ
 كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَاخْكُمُ
 بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦١﴾ فَاَمَّا الَّذِينَ



تم تعین کرتے ہو اور اسے آیا ہوں، تو اس کی جو چیز پہلے نازل گئی، تمہی تصدیق کرو۔
 نیز اسے کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں حلال کرو اور دیکھو! ہمیں تمہارا
 پروردگار کی جانب سے نشانی لیکر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔
 بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔
 پھر جب میں نے ان کے کفر و انکار کو محسوس کیا تو کہا کہ خدا راستہ میں کوئی میلہ لگا رہا ہے؟
 اے میرا حریف! یہی کہ تم اللہ کے دین کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور یہ تمہیں فرمایا
 ہیں۔^(۱۶) علیٰ ایہ جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہنرمندوں کی پیروی اختیار کر لی۔
 پس میں بھی حق کی شہادت دینے والوں میں لگے اور میری پیروی کی یہی متعلق مخالفانہ
 تدبیر اختیار کیا اور کھنڈے ان کے مخالف تدبیر اختیار کیا اور اللہ بہترین ہیرن والا ہے۔^(۱۷)
 واقعہ یاد کرو، جب نے تمہارا اے عیسیٰ میں تجھے جبرائیل نے نازل کیا تو اپنی طرف اٹھنا تو اب
 اور تجھے منکروں کی محبت سے پائل کرنے والا ہوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی
 کی ان کے لیے نیر اور پیرا ہمت تھی تو ان کو بھیجو کہ سب کو میری طرف لوٹ کے آنا ہے تو
 میں تمہارے سامان آنا کا فیصلہ کرو۔ جس میں تمہیں ایک سے اختلاف ہے۔^(۱۸) پس ان لوگوں کو

اس واسطے حکما ہے کہ تم میری تعین کا دل کر۔
 اللہ کی حمد و ثناء ہے جو کما کی اور جو ستر تہذیب
 اس میں ہوا ان کا مزین ہو سکو، اور دیکھو! ہمیں تمہارا
 سامنے پیش ہے، جسے کسی شکل کا ایک کھنڈ بنا بنا
 چلا۔ اور جس میں ہر جگہ رکھتا ہے۔ دیکھنا اور
 کچھ خدا ہی اللہ کی طرف سے نازل کیا ہے اور نہ خود
 والا۔ تمہارے سامنے ہمیں اللہ نے تم سے بنا کر دیا
 اور کہہ دیا کہ کچھ بھلا بناؤں۔ اسی طرح کسی
 فرد کو میرے سامنے لاؤ۔ اسے کہیں کا اللہ کے حکم
 سے زندہ ہوا۔ تو وہ زندہ ہو جائے مگر یہی چیز
 لگا کر اور میں بناؤں کہ تم نے کیا کیا تھا اور
 کیا کچھ صحیح کر رکھا ہے۔ تو: یہ تمہارے لئے ہے
 تمہا پیغمبر ہونے کی علامتیں ہیں ایمان لائے کی
 خواہش ہے۔ تو اور میری پیروی کرو۔ دیکھو
 میں کہتی تھی بات تمہارے نہیں آیا۔ تو سب
 کو کہ تو اللہ کے حکم ہے، پھر چند چیزیں جو
 تمہیں فرماتے ہو میری میں گراؤں گے۔ تمہیں
 اللہ نے کمال فائز ہے وہ ہے اللہ کے سامنے
 فضل پر حاصل فرمایا ہے۔ اور۔ اپنے لئے کہ ہیں
 سترہ خط سے اور میری اطلاع کرو۔ میں
 تمہیں باطل سے اور بے غلطی سے پہلے چاہا
 چلا۔ اور اللہ ہوتا ہے کہ جب ان ہرگز نہیں
 صیغی اللہ ہی ہے تو ان کے پیغمبروں کو بھیجا
 کہ ہر مومن کی حالت کا دارم ہے۔ ہنرمندوں
 سچے ماری ہیں مصلحت کے حضور وہ چور ہے
 ہیں۔ آج بچہ بچہ کر گیا کہ مجھے وہ فدائی حاجت
 کرتا ہے۔ وہ آئے۔ اور میرے ساتھ لے کرے بالکل
 کام کرے۔ چاہے چند روشن بلوں لوگوں میں
 صلا پر ایک کہ اسے چاہیں ان کا اعلان کرے۔
 اس کے بعد ان کو لے کرے اور اسے دشمنوں نے اپنے
 مغز پر تو جس سے میں نے اللہ کو ننگ کیا۔ اور
 ان کے حق میں ہی مٹانے کہ جس میں میں نے
 اپنے پکا تھا سو بیجا۔ اور ان کے تمام خصروں
 پر پال بھریا۔ ان کی مخالفت کمال ہند کی حالت
 تم اور کتن صحیح اللہ انسان کر سکتا ہے کہ ہر
 مخالفے ہر کسی کا کوئی داؤ نہیں چل سکتا ہے۔
 ہے کہ۔ کہ وہ کہ میں حضرت پر تم کے بعض
 اجال عادت حضرت عیسیٰ کی پہلے مخالفین

كَفَرُوا فَاَعَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ
 وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٥٥﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
 الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٦﴾
 ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٧﴾
 إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ
 ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٨﴾ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ
 مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٥٩﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا
 جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا وَآبَاءَكُمْ
 وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ۗ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
 فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ ﴿٦٠﴾ إِنَّ هَذَا
 لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۗ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَ
 إِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦١﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ
 اللَّهَ عَلَيْهِم بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ



تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا
اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا
بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٤٦﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي
إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٧﴾ هَآنَئِمْ هُوَ لَكُمْ فِي مَا لَكُمْ بِهِ
عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِي مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٨﴾ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَهُودِيًّا
وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ﴿٤٩﴾ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٠﴾ وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوكُمْ
وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٥١﴾ يَا أَهْلَ

ایک بات پر متفق ہو جائیں جو تمہارے پاس ہے اور میں نے یہاں سے یہ ہم اللہ کے کسی

کی عبادت نہ کریں نہ اس کا کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے

کو اپنا رب قرار دیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیں کہ شاہد ہند پہ تو فریاد کیا

نہیں ۳۷ اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے باپ سے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ

تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئی تھیں کیا تم (انہما ہی) نہیں

سمجھتے ۳۸ (دیکھو!) تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں قطع علم تھا۔ نہیں سمجھتے

کچھ سمجھی کی مگر جن باتوں کا تمہیں بالکل علم نہیں ان میں کیوں جھگڑتے ہو، اور اللہ

(ہدایت) مانتا ہو اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے ۳۹ ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ

مصرانی۔ بلکہ حق پسند اور بندہ فرمانبردار تھے۔ اللہ شہ کون میں سے نہ

تھے ۴۰ ابراہیم کے نزدیک تھے لوگ ہیں جنہوں نے اہلی پیروی کی اور یہ نبی محمد

صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اللہ مومنوں کا دوست

ہے ۴۱ اہل کتاب کا ایک فرقہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کرنے

ملا کر فریاد اٹھائے، صرف اپنی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں ۴۲ اے اہل کتاب!

اور ان سے کہ باعہم یہ بتایا گیا تھا کہ ہر ایک اپنے اپنے رب سے دعا کرے اور اللہ کے فضل سے تمہیں شہر میں جو
فضل عطا ہے اور اگر کوئی تمہیں بہت کوشش کرے
پھر بتایا کہ حضرت مسیح کی پیدائش کریں جو
انہوں نے کہا جس طرح کہ۔ بعد سے تمہیں اس میں کیا
اور تمہیں اس میں حفاظت میں لیا۔ اس میں کہ
میں میں تمہیں سے خطاب کے لیے پھر وہ اللہ کے نام
کی زبان کھولا گیا ہے کہ دیکھو اگر تمہیں سلام
لائے ہیں تو بتاؤ کہ تو یہی سلام ہے جس میں ہی
کی تمہیں پہنچا۔ پھر تمہیں تمام غائب کے پیادے
اور ان کی ایک ہی ہیں۔ اللہ نے انہیں اپنے
سہاگنوں اور انہیں نواز دیا۔ اس میں ایک کی
جہاد کو۔ ان کے ساتھ اور انہیں حفاظت میں لیا
شہرت ہے۔ انہیں کو اپنا کاروبار سمجھا۔ انہیں
حق میں دیکھنے کے لیے۔ انہیں کی زبان پر
کہ۔ وہ سمجھنے کی نہیں کی تھی اور نہ ہی
سمجھتے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
اپنا پیغمبر سمجھتے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
کاروبار میں انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
بعض دیکھنے دیکھو۔ تورات اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
کہ یہ عقل نہیں تھی۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
نہیں۔ انہیں کو اپنا کاروبار سمجھا۔ انہیں
اور انہیں سمجھتے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
انہیں کی اطلاع کہ۔ دیکھو! انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
فائدہ حاصل نہیں تھا۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
حضرت ابراہیم کی تعلیم دیکھو کہ تمہیں ان سے
بڑی بڑی اولاد متناہیں رکھتے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
عقل بھی ان کی تعلیم پر عمل ہی
منتانے منتانے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
ساہن سے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
ہے۔ دیکھو! اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
مسیح جانشین بنا جائے تو ان کی
پیروی کو پیغمبر علیہ السلام کا
انہیں کی تمہیں ان کی تعلیم کی ہے
اور انہیں سمجھتے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
انہیں لوگ باطلہ جان کے پیغمبر جانشین
کہہ سکتے ہیں۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں اور انہیں سمجھتے۔ انہیں
کہ انہیں سے ندو اور تورات اور انہیں سمجھتے۔ انہیں

الْكِتَابِ لَمْ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝
 يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ
 الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَقَالَتْ طَافِيَةٌ مِّنْ أَهْلِ
 الْكِتَابِ آمَنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ
 النَّهَارِ وَكَفَرُوا بآخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوا
 إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَىٰ اللَّهِ
 أَنْ يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيْتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ
 رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ
 اللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
 ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ
 بِقِطَارٍ يُؤَدِّيهِ إِلَيْكَ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنَهُ بِدِينَارٍ
 لَا يُؤَدِّيهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ
 قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّينَ سَبِيلٌ ۝ وَيَقُولُونَ



تم انہی کو آیتوں سے کیوں نکال کرتے ہو حالانکہ تم اس قصہ پر گواہ ہو ۱۰
 اے اہل کتاب! تم حق تعالیٰ کو کیوں غلط مطلق کرتے ہو اور قصہ کو کیوں چھپاتے ہو؟
 حالانکہ تم حقیقت کو جانتے ہو ۱۱ اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ تم مسلمانوں
 پر جو کلام نازل ہوا ہے اول ذرا اس پر ایمان لاؤ۔ اور آخر روز نکال کر دو۔
 لیکن جو گروہ پلٹ جائیں ۱۲ اور فریسی کی یا مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرتی تھی
 جو آپ نے پیرا، آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیٰ ہوا ہے، جو اللہ کی شہادت اور اوستے میں آ
 تسلیم نہ کرے کہ جیسا دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا ہی کسی کو بھی دیا گیا ہے یا یہ لوگ
 تم کو تمہارے خداؤں جھگڑا کر بیٹھے یہ بھی کہتے ہیں کہ فضل اللہ ہی ان سے جسے چاہتا ہے
 دیتا ہے اور اللہ بڑی داد دے رہا ہے اور اللہ ۱۳ اور جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا
 ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۴ اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہیں اگر خرمانے
 ایمان بلا دو تو وہ بعینہ تمہیں دین دے دیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ تم ان کے پاس ایک
 دینا بھی مانگتے کہ وہ تمہیں دین دے دیں پس میں گریہ کر کے وہ سر ٹھکڑے ہو یہ بولا کہ وہ کہتے
 ہیں کہ تاخوندوں کے پاس سے یہ یہ معاملہ کیا، ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور اس کا کہنے

چرتے یہ کہ خدا کے عذاب سے گھبرا کر دل سے نکال کر دی
 انصاف پسندیدہ اور حق سناؤ اور صریح صریح صریح
 قصہ کی ہر پہلی میں اپنی طاقت سے سزا سے نکل کر دو
 ۱۰ اگر تم گروہوں میں ان کے پاس سے کہنا
 کہ اگر تم ہر ایک کے پیروی سے سزا سے نکل کر دو
 آج اپنے جو کو تم سے حضرت جبرائیل کے لئے ہوا
 لہذا اگر اور نہیں تمہیں کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جاؤ
 تاکہ تم میں انہیں کمال پیدا ہو۔ اس کو جو میں سے
 بتایا گیا ہے کہ سزا: اب جو تمہارا عدل حق کے لئے
 کرے وہ سزا ہو۔ اور جو اپنے کا حق نہ کرے اللہ کے
 جنت میں ان کے لئے ہوا ہے اور ان کے لئے ہوا ہے
 یہی طرح اور قصہ ہو گا کہ کسی وقت ختم ہونے
 دیکھو: تمہارے مخالفین کا عدل انہوں نے طے ہے
 کہ ان میں سے جو پہلے بنی ہوا ہے اس کا صلہ عیشہ سے
 چند ماہوں کے لئے تھا پھر انہوں نے کہتے ہیں
 پھر وہاں کسی وقت جبکہ وہ عدل میں نیک کرے گا
 اس کے بعد اللہ کا عذاب کہتے ہیں انہوں نے طرح
 اپنے ان عدل کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدل چاہتے ہیں
 جو اس کا عدل انہوں نے عدل نہ اپنے اس سے
 یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے عذاب کا
 نہ کہ تمام عذاب معلوم کر لے اور اس عذاب سے
 چشم ہر کسی یہ دین اور حق نہیں ہے۔ انہوں نے
 ہے رہا: انہوں نے ہے۔ سزا: یہ ہیں انہوں نے
 بلکہ ان کا باطن عدل نہیں ہے۔ انہوں نے کہتے
 کہ جب تک کہ تمہارے عدل میں نہیں یا تمہیں کے
 ساتھ نہ ہو سکتے ہیں اور یہی ہمارا ہے گا۔
 کہ اس واسطے ہی تمہاری مخالفت کرتے ہیں کہ وہ
 اپنے زعم میں ہیں اور یہی ہیں انہوں نے عذاب
 سب لوگ راہ دہانت سے بھٹکے ہوئے ہیں انہوں نے
 اس میں جو کفر ان کے لئے ہے کہ نام ہے کسی
 کہتے ہیں انہیں جو طلب نہیں ہے اور حق ہوتا ہے
 حال میں ہے۔ اور جو کفر انہوں نے ہمارے کام کہ
 ایک ایک ٹوٹا ہوا ہے۔ اسے حضرت نبی کریم نے

عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ
 وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
 بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ
 لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكَلِّبُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥٧﴾ وَإِنَّ
 مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُونُ السُّنَّتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ
 مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ ۖ وَيَقُولُونَ هُوَ
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَيَقُولُونَ عَلَى
 اللَّهِ الْكُذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٥٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ
 يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ
 لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا
 رَبَّانِينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ
 تَدْرُسُونَ ﴿٥٩﴾ وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ

اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ اصل بات کو جانتے ہیں ﴿۱۰﴾ ان اپنا قول قرا
 پڑا کرے اور اللہ سے ڈرے یقین جانے۔ اللہ ایسے یقینوں کو محبوب ہے ﴿۱۱﴾ جیسا کہ
 لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر قلیل (زیادتی) معاوضہ لیتے
 ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں نہ ان سے اللہ قیامت کے دن بولے گا نہ ہمیں
 دیکھے گا اور نہ ہمیں لگنا ہوگی، پاک کی بجائے اور ایسے لوگوں کی زندگی مذاب ہے ﴿۱۲﴾ اور
 ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو پڑھتے وقت کتاب کو الجھا دیتا ہے (اور کچھ کچھ پڑھ دیتا ہے)
 تاکہ تم سمجھو کہ یہ کتاب کسی میں ہے حالانکہ وہ کتاب کسی میں نہیں اور کہتے ہیں یہ (ہمارا)
 الشکی جانب ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ
 وہ جانتے ہیں ﴿۱۳﴾ کسی انسان کے لئے یہ زیا نہیں کہ اللہ کو کتاب
 حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو
 چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ وہ تو یہی کہے گا، تم خدا پرست
 بن جاؤ۔ اس لئے کہ تم کتاب الہی کی تسلیم دیتے ہو۔ اور اس لئے کہ تم
 اس کو پڑھتے ہو ﴿۱۴﴾ اور نہ یہ کہے گا کہ تم لایکھو اور انجیل لے لو کہ اپنا

حکومت کی خدمت میں لوگوں کے سپرد کر دی جائیں۔ جو
 سنت میں لوگوں کے فرور ہے اور اس میں پہنچا گیا
 اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ اصل بات کو جانتے ہیں ﴿۱۰﴾ ان اپنا قول قرا
 پڑا کرے اور اللہ سے ڈرے یقین جانے۔ اللہ ایسے یقینوں کو محبوب ہے ﴿۱۱﴾ جیسا کہ
 لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر قلیل (زیادتی) معاوضہ لیتے
 ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں نہ ان سے اللہ قیامت کے دن بولے گا نہ ہمیں
 دیکھے گا اور نہ ہمیں لگنا ہوگی، پاک کی بجائے اور ایسے لوگوں کی زندگی مذاب ہے ﴿۱۲﴾ اور
 ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو پڑھتے وقت کتاب کو الجھا دیتا ہے (اور کچھ کچھ پڑھ دیتا ہے)
 تاکہ تم سمجھو کہ یہ کتاب کسی میں ہے حالانکہ وہ کتاب کسی میں نہیں اور کہتے ہیں یہ (ہمارا)
 الشکی جانب ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ
 وہ جانتے ہیں ﴿۱۳﴾ کسی انسان کے لئے یہ زیا نہیں کہ اللہ کو کتاب
 حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو
 چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ وہ تو یہی کہے گا، تم خدا پرست
 بن جاؤ۔ اس لئے کہ تم کتاب الہی کی تسلیم دیتے ہو۔ اور اس لئے کہ تم
 اس کو پڑھتے ہو ﴿۱۴﴾ اور نہ یہ کہے گا کہ تم لایکھو اور انجیل لے لو کہ اپنا

وَالنَّبِيِّنَ آيَاتِنَا ۚ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكَفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ
 مُسْلِمُونَ ﴿٤٥﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ
 لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
 مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ
 قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِي ۚ
 قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ
 الشَّاهِدِينَ ﴿٤٦﴾ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
 هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٤٧﴾ أَغْيِرْ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَئِنْ
 أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا
 وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ أَمِنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ
 عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ
 وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ
 وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نَفَرَّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ



رہ سمجھو کیا ہا تمہیں کفر کی تلقین کرے گا اس کے بعد کہ تم سلام
 قبول کر چکے ہو اور اے لوگو! اس قدر کو یاد کرو جب اللہ نے پیروں سے عہد
 لیا کہ میں جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول
 آئے جو ان چیزوں کی جو تمہارے پاس میں تصدیق کرے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا
 اور تبلیغ حق میں اسکی مدد کرنا پھر فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو میرے عہد قبول کرتے
 ہو انہو نے (برضا) کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا تم اسے کہے کہ گواہ بنا
 اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں اس میں ہے پھر جو اسکے بعد فرمودہ کران ہو تو ایسے
 ہی لوگہ گار میں ہے تو کیا اللہ کے دین کے بجایہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں انکے
 جو زمین اور آسمان میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے ہی کافر بنا ضرور ہے
 اور اب لا خرب، اسی کی طرف لوٹنا جائیں گے اور اپنے گناہوں سے کہ تم تو اللہ پر ایمان
 لائے ہیں جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر اور جو کچھ برا تم میں پہنچا، اس حق اور تعویب پر اور
 اس کی اطلاع نازل تھا اور کچھ مٹوسی، عیسیٰ اور دیگر نبیوں کے انکے رب کی تعظیم
 کیا ہے ہم سب ایمان رکھتے ہیں، ہم ان میں سے کسی کو دوسرے سے عبادت نہیں کرتے

کے لئے وہ تمہاری اور تمہارا ہی کے جذب سے
 ہے یہاں ہی برائی خدا کے حکام کی تعظیم کی اور
 کچھ بھرنی تھیں سے دوسروں کو دھوکا دینا
 اٹھایا۔ تو قیامت کے دن جب ہمارے نبی اور
 حالت میں پیش کیے جائیں گے۔ تو میں حق تم نے ہم
 ہے یہاں ہی ہوتی تھی اس حال میں تم سے ہے یہاں
 پر تم سے اللہ نے ناک اور جو شہداء مندرجہ
 سات ہوا اللہ نے اسے کہ لکھا جو ان اتنے بڑی
 ہوں اس قدر بے خوف وہ بے پروا واقعہ ہے
 کرنا کہ اللہ کے حکم سے خود ترافہ اور اللہ اور
 اپنے حکام کو خدا کا حکم کہہ کر پہن کریں اور اللہ
 اللہ کے اصل صفات و افعال اللہ اور اللہ
 کو راجع کریں تبسیر ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے
 وہ تو خدا پر نافرمانی سے نہیں ڈرتے تو تم
 سے کیا کریں گے وہ ہم سے انہیں پیدا کیا
 اتنا بڑا کیا اور عقل و شعور دیا۔ اس کے جہان
 ذہن سے۔ تم کہہ کر ان سے بھلائی کی توقع
 کتنے ہے اللہ اللہ ہوتا ہے کسی نبی کے آج تک
 بجز انکے کوئی تعلیم نہیں کی کہ لوگو! اللہ کے بند
 اور اس کے خواہناں اور اللہ کے بندوں کو
 اور اللہ اور اللہ میں وہیں اللہ وسیع کا شعور
 رنگی اللہ کے اللہ عیسیٰ علیہ السلام، اللہ نے
 مسیحا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے کی تعلیم دی ہے
 اللہ کے کسی نبی نے اللہ کے کسی کے خدایانہ
 ہے۔ لوگ ہوا ہے میں اللہ ہی حق ہے بنا لیتے
 ہیں اور نبیوں کو خواہ مخواہ بتام کرتے ہیں
 اللہ کے پچھلے حکم میں بتایا گیا تھا کہ چہ
 کی راہ وہی ہے جو خدا کی کتاب اللہ اللہ کی
 بتائی ہوئی راہ ہے۔ وہ جس چیز میں اللہ اور
 تو میں اللہ کی راہ ہے انسان کو اللہ پر نیک کا
 راہ اللہ والی ہے جس میں اللہ بتایا ہے اور اللہ
 کی تعلیم بتائی ہے وہ لیا گیا تھا اور ان سے
 کہ لیا تھا کہ تم اللہ اور اللہ کے اللہ اور
 تم میں ہم کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئے۔ اس سے

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا
 فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٥٦﴾
 كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا
 أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
 الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾ أُولَئِكَ جزاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمُ لعنةُ اللَّهِ
 وَالسَّالِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٥٨﴾ خَلِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ
 عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا
 مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا ۗ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٠﴾
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ أزدَادُوا
 كُفْرًا لَنْ يُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۗ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿٦١﴾
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا فَلَنْ يُقْبَلَ
 مِنْ أَحَدِهِمْ مِلُّ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوْ اقْتَدَى بِهِ ۗ
 أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٦٢﴾



اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں ﴿۱۰﴾ اور جو اسلام کے برہا کسی دوسرے دین کا
 خرابان تو وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹے میں رہے گا ﴿۱۱﴾
 کس طرح اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور
 دجو اقرار کر چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس اسکی نشانیاں
 بھی آگئیں تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہتھ کی توفیق نہیں دیا کرتا ﴿۱۲﴾ یہ
 لوگوں کی سزا ہے کہ اللہ ملاک اور تمام لوگوں کی پرستش ہے ﴿۱۳﴾ اسی میں ہمیشہ
 رہیں گے اور انکے مذاہب میں کمی نہ کی جائے اور نہ انہیں عیب ہی سہیگی ﴿۱۴﴾ مگر جن لوگوں
 نے اپنے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو اللہ انہیں سنجشنے والا مہربان ہے ﴿۱۵﴾
 یقین جانو جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا۔ پھر کفر
 میں بڑھتے گئے۔ ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں ﴿۱۶﴾
 یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے تو زمین کے
 برابر بھی ناپاطو رفدیہ دینا چاہیں تو ان سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ان لوگوں کو
 دردناک مذاہب ہے اور انہیں (مذاہب) پچانے کے لئی کوئی مدکار نہ ملیگا ﴿۱۷﴾

طعن اشابہ اس لفظ ہے۔ کہ یہ مرد و شمار کیا کر جائے
 جملہ لوگ کہ کائنات میں ہی کو ان لینا چاہیے۔
 کیونکہ تمام انبیاء ایک ہی صلیب پر چھوڑ دیں
 میں ہر مردان کی تعلیمات میں کوئی اختلاف نہیں ہو
 اسلام تو زمین اطرت ہے۔ لہذا اگر ان میں میں ہی کو ان
 ذکر ہے۔ اور در حقیقت دیکھو تو زمین آسمان کی
 تمام کائنات قطعاً اس بات پر مجرب ہے کہ وہ اسی
 دین کی طرف کی ہیری کرے۔ لہذا اللہ صحت یا علی
 قبل کہے دارا کہو کہ ہم خدا پر خدا کی کتاب تر کن
 پر اور اس سے پہلے جس قدر انبیاء برحق چکے
 ہیں۔ ان سب کی خلق یا ایمان لاتے ہیں۔ اور
 ان میں سے کبھی کہ در دس سے الگ نہیں سمجھے
 لوگو! اسی تعلیمات میرے مجربے کا نام دین
 اسلام ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ان میں یا علی
 اصولوں کا امتناع یا ممانہ تا زمانہ کرے تو یقیناً
 وہ سخت نقصان میں رہے گا۔ اور ہم خدا وہ
 کسی دین کا متبع نہیں ہوں۔ یہ۔ اس کا کوئی عمل
 معتبر نہ ہوگا۔ دیکھو اتم روز اداں ہی سے
 اسلام کی فریاداری کا عندیہ ہے جو۔ پھر میں
 اس سے نڈر دان جوتے ہو۔ پھر عیسا یوں اور
 یہودیوں سے خطاب کر کے اور شاد کیا ہے کہ تم
 سے بعض نیک شمار ملانے سے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ تمام
 نشانات عداوت جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ
 ہر بنا پر ہوتے تھے وہ کچھ ہر نامہ محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر پڑے ہیں۔ پھر تمہیں کیا
 تامل ہے۔ کہ پھر علیہ السلام کے اقرار پر سمیت نہیں کرتے
 شکر! جو کوئی نہیں علیہ السلام کو مانے۔ اس پر اللہ
 کی ادا کی اور تمام لوگوں کی نفسیں جو ان اور اللہ
 طریقوں سے اللہ یا با جا کر گا اور یہ صواب ہے اللہ
 نہیں ہر گا ایک ہر شے میں بنا ہر گا اور پھر یہی
 کہو کہ ہادی صحت تمام دنیاوی دولتوں کی طرح
 نہیں کہ جہاں ہر نامہ لپٹا ہوں کہ کچھ حوض سے لے کر
 چھوٹا کتا ہے۔ میں تو زمین آسمان کے اندر چلو
 ہے۔ اسے سوتے سے ہر ڈر کے بل بطور مذہب چکے
 تو قبل نہ ہر گا۔ اللہ تو میں ہی ماہ کار ہیں کی انہی
 میں خود ہی مذاہب ہر مذہب کے کار بنا ہر گا۔

لَقَدْ نَادَى الْأَبْرَحِيُّ نَادِيَهُمَا لِحَبِيبَيْهِمَا وَكَانَ نَادِيَهُمَا

مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ
 حِلاَّ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ
 مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنزَلَ التَّوْرَةُ ؕ قُلْ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ
 فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٨﴾ فَمِنْ أَقْتَرَى عَلَى اللَّهِ
 الكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١٩﴾
 قُلْ صدَقَ اللَّهُ ؕ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا
 وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٢٠﴾ إِنْ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ
 لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ﴿٢١﴾
 فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ؕ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ
 آمِنًا ؕ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
 إِلَيْهِ سَبِيلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ
 الْعَالَمِينَ ﴿٢٢﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ

الْحَبِيبَاتِ

وَقَدْ حَبَّرَ عَلَى عَالَمِيهِ الْعَنْزُونَ

تم ہرگز نیکی کا دوزخ حال نہیں کر سکتے تاؤیکہ اسے جہیزیں اللہ کی لایں فصیح نہ کر دو
 تمہیں پندرہ سو روپے کچھ بھی لاکھ لایں، خرچ کرتے ہو اللہ کو خوب عبادتاً ہر ۱۷ کھانگی
 تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لعلال تمہیں بحران ایشیا کے جو یعقوب نے خود اپنے او
 حرام ٹھہرائیں، پیشتر اس کے تورات نازل ہو۔ (اے پیغمبر! ان کے ہمد بھگے کہ اگر تم سچے
 ہو تو تورات لاؤ اور اُسے پڑھو ۱۶) پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھ
 تو ایسے ہی لوگ ہیں جو حد اعتدال سے تجاوز کرنے والے ہیں ۱۷
 (اے پیغمبر! کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے پس تم ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو
 حق پسند اور رُشتر کروں میں تھے ۱۸) بیشک ہلاک ہو لوگوں کیسے مقرر
 کیا گیا۔ وہ وہے جو کہ میں سے برکت والا اور دنیا جہان کے رُشتر کن، ہر ایسے ۱۹
 امین دین حق کی آرزوئیں نشانیاں دین میں ایک مقام ابراہیم پر اور جی اس کی حد
 میں بدل ہو جاوے وہ روحِ حفاظت میں اور اللہ کی طرف سے لوگوں کو نصیب ہے کہ جو تک
 پہنچنے کی طاقت رکھے وہ خانہ کعبہ کا حج کرے اور جو انکار کرنے تو یاد رکھے کہ اللہ تمام دنیا
 سے بے نیاز ہے ۲۰) کہتے ہیں۔ اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو

ہاں گذشتہ رکھو یہاں انسان کہہ خود ناکوت
 اور دایا گیا تھا جب سے خدا کے دہرہ پیش ہوا
 اور اپنے اعمال کی جھوٹا ہے۔ نیز خدا کو
 عطا کرے یعنی جی کرانگی جھوٹ ہی ان کے لئے
 ریل جان ثابت ہوگا۔ لہذا چاہئے کہ ہمیں
 مستقل بائین یہاں ہو اور خدا سے خلافت
 سے اور فرمایا ہے کہ میں ان دیکھ جاہ تہا لہ
 سامنے پیش کیا ہمارا جو اللہ تمہارا ہے
 یا توہن میں بلا ملی پر مہین ہیں۔ مثلاً جو چیزیں
 قرآن حرام سمجھے ہر ان میں سے کمانے چاہئے تھے
 لایں جن قدر ہشیار ہیں وہ سیلابتہا میں لال
 تھیں۔ پھر خود تم لوگوں نے ناہمی سے
 ان میں سے جس ہشیار کو حرام کر دیا اور حرام
 چھوٹیں اگر تم تورات کا غور نہ کرے مٹا لورڈ
 بات وہیں ہو کہ میں مل جائے۔ دوسرا تمہارا یہ کہنا کہ
 قدیمی عبادت گاہ بیت المقدس ہے سرسبز ہے
 کی کہ حضرت ابراہیم نے سے پہلے انسان کی
 عبادت گاہ کے مستقل قائم کی تھی اور خود بھی
 وہاں تک عبادت گاہ بنا لیا اور پھر اگر تم ابراہیم
 کی اتباع کا دم کھرتے ہو۔ تو فائدہ کونہ کرنا ہرگز
 ہمارے اور جانے ہمارے تھوکر۔ دیکھ لو تمہارا
 کے ہوشانات کہ تمہارے عبادت گاہ سے ظاہر
 ہے ہیں وہ اور کہیں نہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم
 جہاں خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جگہ آج
 کی طرح قائم ہے اور دنیا میں شہ پہلی باقی ہے
 وہ سب کے حقد و حرم کے اللہ جو شخص آجائے نہ
 دشمن کے خوف سے ہر طرح امن و محفوظ رہتا ہے۔
 تیسرے یہ کہ صرف ہی زیارت گاہ کی نسبت خدا
 کی طرف سے یہ احکام صادر ہوئے ہیں کہ اگر تمہیں خدا
 کی مطاعت ہو تو تم اس کے حج کے لئے تمام
 اطراف و اکناف عالم سے آؤ۔ اس کے علاوہ
 کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ اللہ میں مکرم یا ہرگز
 زیارت بھی فرمادی ہے۔ کیا یہ شانات تمہارے

بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٦﴾ قُلْ
 يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مِن مَّا
 تَبْغَوْنَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ
 عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٥٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا
 فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ
 إِيمَانِكُمْ كُفْرِينَ ﴿٥٨﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ
 عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ
 بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٩﴾ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
 وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٦٠﴾ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
 وَلَا تَفَرَّقُوا ۗ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ
 أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا
 وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۗ



علائقہ تم کو چھوڑ کر تہہ ہوا اللہ اس پر شاہد ہے ۵۰ کہدے تھے اے اہل کتاب! تم اس شخص کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لایا چکا ہے۔ تم اس راہ میں جیسے مُتلاشی جیسے ہو۔ علائقہ (حقیقت) باخبر ہوا اور زیادہ کہو، اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ۵۱ اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت قبول کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد بھی کا فربہ بنا دیں گے ۵۲ اور تم کس طرح کفر اختیار کرو گے علائقہ تمہیں اللہ کے حکام پڑھ کر نئے جاتے ہیں اور اسکا رسول بھی تم میں موجود ہے اور یاد رکھو جس نے اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑا۔ یقیناً اسے یہی عطا دیا گئی ۵۳ ایما والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور وہ تو صرف اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو ۵۴ اور جسکے نسب تک اللہ کی بری کو مضبوط پکڑے رہو۔ اور باہمی اختلاف بچو اور اللہ کے تم پر جو انعامات میں انہیں یاد کرو جو تم راہداری کے آئینے پھر اسے تمہارے دلوں میں محبت اللہ کی تو تم اسکی عنایت سے بھائی بھائی ہو اور تم آگے گڑھے کے کنارے راہ گھڑے، تمہیں پس اللہ نے تمہیں اس سے بچایا

کالی نہیں تھی
 سلطان ملک پہلے بے غلط کاروں میں
 متعصب بنے اور حق و صداقت پہنچنے والوں کی تضحیک
 کو پس پھاڑ چھوڑ اپنی بلایا کو سب کو بھوکھا
 لادتی تھی وہی تھا کہ نہ اپنے ہمتداری کا اور نہ انہیں سے
 بدیا جانے بگڑے پہلے گمراہی کرنا ہوا کہ
 قلعہ اہل کفر کے پاس میں نہیں تھا نہ کیا جانے سب
 وہ غلطیوں کو کھینکے اپنے ہمتداری سے علم ہی اس وقت تک
 جو نہ ہو سکا ہمتداری کو پیش کرنا جو اس وقت علم
 کا اور اللہ قہر میں ہو گیا۔ یہاں مسلمانوں کو ایک
 قسم کی تہذیب کو دیا گئی جو کہ اگر تم ان لوگوں کو چھوڑ
 ہلاک کے اندر نہیں راہ دست ہناؤ گے اللہ اسکی رحمت
 اختیار کرے گا۔ جس میں اپنی پہلی کاروں کو بھرتی
 لے لیا ہے و انتہا کرنا ہی نہ ہو سکتا۔ اور تمہیں اپنی
 کی تہذیب میں نہیں کیے کہ تمہاری ہمتداری کو پھانسی اور
 کا چھوڑنا ہی نہیں ہوتا اور اللہ اسکی رحمت
 ہوتی اور تم کو اگر اسے بعد میں اپنی ہمتداری کو بھرتی
 تو تمہیں ہی نہیں ہوتے خود کیا ہوا تھا۔
 صراط کو نہ تھکا کہ میں ہی ہوتا ہوں کہ ہمتداری
 کے چھوڑنا ہی ہے تو اہل کفر کی غلطیوں کا اٹھ
 کیا گیا غلطیوں کا اٹھنا اور مسلمانوں کی ہمتداری
 تو یہ ہے کہ وہی ہمتداری کی ہمتداری کو بھرتی اور
 ہمتداری کو بھرتی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو بھرتی
 کرنا ہوتا ہے کہ میں نے ان کی تہذیب میں
 یہاں رہا ہوتا ہے کہ وہی ہمتداری کو بھرتی اور
 کے ساتھ میں کا اٹھنا اور چھوڑنا۔ وہ تمہاری ہمتداری
 ہمتداری میں ان ہمتداری ہوتی ہے کہ میں نے ان کی ہمتداری
 خفا سے خود بخود ہمتداری میں اپنی ہمتداری کو بھرتی
 اور میں نے ان کی ہمتداری میں ہمتداری کو بھرتی کے تمام
 میں ہی ہمتداری ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی
 میں تو ان کی ہمتداری ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی
 ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی
 ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی
 ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی ہمتداری کو بھرتی

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٠﴾
 وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
 بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ
 الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا
 مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
 عَظِيمٌ ﴿٥٢﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا
 الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
 فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٥٣﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ
 أَبْيَضَتْ وُجُوهُهُمْ ففِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥٤﴾
 تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللَّهُ
 يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٥﴾ وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا
 فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ يَرْجِعُ الْأُمُورَ ﴿٥٦﴾ كُنْتُمْ
 خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ



وَتَهْوُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ
 الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۗ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثُرُهُمُ
 الْفَاسِقُونَ ﴿١١٥﴾ لَنْ يَضُرُّكُمْ إِلَّا أذى ۗ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ
 يُؤْلُوكُمْ ۗ الْأَذْبَارُتُمْ لَمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١١٦﴾ ضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ
 الدِّيَالَةَ ۗ إِنْ مَا تَقِفُوا إِلَّا بِحَبْلِ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ
 النَّاسِ وَبَاءٌ وَبِغَضِبِ مِّنَ اللَّهِ وَضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ
 الْمَسْكَنَةَ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ
 اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
 وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿١١٧﴾ لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
 أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتَّبِعُونَ آيَاتِ اللَّهِ أَنْاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ
 يَسْجُدُونَ ﴿١١٨﴾ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ
 يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَسَارِعُونَ
 فِي الْخَيْرَاتِ ۗ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٩﴾ وَمَا

اور بڑا میس روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان
 آئے تو ان کے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں بعض تو مومن ہیں اور زیادہ تر نافرمان
 ہیں ۱۱) وہ سوا سموئی اذیت کے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے
 جنگ کی گئی تو تمہارا سامنے پیچھے پھیر کر جگا ٹھیکے پھر نہیں کوئی مذہبی تھلے گی ۱۲) ان
 لوگوں جہاں کہیں بھی پاجائیں فتنہ مسلط ہاں، اگر اللہ کی پناہ میں لوگوں کی
 پناہ میں ہیں تو اور بات ہے۔ اویہ غضب آئی کے لوٹے اور ان پر محتاجی مسکینی کو
 مسلط کروا گیا۔ یہ اس واسطے ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں کی نافرمانی کرتے تھے
 اور نبیوں کو بلا قصور مار ڈالتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور وہ
 گنہگار تھے ۱۳) یہ سب یکساں نہیں اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی مروج (راہ
 ہدایت پر قائم ہیں۔ رات کے اوقات میں کلام الہی کی تلاوت کرتے ہیں
 اور سجد کرتے ہیں ۱۴) وہ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان
 کرنے کا حکم دینے بڑائیوں سے باز رکھتے اور نیک کاموں میں مسابقت کرتے
 ہیں۔ اس قسم کے لوگ نیکو کاروں میں سے ہیں ۱۵) اور یہ لوگ جو کچھ بھی

کی ہلاکت اور ان کے مضبوطی خدایا ہونے کے کیا کیا
 اسباب تھے۔ جو کہ ان کو کفر و کفریت اور کفر
 جادہ مستقیم پہنچانے والی تھی تاکہ ان کو ایسا
 کام سرانجام دے سکتے۔ یہاں اللہ شاد ہوتا ہے
 کہ تمہیں تمام قوموں کو بہتر بنانے کا حکم دیا گیا ہے
 اسی لئے تمہیں جو بہتر اصل والی اور سب سے بہتر
 سے بہتر ہے۔ لہذا تمہیں سب سے بہتر سے زیادہ نیک
 اور اللہ سے زیادہ بہتر بنانا ہی ہے۔ پاجائیں کہ
 تم اللہ کو بہتر بننے کی طرف دو۔ اور بہتر
 بناؤ۔ خود برا بننے سے بچاؤ اور اللہ سے بچاؤ۔ اور
 یاد رکھو کہ اگر سب سے بہتر بننے کے حکم دیا گیا ہے
 تو آج ذیل نافرمانی ہو نہیں سکتی۔ اگر ان کو کفر
 راہ کو نافرمانی دینا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا
 ہے۔ لہذا وہ دنیا کی طرف سے ذیل نافرمانی
 گئے ہیں اور اگر وہ موت کا عقوبت کے بعد
 میں موجود ہیں۔ ان کو اللہ سے بچنا ہے اور اللہ
 نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر ان کے دل میں تم سے جنگ
 کرنے کا ارمان ہے۔ تو تمہیں اللہ سے شکست کھا
 گئے اور عاقبتاً اللہ سے کراؤں گے۔ ایک نافرمان
 تھی۔ جیسا نیکو قیادت ان کے اللہ میں تھی مگر
 آج وہ دن ہے کہ وہ خود رسول کے پیچھے
 ہیں۔ جیسا کہ ہے۔ یہ سب نہیں کر سکتے ہیں
 جو بہتر ہے۔ یہ سب اللہ کا حکم ہے کہ
 انہوں نے انہوں کی قوم کی اور ہماری نافرمانی
 کیا اور یہ اللہ سے انہوں میں ہی زیادتیاں کرتے ہیں
 ہاں ان سے زیادہ سب سے بہتر ان میں سے ایک
 بندہ ہے۔ یہی اللہ اور اللہ کے گناہ انسان ہی کرنا
 ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ وہ لوگ نافرمانی
 طرح اللہ سے ایمان ہی رکھتے ہیں۔ ان سے زیادہ
 کو بھی لائے ہیں۔ ان سے زیادہ اللہ کا حکم کرتے اور
 بڑے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور اللہ کی
 کاموں میں ہمیشہ پیش قدمی کرتے ہیں۔ ایسے
 لوگ تو انہوں سے بہتر ہیں۔ اور اللہ سے اللہ
 حال کریں گے۔ اور اللہ سے اللہ سے کمالاً زیادہ
 بننے کے لئے ضروری ہیں کہ اللہ کے انہا
 ہی جمع کے جائیں اور اللہ کی قوت حال کی جائے

يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوا ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِالْمُتَّقِينَ ﴿١٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٥٧﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ
فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ
أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْ ۗ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ أَنفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٥٨﴾ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا
يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۗ وَذُوَا مَا عَنِتُّمْ قَد بَدَتْ
الْبَعْضَاءُ مِنْ أَقْوَامِهِمْ ۗ وَمَا تَخْفَى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥٩﴾
لَهَا نْتُمْ أَوْلَاءٌ يُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ
بِالْكِتَابِ كُلِّهِ ۗ وَإِذَا الْقَوْمُ قَالَوا آمَنَّا ۗ وَإِذَا خَلَوْا

نیک کے کاموں میں سے کریں گے۔ اس کی قدری ہمیں کی شہاکی اوائلہ پر ہیز چکاؤں کو
 اچھی طرح جانتا ہے ۱۱۰ بیشک جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی۔ انہیں اُن
 کی دولت اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے کچھ بھی بچا سکے گی۔ اور یہ
 دوزخی ہیں سی میں ہمیشہ رہیں گے ۱۱۱ یس دنیا میں جتنے کفر کے تے ہیں اسکی مثال
 اس نیک سی ہر جہیں ہلاکی ندری ہر اور کسی ایسی قوم کی کھیتی نکت جانپنی چس نے
 لشکر کفری راہ اختیار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا اول سے تباہ و برباد کر گئی ادا
 میں اللہ نے اُن پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں ۱۱۲ لے
 ایمان والو! اپنیوں کو چھوڑ کر غیروں کو رازدار بناؤ وہ تمہاری حساد پر پانے
 میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس تمہیں رنج پہنچے
 دشمنی کا تو ان کے منہ سے اظہار ہو چکا اور جو کچھ دُغض و عناد ان کے سینوں میں چھپا
 وہ اس کے لیے جو ہننے کے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم سمجھ لو جھگڑتے ہو ۱۱۳
 دیکھو تم ایسے ہو ان کے جتنے ہو اور تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں کو مانتے ہو
 اور وہ نہیں مانتا، اور جب تم سے ملے ہیں تو کہتے ہیں تم ایمان لائے ہو اور جب اکیلے

نہیں نہیں یا یہ چیزیں بہتر بننے میں کوئی مدد
 دین ہیں تم نامتور مدعی قوت حاصل کرو۔ اطلاق
 طاقت بڑھاؤ جو کھول دوڑھنوں کو نہیں بلکہ
 انسانوں کے دلوں کو سوزا کرے۔ اللہ جوف ہرگز
 ایسی ہرکست نہ کرے۔ اس میں ایسا ہی سائل بڑا بک
 توڑنے کے چکے کیوں مردہ ہے۔ فدا خیل توڑو
 کہ وہ طرب بولا جو تمام نعمت شہقت اور کافر
 پہنچنے کی کمانی سواں نہیں کہنے کے ایک بار
 لگانے کی نکر میں ا۔ اللہ ادا کھلا میں لیا۔ گمراہی
 حالت میں کہ جب وہ خود منہ پھر چکا تھا۔ اور
 کام کاج کی نکت ہننا میں باقی تھی ہر پے چوٹ
 پورے نئے تاج وہ پہنے ہیں تے۔ تو بھگتوں کے ایک
 ہی ہونے کے مدد میں کو جس کے کہ وہ ا۔ اللہ ہی
 قدم جو کی کمانی نکل گیا ہر کہ گئی۔ کیا تم اس کی
 قابل مصلحت کا اندازہ لگا سکتے ہو یا اگر انا شہ
 ہے تو ہر کہادی طاقت کو حاصل کر لیا اور اس کا
 ہی تمام بچا کر تے۔ پس نہیں۔ اور نیکی کی طاقت
 کر میں کہ وہ جو منہ سنوی کاسن سن سکتے ہیں۔
 چو کہ اس وقت تمام مہلوں کی قدر کر لے دانے
 بست کہ لو کہ میں تم کو ہننا میں لوگ کی ہننا میں
 اور شہت اس مصلحت کو کہو کہادی طرح ہماری
 اطاعت اور ہر کہ ہننا میں ہر وہی کہتے ہیں کہ
 ان کے علاوہ ہالی سب تھارے دشمن ہیں۔ کوئی
 تو زبان ہماری اور شہادہ تو لیا کرے اور ہر
 تم کے پہلے میں گرفتار ہو جاسے ہو تو نہیں کہ
 کہتے اور غلط لائے ہو جانے کے کو ہر مکن محنت
 غمنا افتاد کہ تے کسی کا کوئی طریقہ ہے۔ کسی
 کوئی روش نہ کر رہا سب کا مماند ہے۔ تم اپنی
 طرح ان کو نہ سمجھو کہ جیسے ہم ان کے بدلے کی تو ظلم
 کہتے ہیں وہ بھی ہمارے بڑوں کو دان میں گئے
 یا جس طرح ہم ان کی کتاب کو تسلیم کرتے ہیں یہ
 بھی ہماری کتاب کو تسلیم کریں گے۔ نہیں
 غیر قرآن کو تم سے حد لگتی ہیں۔ وہ تہمیر بنا
 میں چھت ہوں نہیں بلکہ کہتے ہیں وہ منافقانہ
 جانوں اور مماندہ انڈا رانوں کو تم پر پانے
 لگانا چاہتے ہیں مگر تم جوف ہو۔ اگر ہماری

عَضُّوا عَلَيْكُمْ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۗ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ
 إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٥٦﴾ ۖ إِنَّ تَمَسُّكُمْ
 حَسَنَةٌ تَسُوهُمْ ۗ وَإِنْ تُصِيبَكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا
 بِهَا ۗ وَإِنْ تُصِيبُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ
 شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٥٧﴾ ۗ وَادْعُوا
 مِنْ أَهْلِكَ تَبَوُّئِي الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ
 وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ ۗ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٌ مِنْكُمْ
 أَنْ تَفْشَلَا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّهَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
 الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٥٩﴾ ۗ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ
 أَذِلَّةٌ ۗ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٦٠﴾ ۗ إِذْ تَقُولُ
 لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ
 آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ﴿١٦١﴾ ۗ بَلَىٰ ۗ إِنْ
 تُصِيبُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فُورِهِمْ هَذَا



ہوتے ہیں تمہارے غصے کے تم پر انھیں کاٹتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ اپنے دشمن غصب
 میں ملاک ہو جاؤ۔ اللہ شیک سنیوں کے بھیڑوں کے بنا والے ہے ﴿۸۶﴾ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچے
 تو انہیں ناکور گزرتا ہے، اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اس سے وہ خوش ہوتے
 ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو۔ تو ان کا مکرو فریب تمہیں کچھ نقصان
 نہ پہنچائے گا۔ بیشک ان کے اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں ﴿۸۷﴾ اور یاد رکھو،
 جب اپنے پیغمبر اسلام آپ اپنے گھر سے صبح کے وقت نکل کر مومنوں کو جنگ کے متنبو
 پر بٹھائے تھے اور اللہ تمہارا دل کی باتوں کو سننا اور ارادوں کو جاننا ہے ﴿۸۸﴾
 جب تم میں دو گروہوں نے ارادہ کیا تھا کہ تمہارا دین حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور
 چاہیے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں ﴿۸۹﴾ اور بیشک اللہ تمہاری مدد کرے گا حالانکہ
 تم کمزور تھے پس اللہ ہی دور و تاکہ اسکی نصیبیں پکڑے شکرگزاری کر سکو ﴿۹۰﴾ (بڑی کا
 یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب آپ مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ
 اللہ تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے ﴿۹۱﴾ کیوں نہیں کافی ہے اگر
 تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو۔ اور پھر اگر وہ اس جس میں تم پر چڑھا آئیں

بیان کر رہے ہیں کہ اللہ نے تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کیا ہے کہ تمہاری مدد کرے اور اس بات سے شاکر نہ ہو کہ وہ
 تمہارا نقصان کچھ نہیں لے سکتے اور تمہاری مدد کر سکتے
 ہیں اور ان کے مکرو فریب میں جو چاہے اسے احاطہ
 علم کے اندر میں اور اس کی سزا دے سکتے ہیں
 مگر اللہ صبر و تقویٰ جیسی صفات میں اگر تمہارا
 اندر پیدا ہو جائیں تو پھر تمہیں کسی کا تکلیف نہیں
 اور ان کا کوئی داور فریب تمہیں میں کتنا نہیں
 ضرر پہنچا دے گا کہ تمہیں سے جس جہاں وہ قطع
 سے چھٹکا یا پائیا اسے کسی کی احتیاج نہ رہی
 اور تمہارے ہاتھ میں اس سے اس کے ہاں
 کتاب ہے۔ جو خدا کی ماضی کا موجب ہے۔ تقویٰ
 انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ ہر قدم ہر اسے معلوم ہو
 جائے کہ یا اللہ خدا کے حکم کے مین مطابق ہو
 کہیں مخالفت کا شائبہ نہ ہو کہیں باہیا یا وہ یاد رکھ
 رہا کاری، نفس پرستی، رغبت و خیر و اور کبر و نخوت
 کو جڑ سے اکھاڑا تا اور انسان کو انسانیت کا
 بہترین نمونہ بنا دیتا ہے وہ نمونہ جس کی تقاضا خود
 اللہ کے بل میں پیدا ہو رہی ہے ایمان و عمل کے
 ساتھ صبر و تقویٰ پیدا کر دے تاکہ دشمنوں کے
 کردار سے محفوظ رہا تا کہ اللہ تمہارے لیے جو
 حکم لگا دے کہ تمہارے مومنوں کو نیک سدا کی
 گئی تھی کہ وہ صبر و تقویٰ اور مددگاروں
 کو بنا دیتے اور فریق نہ بنائیں اور انکی لہجہ و بیجا
 سے بچے رہیں اور ہر حال میں اللہ سے مدد طلب
 کریں یہاں مسلمانوں کو جنگ جہاد کا تعلق اور
 دلایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ تمہاری جنگ کے
 وقت قرآن مجید و تقویٰ کے اور صاف مجید و
 تھے۔ صبر و تقویٰ صبر و تقویٰ و مشکلات سے
 ہر انسان نہ ہوتے دیا۔ اور تقویٰ سے خدا کا خوف
 تمہارے دل میں قائم رکھا۔ جس نے ترک کرنا فرمایا
 سے بچایا۔ اور اس کا نتیجہ ہے تمہارا خدا کی جانب
 سے تمہیں ہر قسم کی عطا اور فتح و نصرت کا وعدہ
 دیا گیا۔ اور تمہیں بھی ہر انسانوں نے بڑی ذل
 مخالفین کے مقابلے پر وہ حکم اللہ انکار سے
 دکھا سے حمد ہی دینا جنگ سے بے اختیار رہیں گے
 صبر و تقویٰ کے علاوہ تم سے یہ بھی وعدہ تھا۔
 کہ اگر تمہیں آسمانی فرعون کی بھی کوئی مرتد
 درپیش آئے۔ تو اسی وقت ہزار فرشتے
 تمہاری مدد کو امر و جود ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے

يُؤَدُّكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ
مُسَوِّمِينَ ﴿١٧٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرًا لَكُمْ
وَلِتَطْبِئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٧٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْ يَكْتَبَهُمُ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ﴿١٧٧﴾ لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ
ظَالِمُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٧٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا
أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٨٠﴾
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ
وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ
مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو اپنے گھوڑوں کے
 نشاندار کئے ہوں گے ﴿۱۵﴾ اور یہ (امداد) تو خدا نے محض تمہیں خوش کرنے کو
 کی ہے۔ اور اس لئے کہ تمہارے دلوں کے استسکین حاصل ہو اور نصرت تو اللہ ہی کی
 جانب ہے جو غالب اور مکتبہ والا ہے ﴿۱۶﴾ (اور یہ) اس لئے کہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو
 ہلاک کرنے کے لئے راہ اختیار کیا گیا اور ان کو دیکھنے نامہ اور ہمو کرنا جائیں ﴿۱۷﴾ آپکو
 اس معاملہ میں کوئی ذل نہیں چاہئے اللہ انہیں معاف کرے چاہئے انہیں عذاب
 کیونکہ وہ ظالم ہیں ﴿۱۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ
 ہی کا ہے جسے چاہتا ہے بخت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور
 وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۹﴾ اے ایمان والو! تم سونہ کھاؤ اور کھل میں لک، دگنا
 چوگنا (دہو جاتے)، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو ﴿۲۰﴾
 اور اُس آگ سے بچو جو کافروں کے واسطے تیار ہے ﴿۲۱﴾ اور اللہ کی اور رسول
 اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۲۲﴾ اور اپنے پروردگار کی محفرت کی طرف
 پلکو اور حنبت کی طرف، جو زمین و آسمان کی وسعت رکھتی ہے

کہ ہماری طرف سے فتح و نصرت کی ضمانت صرف
 انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اپنے خدا ایمان رکھتے ہوں
 ہم ایمان والوں کی حاجت کو نظر دل پر غیب دیکھتے
 ہیں تا وہ وہاں مستقیم سے بچنے والوں کو اس بنا
 پر اللہ تعالیٰ انہیں میں انواع و اقسام کے عذاب
 دیکھے کہ انہیں بت بہرہات ملا جس کے حکم
 سرکار کی۔ یہاں یہ لفظ کن بیان تھا ہے کہ جو
 اپنے سینے کے اندر ایمان و عمل کی برکات رکھتا ہے
 اس کو اللہ ان لوگوں پر قبلہ اور فتح و نصرت دیتی ہے
 ہے جو حکم خداوندی اور کلام نبی صحت کی کلمہ
 قدر نہیں کرتے۔

۱۵۔ گذشتہ کلام میں میر تقی میر کی دلیل
 شریفوں کی برکت کا ذکر تھا اور ان کے خدا ناسخ کو
 دیکھو کہ وہ کیا کیا تھا۔ یہاں اشارہ ہوتا ہے کہ جو
 میر تقی میر کی شریعت سے لاپرواہ ہوتے
 اس کے لئے خصوصاً یہ کہ وہ شریعت کی قطعاً چوڑ
 ہے۔ کہ میر تقی میر کی شریعت تک ملا کر اس کے چکر میں
 پھنسا ہوا انسان، اسی وقت لگایا جاتا ہے جب
 اس کی اتھاروی معاشرتی اور سیاسی زندگیوں کا
 خاتمہ ہو جاتا ہے سزا دیا جاتا ہے کہ ہم اپنے ہوتے
 بندوں کو اس نسبت کو قطعاً چھوڑنا چاہتے ہیں
 حکم دیتے ہیں کہ سزا دینا یا عذاب جو مسلمانوں
 پر ہو کہ دیکھا دیکھی کہیں اس طرف سے راہبان
 نہ ہو جائے روزی اور ہے کہ سزا خواروں کیلئے
 دفعہ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر
 تم آسمان اور فرافضی چاہتے ہو تو اسلوب
 کرو۔ جو زمین آسمان کے فرائض کا نام ہے
 سودی این دین کی مدد میں آسمان کی کام کی
 جو چند و چند مصائب میں گرفتار رہیں سزا
 ابھی خوشیوں نہیں ہے جی ہوتی ہیں ہر حال
 کی صورت نکالی جائے اس سرسختی ہوں تک

أَعَدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٦﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي
 السَّرَّاءِ وَالصَّرَّاءِ وَالْكَاطِبِينَ الْغِيظَ وَالْ
 عَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٧﴾
 وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
 ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۗ وَمَنْ
 يَغْفِرِ اللَّهُ ذُنُوبَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا
 وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٢٨﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ
 رَبِّهِمْ وَجَنَّتِ تَحْرِيٍّ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
 فِيهَا ۗ وَنَعَمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿١٢٩﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ
 سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
 الْمُكذِّبِينَ ﴿١٣٠﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ
 لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣١﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ
 إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ إِنْ يَسْأَلْكُمْ قَوْمٌ فَقَدْ

اور ان پر بیزاروں کے لئے تیار ہے ﴿جو خوش حالی اور نیکوئی میں
 میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں
 (کے قصوروں) سے گذر کرتے ہیں﴾ اللہ بیکو کاروں کی بہت دوست رکھتا ہے ﴿
 اور وہ لوگ جب کئی بڑا کام گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں
 تو اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں
 اللہ کے سوا کون گناہ بخش سکتا ہے اور جو گناہ کر بیٹھے ہیں اس پر
 ذہتہ اصرار نہیں کرتے ﴿یہی لوگ ہیں جن کی جنان کے اللہ کی طرف سے مغفرت
 اللہ باقائے جاں جن کے نیچے نہرین بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ
 نیکو کاروں کیلئے بہت عمدہ اجر ہے ﴿بیشک تم سے پہلے بھی واقعات
 ہو گئے ہیں پس زمین میں چلو پھرو۔ اور دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا
 انجام ہوا ﴿یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور پرہیزگاروں کیلئے
 ہدایت و نصیحت ہے ﴿اور تم بہت نہار اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی قاب
 اور گے اگر تم اپنا اندامیان رکھتے ہو ﴿اگر تمیں اس جنگ کی بددعا زخم کھا

دور رسالت و توفیق میں کیا ان لوگوں کے لئے ہے
 پرستیوں کی اصلاح کرتے ہیں غصے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں
 اور خدا کا رول کی غرض میں صبر کرتے ہوئے ہیں
 یہی لوگ نیکو کار ہوتے ہیں یہی لوگ بہت جان
 میں کامیاب بنائے گئے ہیں اس کے برعکس
 کی ذہنیت اور دل کی صورت تھا تو ہی تو ہی ہوتا
 کو گزرتا تو ان کا دل میں غم نہ ہوتا ہے نہ
 جگہ اور میں ہی شکست کا مند بچتا ہوا
 نہ تدری طرح ہوا اور طبع الیٰ تیر تھا
 یہ سب وہ تھا تو ہی تو ہی کو چھوڑ دیا کوئی رسول
 لغزش نہ تھی خدا چاہے تو صاف کر دیتا اور
 صاحبِ آخرت سے کچھ ہاؤ۔ نہ کوئی تمیں
 کچھ نہیں سکتا۔ اگر تمیں یہ علم نہیں ہو کہ حکم
 آگے سے پہلے ہونے والوں کی رہنمائی کا
 میں مشاہدہ کیا گئے تو دنیا کی سیاحت اور
 تاریخ کی طرف گرا کر۔ پچھلے دنوں کے آئند
 دیکھ تمیں علم ہوا جائیگا۔ کہ ہذا ایمان رکھنے
 والوں کو بھی جزا نہیں ہوا۔ واقعہ افسوس
 ہے کہ لوگ اللہ کی رحمت اللطیفہ کی طرف من
 انہیں اللہ کیلئے خاص قسم کی ایسا کے
 دوسری اتباع کریں کوئی خاص گناہ یا عبادت
 اس کی مخالفت کی اور وہ نہیں۔ جنگ بیک
 سورج پر تم سب سے توفیق لیا ایمان و عمل کی
 برکات کو الال تھے اور اگر چہ کابیلی اور
 فتح و نصرت کے کوئی سامان نہ تھے۔ تھاری
 جمعیت بھی تھی۔ اور سادے ملک میں
 تیسرا دس دشمن موجود تھے۔ مگر
 تمہارے حضور بیان اور شوق عمل کے میں نظر ہو
 تمہارے کابیلی دی سگور جگہ اللہ کے سورج پر تم
 میں سے جو ہر قدر مضبوط ایمان والے نہ تھے
 اتباع رسول پر ان کا قدم رک رک کر ان کا
 اور میں نے تو صرف توفیق ان کی اور یہاں جنگ
 چھوڑ کر بل دولت کے کوچے ڈر پڑے تیر

مَسَّ الْقَوْمَ فَرِحَ مِثْلُهُ ۖ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ
 النَّاسِ ۗ وَيَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذُ مِنْكُمْ
 شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٦﴾ وَيَخِصُّ اللَّهُ
 الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقُ الْكٰفِرِينَ ﴿١٥٧﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا
 الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ
 الضَّالِّينَ ﴿١٥٨﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
 أَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَابِحْتُمْ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿١٥٩﴾ وَمَا
 مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۖ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ أَفَأَبْرِئُ
 مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ يَنْقَلِبْ
 عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ
 الشَّاكِرِينَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ
 اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ
 مِنْهَا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۗ وَ



تو اس قسم کو بھی ایسا ہی غم لگ چکا ہے اور یہ تو حوادث ہیں جن میں ہم اُوبت بہت
لوگوں میں پڑتے رہتے ہیں اور اس لئے بھی ہے کہ اللہ تم میں ان لوگوں کو آزمائے اور ایمان
میں اور تم میں سے بعض کو شدید شہادت نصیب کرے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں کرتا ﴿۱۰۷﴾ اور
اس لئے بھی کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف کر دے اور کافر و کفر کرنے والوں کو ﴿۱۰۸﴾ کیا تم سمجھتے ہو
جنت میں داخل ہونے پر حلاکت اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو آزمایا ہی نہیں اور نہ صبر
کھنے والوں کو آزمایا ہے ﴿۱۰۹﴾ اور تم موت کے آنے سے پہلے مرنے کی خواہش کیا
کرتے تھے۔ سو اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ﴿۱۱۰﴾ اور
محمد تو صرف ایک رسول میں آپ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر
آپ تھے ہو جائیں شہید کر دیئے جائیں تو تم اٹنے پاؤں پھر لوٹ جاؤ گے اور جو
اٹنے پاؤں لوٹ جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں گارے گا۔ اور اللہ بہت جلد نازل
کو فرمائیگا ﴿۱۱۱﴾ اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں سکتا (ہر ایک کیلئے) ایک کھانا ہو
وقت مقرر ہے اور جو دنیا میں اپنے اعمال کا اجر چاہتا ہے۔ اس کو ہم ہمیں
دیتے ہیں اور جو آخرت میں اجر چاہتا ہے۔ اس کو ہم وہیں دیں گے اور

ہو چکا کہ تمہاری تمام جماعت کو شکست دی گئی۔ تمہیں
وہ شکست لگی کہ تمہارا شیخ زید بھر گیا۔ اور سیکڑوں آدمی
مروج ہوئے۔ پس جو اللہ کا لڑنے ہزار ہوں
اللہ کی تو مدد کرتا ہوا اور جو نافرمان ہو۔ ان کو مدد
نافرمانوں کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ لڑنے سے
جز زیادہ دلیر زیادہ طاقتور اور زیادہ صاحب ثروت
ہو۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح اگر دشمن
ہیں ایمان سے ہر جہاد میں نہیں لڑتے۔ بلکہ
جب تک صبر و تقویٰ اور ایمان و عمل کی توفیق
تمہارا اندر پیدا نہ ہوگی۔ اس وقت تک تم
موجوب خدا نہیں بن سکتے۔ اور نہ دنیاوی زندگی
کی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یا
دیکھو بعضی دعوے ہزاروں کوئی وقت نہیں
رکتے۔ جو کچھ کو عمل کر کے دکھاؤ
صلوات گوشتہ کر کے میں بتایا جا چکا ہے۔ اور
افادات الہیہ کی تحفیں ہر ملنگ لوگوں کے ہونے
ہو ایمان و عمل اور صبر و تقویٰ سے ہو اور یہاں
اور جو ایسے نہیں۔ جنہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا
ہے۔ وہ ہادی طاقتور اور مہمانی کا دشمن ہیں
جس سے دوسروں کو زیادہ ہلاکت و شہاوتوں کے
آسی تھوڑا زیادہ ان پر طویلہ حاصل کر سکیں گے۔ مگر
ایمان و اس کو علاوہ ان ہادی طاقتوں کے تاہم
ایزدی بھی سال بھانکتی ہے۔ یہ ایمان اس چہرہ کو
بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایمان کو ایمان ہی کی بنا
تسیر کرتا ہے۔ کسی شخصیت کی خاطر نہیں
خدا اور اس کی تعلیم ہر اس انسان کو لانا اور
پہر عمل کرنا اور وہی ہے۔ کہ اس کے بغیر ایمان کیا
نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ دنیاوی زندگی جو انسان
کے لئے ایک امتحان گاہ ہے۔ ملازم ہونے والی
اور اس کے بعد خدا کا یا تو یہ کہ ایک طولانی
زندگی شروع ہونے والی ہے۔ اس نئی تمام
جہاد و جدوجہد آج فرض ہے۔ ہونی چاہیے کہ جس طرح
اس امتحان گاہ کو کامیاب ہو کر نجات حاصل

سَنَجْزِي الشُّكْرِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيِّ قُتِلَ مَعَهُ
رَبِّيُونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾
وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَأَسْرَفَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبَّتْ أقدَامُنَا وَأَنْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿١٢٧﴾ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ
حُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٨﴾ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يُرَدُّكُمْ عَلَى
أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿١٢٩﴾ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ
خَيْرُ النَّاصِرِينَ ﴿١٣٠﴾ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا
الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَ
مَا أُولَهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴿١٣١﴾ وَلَقَدْ
صَدَقْنَا اللَّهَ وَعَدَاةَ إِذْ تُحْسِنُونَ بآذِنِهِ حَتَّى



ہم بہت جلد نگرگزاروں کہ جزاویں گے ﴿۱۰﴾ اؤ کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر
 بہت باندھ لو گئے جس کی تو اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں نہیں پیش آئیں کسی وجہ سے
 تو انہیں بہت ایشی کر دینی کھلی اور نہ عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ سے بے خوف ہو کر ﴿۱۱﴾
 اور اس سہرا ان کی کوئی بات ہی ہوتی تھی کہ دیکھئے۔ اہل کربت! ہمارے شاہروں کی
 اور مکتلہ میں تیری یاد تیریں کہ بخش دلا رہا کہ دم مائے رکھا و کافروں کی حجاز
 ہیں فتح و نصرت ﴿۱۲﴾ پس نے نہیں دنیا میں آج رہا اؤ آخرت میں بھی آج رہا
 دیا اور اللہ کی راہوں کو مجبور کرتا ہے ﴿۱۳﴾ ایسا مانا اور اگر تم ان کے پیچھے لگے
 جو لو کہ فر اختیار کر چکے ہیں تو وہ تمہیں اٹے پاؤں لاکر کھیرے لوٹا دیں گے۔ پھر تم
 غائب ہوا ہو جاؤ گے ﴿۱۴﴾ نہیں، بلکہ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اؤ وہ بہترین
 کار ہے ﴿۱۵﴾ دیکھو، ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالیں گے یہاں
 وہ کہ لا انہیں خدا کیسے ان میں توں کہ شریک ٹھہرا لیا جن کے لئے اللہ نے کوئی سزا
 تیار نہیں کی اؤ ان کا نماندنہ فرماؤ ظالمین کا نماندنہ ہی ہے ﴿۱۶﴾ اؤ یقیناً
 اللہ تم کو اپنا وعدہ پورا کر دیکھنا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کر دے تو تمہاری

کے مذہب سے چٹکلا کامل ہوا ہے۔
 یہی وہ ہے کہ سلام شخصیت پرستی نہیں
 ہوگاتا۔ دنیا کی سب سے بڑی شخصیت ایک
 مسلمان کے نزدیک جو مسلمان احمد مجتبیٰ علیہ السلام
 علیہ السلام ہیں انہیں کے متعلق ارشاد کر دیا ہے
 و کبر مسلمانوں اور ان سے اللہ علیہ السلام، ہمارا پیغام
 تمہیں سننا ہے جنہیں تمہیں اس پیغام کو سننا
 اسے ماننا اور اس پر عمل ہے۔ یہ نہ ہو کہ شخصیت
 کو دیکھ کر سزا دینا والا اور لوگوں کی
 پرستش کرنے۔ دیکھو انہیں اسلام کے جو اصول
 ہیں اسلام کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ان پر عمل کرنا
 ایک سون ہمارے رسول کو ہی دنیا کی نفا ہو کر
 اور عمل ہونا ہے نہ ہو کہ جب تک وہ تمہارے
 اندر ہیں۔ تم ہی مسلمان ہو۔ اور جہاد دینا
 سے نصرت ہونا ہے تو تم ایک ایک کے ہوا
 کے ہوا ان کو مجبور نہ کرو۔ ایک سب کو ہونا
 ہے اور ہمارے حضور پیش ہونا ہے۔ ہمیں
 کسی نے تمہارے لئے اللہ علیہ السلام کے بعد سلام
 دیا ہے انہوں نے کیا وہ اپنے لئے کی سزا جتنے کا
 تم ہر وقت یہ بیخود اپنی زبان پر جاری رکھو
 کہ خدا! اہم ہے یہ لفظ نہیں ہر جہاں ہیں کہ
 ہم ضعیف فاق ہوئے ہیں۔ ہمیں بخش دے
 مخالفین کے غائب ہونے پر ہمارے دم مضبوط رکھو
 اور ان پر ہمیں فتح و نصرت عطا کرو
 ﴿۱۷﴾ تمہارے دلوں میں نہ رہا تھا۔ کہ سلام کو
 اسلام ہی کی خاطر اختیار کرو۔ اور صداقت کو
 ہی کی خاطر قبول کرو۔ کسی شخصیت کی خاطر اگر
 چہرہ کا اختیار کرو گے تو جب وہ شخصیت ہی نہ
 رہے گی یہ چیزیں ہی نہ رہیں گی۔ مگر اسلام ایک
 لازوال حقیقت ہے۔ اگر اسے کسی کی خاطر اختیار
 کیا گیا تو پھر یہ چیز فنا ہونے والی نہیں یہاں
 ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم نے کہا کہ دیکھا جی
 بیورہ برسوں کو اختیار کیا۔ قرآن اور پیغمبر
 ہمام کی تعلیم سے منہ پھرا لیا اور اللہ نے قرآن
 کرلی۔ تو تمہیں ہر دم کوئی فائدہ نہ ہوگا۔
 عمل مسلمان کو لائے کی وجہ سے تمہیں دوسری
 پر غلبہ دیا جائے گا۔ ان اگر تم نے خدا ہی کو
 کارباز کیا۔ تو پھر تمہیں ہر قسم کی مدد دی

إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ
 مِمَّنْ بَعْدَ مَا أَرْسَلْنَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ
 الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ ثُمَّ صَرَفْنَا
 عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۗ وَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو
 فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٠﴾ إِذْ تَصْعَدُونَ وَلَا تَلُونَ
 عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَجِكُمْ
 فَأَتَيْنَاكُمْ غَمًّا بَغِيمًا لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ
 وَلَا مَا آصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٩١﴾
 ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نُبُؤًا يُغْشَى
 طَائِفَةً مِّنْكُمْ ۗ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ
 بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۗ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ
 الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي
 أَنفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۗ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

تم نے خود ہی ہمت بردی اور مرد پے کے بارے میں جھگڑنے لگے اور
 نافرمانی کی اسکے بعد کہ اللہ نے تمہیں دکھایا جو کچھ تم چاہتے تھے۔ اور تم میں سے
 بعض دنیا کے خواہشمند ہوئے اور بعض نے آخرت کی خواہش کی پھر تمہارا رخ اپنی طرف
 پھیر دیا۔ تاکہ تمہارا امتحان اور انہی تمہیں فکریا اور اللہ ایمان والوں پر
 فضل کرنے والا ہے (۱۰۰) یاد رکھو جب تم دور نکل گئے تھے اور ہرگز کسی کو دیکھتے تھے
 تھے اور رسول تمہیں پھل جمعیت میں کھڑے پکارا تھے پس تم میں سے جو پہلے پہنچا
 تاکہ تم اس چیز کا غم نہ کھاؤ جو تمہارا تم سے نکل چکی۔ اور وہ اس نصیب سے خوف کھاؤ
 جو سورہ برآ پڑھی۔ اور اللہ ان باتوں سے خوب واقف ہے جو تم کرتے ہو (۱۰۱)
 پھر اس کے بعد تمہیں ان کی کیا زندگی تھی جو تم میں سے ایک کو چھاری ہوئی اور ایک کو
 کہ اس وقت بھی اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی یہ جو اللہ کی پست جاہلیت کے ناکہ کی
 ناروا باتیں کہے تھے کہتے تھے کہ اے ہمیں! ہمارے بس کی کیا باتیں کہہ دیجئے کہ
 یقیناً تمام باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ دے پھر اللہ اس کو یہ لوگ دلوں میں رہتے ہیں
 پر شہید رکھتے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے یہ دلوں میں کہتے ہیں اگر

ہائے گ۔ اور دوسروں کے دلوں میں تمہارا
 رعب بٹھادیا جائے گا۔ اس حقیقت کو بھی نہ
 سمجھو۔ جب کہ ان شخصوں کوئی توہینا کی تھی
 ہو جاتی ہے۔ اور اس کے حکم کو سمجھ کر پہچان
 قارئین کی طرح ہو جاتی ہے۔ تو اسے بڑوں
 بنا دیا جاتا ہے۔ اور اس کے میدان میں جب تک
 تم نے پیغمبر اسلام کی کوئی نافرمانی نہ کی۔ اور
 آپ میں سے ہر نافرمانی نہ بنائیں۔ تو تم ایک سے
 سے دوسرے سے تک دشمن کو قتل کرنے
 مانتے تھے۔ مگر جب نافرمانی کر کے اس میں
 کہ چہرہ دیا جوں جے ہر پہلو تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ اور
 تم سے ایک دوسرے سے اختلاف کر کے
 بارگاہیں بنائیں۔ تو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ
 دیا گیا۔ کہ لو اپنی ذات طاقت کا امتحان بھی
 کرو۔ جس کا طور تمہارے دل میں پیدا ہو گیا
 ہے۔ جس پر کیا تھا۔ نافرمانی کا بیج بیل گیا
 اور تمہیں ہرگز کمانی بڑی۔ رسولؐ کی بھیلے
 چند ایک فصیحوں کے ہمراہ جنہوں نے آخری
 وقت تک اتباع رسولؐ میں جانیں لرائی
 نہ کیں۔ مگر کہ تمہیں پکارا ہے تھے کہ آؤ۔ اور
 اللہ کی طرف آؤ۔ اور تمہارا کا ڈٹ کر تمہارا
 کرد۔ اور اگر کافران کی تکالیف ہوتے ہوں تو
 غصے سے چکر لادو۔ کہ خدا تمہارے منہ میں
 کرے۔ اس کا نتیجہ بھی تم نے دیکھ لیا۔
 کہ واقعی تم نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا۔
 تو تمہیں کفار کی طرف سے بالکل بدلہ خوف کر
 دیا گیا۔ سنو! موت سے مت ڈرو۔ ہر
 شخص کو ہر تپ ہے۔ اگر خدا کے نام پر شہادت
 کا درجہ حاصل کرتے۔ سے امتحان کرو گے۔ تو
 بھی وقت پورا جو نے پر موت کا شمار بنا پڑا
 لہذا چاہیے کہ ہر کافر یا نافرمانی سے پرہیز
 خواہ تمہیں جان ہی کی بازی لگانا پڑے۔
 کیونکہ اگر اس طرح جان دے دو گے تو بھی
 ستم حیات میں کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر

الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قَتَلْنَا هُنَا قُلَّ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ
 لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَ
 لِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٠٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا
 مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ
 بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ
 غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
 كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ
 كَانُوا غُزًى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا تَوَلَّوْا وَمَا قَاتَلُوا
 لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
 وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٠٦﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 أَوْ مِتُّمْ لَمْ غَفِرَةً مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةً خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٠٧﴾
 وَلَئِنْ مِتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٠٨﴾ فَبِمَا



ہمارے اختیار میں کہنی بات ہوتی تو ہم سچے قتل نہ ہوتے کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے گنہگاروں میں
 رہتے ہو تو لوگ جن کے نصیب میں مارا جانا لگتا تھا اپنی سزا کی جگہوں کی نظر بچل گھر ہوتے
 اور ایسے کچھ پیش آیا اسلئے تھا کہ اللہ تمہارا فیاضی کو آزمائے اور تمہارا خیال کو دوسروں
 کی تلاش سے پاک کرے اور اللہ سنیے کی باتوں کو خوب جانتا ہے (۱) بیشک تم میں وہ لوگ
 جنہوں نے ایمان لائی و سزا ٹھوکیا تھا۔ جب تو ان عسکروں کی ٹٹھ پھیر یعنی تو شیطان
 لکھے جس حال کی وجہ سے کہ تم لوگ یاد کرتے اور بیشک اللہ نے ان لوگوں کا عذاب مناجاد دیا اور
 اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے (۲) لے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہرجاؤ جو کافر ہیں
 اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں جبکہ وہ سفوف میں ہیں یا جہاد میں کہ اگر وہ ہتھیار
 پاس ہوتے تو نہ فراتے اور نہ مائے جاتے (یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان کے دلوں
 میں حسرت پیدا کرے اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی موت دیتا ہے
 اور اللہ تمہارا اعمال دیکھ رہا ہے (۳) اور اگر تم اللہ کی راہ میں جہاد یا اپنی موت مراد تو
 زیادہ کرو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے (۴) اور اگر تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے تو
 دیا کرو کہ تمہارا اپنی موت مراد یا جہاد تمہیں اللہ کے حضور میں مرجع کیا جاگا (۵) اور اللہ

کبھی جوئے سے غلطی بھی ہو جائے۔ تو ہم
 جہاد کر لیا کرو۔ اور اللہ سے غفور و رحیم کہ
 توبہ کی درخواست کیا کرو۔
 حشر کے لئے تکرار میں مسلمانوں کو بتایا جا
 چکا ہے۔ کہ دنیاوی زندگی کی کامرانیوں اور
 اخروی زندگی کی فلاح اتباع حکام خداوندی
 ہی میں ہے۔ لہذا تمہیں منکراں کی طرح چلنے
 اختیار نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ تمہاری رہنمائیوں
 کو پہلے اسلام کے اسوہ پر عمل کرنا چاہئے
 عیسیٰ و عادات پسندہ اپنے اندر پیدا کرتے
 چاہئیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اسے نہیں
 دینا کا جو ہمیشہ ہی آج تمہارے سامنے آتا
 ہے۔ بلیغ و فرمانبردار بن کر جانا ہے۔ کیوں
 اس لئے کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ، انصاف
 شیریں، مہذبیت سے بھرا ہوا ہے۔ اگر
 ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص تمہارے پاس نہ
 پہنچتا۔ نہ اس کو جماعت ملتی۔ نہ لوگ تیرے
 گردہ ہوتے۔ نہ شریعت اسلام سے ہتھیار
 جدا کرتے ہوتے۔ لہذا تمہارا یہ طریقہ تمہاری
 امت کے لئے شریعت حیات بنا چکا ہے۔
 تمہاری شان ہی ہے۔ کون سے مشورہ
 بھی طلب کرو۔ پھر جو کچھ فیصلہ کرو۔ اپنی
 مسرتی سے کاربند ہو جاؤ۔ اور تمہارے
 کے کام شروع کرو۔ تمہارے تمام کاموں میں ہی
 جذبہ کار فرما نظر آئے اور جو لوگ تمہارے
 اس فیصلے سے نہیں انہیں انہیں انہیں کے فیصلے
 سے جس کے تم سردار ہو۔ لوگوں کو دانی کریں
 خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ سکرے
 زیادہ قریب ہیں۔ جو لوگ منہ سے مسلمانوں
 والی باتیں کریں اور عملاً اسلام کے مناد کے
 طواف ہوں۔ اور حرمت و مصلحت شریعت
 کو قائم نہ رکھ سکیں وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ
 اسلام کی خاطر جب تک تم جہاد کرو۔ تمہیں
 تمہارے رہنے والے ہوں گے جس جان تمہیں

رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لَئِن لَّهُمْ ۖ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظًا
 الْقَلْبُ لَا أَنْفُضُوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
 لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى
 اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٨﴾ ۖ إِنَّ يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ
 فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ يَخْذُ لَكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ
 مِّنْ بَعْدِهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٥٩﴾ وَمَا
 كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ ۚ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
 يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾ ۖ أَفَمِنْ أَتْبَعِ رِضْوَانِ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسِنِّ
 مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْبَصِيرُ ﴿١٦١﴾ هُمْ
 دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٢﴾ لَقَدْ
 مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ
 يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

مہمانی ہو گا آپ ان کیلئے بہت نرم مزاج ہیں اگر آپ اللہ سے مزاج اور نعمت لیں تو
یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں پس آپ بھی ان سے درگزر کیجئے۔ اور ان کے لئے خوشنظر
فرمائیے اور اہم بات میں ان سے مشورہ کر لیا کیجئے پس جب آپ کسی بات کا پتہ پراؤ کر لیں
تو اللہ پر بھروسہ کریں بقول اللہ تو لیں ان کو جو آپ پر (۱۰۰) اگر خدا تمہیں نصرت تو لیں گے
غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے
اور مومنوں کے لئے لازم ہے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں (۱۰۱) اور کسی بھی شیطان خدیں کہ وہ
رہ کسی طرح کی خیانت کئے اور جہنمات کو لگایا۔ قیامت کے دن اپنی خیانت کا پتہ
کرسکے گا۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور ان پر
ظلم نہ ہوگا (۱۰۲) تو کیا جو شخص اللہ کی خوشنودی چلے ہر شخص کی طرح ہر کسے چلے
اللہ کا غضب حاصل کیا اور دفع ہر کسے کا ناپاؤ اور وہ بہت ہی برا کھانا (۱۰۳) اللہ کے
زویہ کے لگنے کے الگ لگ رہے ہیں اللہ ان کے اعمال کو دیکھتا (۱۰۴) اللہ نے واقعی
ایمان والوں پر اسرار کیا۔ جب انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان کو اس کے
حکام سناتا ہے اور ان کے نفوس کو پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا

رکھ کر اللہ کی راہ میں مارے جاؤ۔ تو
انہی راہ میں جسے حاصل ہوگی۔ اور پھر
پارے الہات کی وارثیں ہوگی۔
شکلا، پناہ اور احسان تم پر کچھ کم
نہیں۔ کہ اس قدر صفات سننا کا ایک اور
پہلا جیل اللہ پر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہارے اندر موجود ہے جو تمہیں سلف
رومانیت اور علم و حکمت کے نزلہ کھاتا ہے اور
زندگی کی کامیاب راہ دکھاتا ہے۔ اب اگر
تمہیں کوئی ضرر پہنچے کوئی نصیب آئے۔
تو سمجھو کہ اس میں نہ ذہب کا کوئی قصہ
ہے۔ نہ تعلیم کی خامی اس کا باعث ہے۔ بلکہ
بعض قدر صفات ان پر کھربا ہے۔ اور
جادو مستتر سے خوف کر دیجیے۔ اور
تم نقصان اٹھا لیتے ہو۔ پس ہر لوگ اپنا
یقین کا ل کھنڈہ کے تحت تکمیل
کریں گے۔ وہ یقیناً اپنی صحت کا فیروزہ
پائیں گے۔
اس تمام کوغ میں جنگ اورد کے وقت
کوشش نظر رکھ کر منا فتوں اور کوشش
ان فتوں کی نشہ پہلڑوں اور مقام کا ہونا
کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور فرما ہوتا ہے۔ کہ
منا فتوں کا دستور ہے کہ ہر معاملہ میں
انہیں ہر بات کی صلاحیت کو دیکھنا
انہیں مسلمانوں کی کامیابی منتظر ہے۔ تو
بجسٹ میں تفرقہ ڈالیں۔ اور قائم لگاؤ۔
ضعیف ایمان اور بھولے بھولے لوگوں کو
اپنا اذکار بنا کر دشمن کو سعادت کا موقع
دینا مشا جنگ اورد کے موقع پر جب کوشش
لائے سے بے طے پایا۔ کہ شہر کی نصیب سے
اور حمل کر مخالف کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ تو
منا فتوں نے کشا شروع کر دیا کہ دشمن تہ
بھاری تھلا میں سے کوشش سے باہر نکل کر
اس کا مقابلہ کرنا ہے کہ جو حکمت میں ڈالنا

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢٢﴾ أَوَلَمْ يَأْتِ
 أَصَابَتِكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا ۗ قُلْتُمْ أَنَا
 هَذَا ۗ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٢٣﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ التَّتْيِ الْجَمْعِ فِي بَاذِنِ
 اللَّهِ ۗ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٤﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۗ
 وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ أَوَادُّ فُجُورًا
 قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَأَتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكَفْرِ يَوْمَئِذٍ
 أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۗ يَقُولُونَ يَا قَوَاهِرُ مَا لَيْسَ
 فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿٢٢٥﴾ الَّذِينَ قَالُوا
 لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا الْوَاطِعُونَ مَا قَاتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا
 عَن أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ ۗ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٢٦﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ
 الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۗ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ
 رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿٢٢٧﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

اور یقیناً اس پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (۱۶) عجیب تم پر مصیبت پڑی ایسی
 مصیبت کہ اس کے گنی تم ان پر ڈال چکے ہو۔ تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے
 آپڑی ہے کہہ دیجئے یہ خود تمہارے ہاں سے آئی۔ بیشک اللہ ہر بات پر
 قادر ہے (۱۷) اور جو مصیبت پہنچا اس آئی۔ جب دونوں جماعتیں گمراہی میں تھیں تو وہ بھی اللہ
 کے حکم سے تھیں اور اس قسم کی گمراہیوں کو اللہ ہی جانتا ہے (۱۸) اور منافقوں کو اللہ ہی
 اور جب ان سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا دوسروں کی فتنہ سے بچو۔ تو کہنے لگے
 کہ اگر ہم اس کو جنگ سمجھتے تو ضرور تمہارا ساتھ ہو لیتے۔ اسلئے یہ بے ایمان کہ
 کفر سے نزدیک تھے۔ وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں
 نہیں ہیں اللہ کو خوب علم ہے جو کچھ وہ چاہتے ہیں (۱۹) یہ لوگ ہیں خود تو گھروں میں
 بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہنے لگے کہ اگر ہمارا کمانا تو ہمارے ساتھ نہ جاتے
 اگر تم سب میں سے ہوتو موت کو اپنے آپ پر نال (۲۰) اور اے مخاطب! ان لوگوں کو
 جو اللہ کی راہ میں مار جائیں مردہ نہ خیال کہ بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی عطا
 روزی ملے گی (۲۱) اور اللہ اپنے فضل سے جو کچھ نہیں دیا ہے اس پر خوش نہیں

اس پر ان سے کہا گیا کہ لو! تم شہید کے اہل
 ہی رہ کر نہ گنت کرو۔ تو کہنے لگے۔ کہ ہاں ہم
 اس کے لئے باطل تیار تھے۔ مگر کیا ایک تو
 فوت ہی نہیں آسے گی۔ لہذا تیار ہی ہوتے
 اور نہ فریضہ کرنا محض بے شرف ہے۔ ہم تمام
 معاملات کو باہمی طرح جانتے ہیں۔ پس کوئی کام
 سوچے مجھے نہیں کرنا قرین مصلحت نہیں جو مجھ
 جب انہیں کی دیشہ دو انہیں اور جن کو زور پنا
 سے مسلمانوں کو سخت چوگنی۔ تو گئے آہیں
 بنائے کہ ہم تو پہلے ہی سب کچھ جانتے تھے
 اور کہہ رہے تھے۔ مگر ہماری سننا تو کون ہے
 ان لوگوں نے ہماری بات کو نہ سنا اور
 منہ کی کمانی یہ پھر بعض اوقات جب مخالفین
 کی دیشہ دو انہیں کو روکنے کے لئے جالیں شہید
 قائم کی جاتی ہیں۔ تو یہ لوگ امین حاضر کے
 نام پر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ جنگ
 عدل کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہمساکہ نہ
 روش سے کام لینا چاہئے۔ جنگ کا نتیجہ
 کون جانتا ہے۔ اگر ہم لوگوں کو شکست
 چوگنی۔ تو ہمارا ہا ہمارا سب بھی اٹھ جائیگا
 اور ممکن ہے کہ مخالفین مسلمانوں کی تسلیل
 ہی جاہل کا شیرازہ ہی سکر سے کھیر
 دیں و پس ایسی باتوں سے منافق لوگ اکثر
 دوسروں کو ڈالتے دیتے ہیں۔ اور کفر و بیعت
 انسانوں کو ہراساں کر دیتے ہیں۔ ارشاد
 قرآن ہے کہ موت سے کسی کو مفر نہیں پس
 اس سے ڈرنا بے شرف اور محض امتحان فعل ہے
 جب مرنے والی ہے تو پھر کیوں نیک کام کرنے
 ہوئے نہ مرنے جس سے اب وہی زندگی کا امر ماننا
 حال ہوں۔ جبلیہ کسان دینا اور اہل دنیا
 کو چھوڑنا ہی ہے۔ تو پھر کیوں دلیل دوسرا
 چوکھوڑا ہیں۔ کیوں نہ ایک باعزت مسلمان
 جس میں خسارہ کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ خاندان
 ہی قائم ہو جبلیہ دنیا کو چھوڑ کر کسی اٹھ

وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ
 إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٥﴾ يَسْتَبْشِرُونَ
 بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ
 أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٦﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ
 مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ
 وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٤٧﴾ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ
 النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا
 وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿٤٨﴾ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ
 مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَلَا اتَّبَعُوا رِضْوَانِ
 اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿٤٩﴾ إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ
 يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا إِنْ
 كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٥٠﴾ وَلَا يَحْزَنكَ الَّذِينَ يَسَارِعُونَ
 فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ الْأَ

وقف لانه



عند التعميرين ٣١

اُوں لوگوں کی نسبت جس سے میں جو بھی اس کے نہیں کچھ مجھے میں کہ نہ تو ان کو پنی
 خوف ہو گا اور نہ کسی طرح کام کھائیں گے ۱۰۰ وہ اللہ کی نعمتوں اور جسے فضل
 کی وجہ خوشیاں مناتے ہیں ادا اس بات سے کہ اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر ضائع
 نہیں کرتا ۱۰۱ وہ لوگ جنہوں نے خرم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم
 کو مانا۔ ان میں سے وہ جو نیک کردار اور متقی ہیں۔ ان کیلئے
 بڑا اجر ہو گا ۱۰۲ وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا۔ کہ دیکھو کافروں نے
 تمہارے لئے فوج جمع کر رکھی ہے ان سے ڈرتے رہنا تو ہساتے نکالنا
 اور بڑھا دیا اور وہ کہ اٹھے کہ میرا تو اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ۱۰۳ پس اللہ
 کی نبرت اسے فضل سے شاد کام کرے۔ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی خوشنود
 کے تابع رہے اور اللہ بڑا فضل والا ۱۰۴ یقین کر لو کہ یہ شیطان ہی ہے جو میں
 اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور اگر اپنے اندر ایمان
 رکھتے ہو تو مجھ سے ڈرو ۱۰۵ اور اے پیغمبر اسلام! ان لوگوں کو دیکھو کہ کفر اختیار کرنے میں
 کہہ میں آپ تلخ ہوں و خدا کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں

زندگی کا چلا ہوتا ہی ہے اور میں انہما کا کام
 کا خدمت حاصل کیا جسے جو اللہ کی راہ میں
 کلمے اللہ حق و صداقت پر جان دینے سے میل
 ہوتا ہے اور جس کے صلا ہو جاتے کے بعد انسان
 پر کوئی خوف نہیں باقی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ
 شاہ کام اور فائز الموم ہو کر ایک لازوال شہرت
 کو حاصل کر لیتا ہے۔
 ۱۰۰ وہ لوگوں میں بتایا گیا تھا کہ منافق
 لوگ اللہ کی رحمت سے محروم رہنے والے تھے اور اللہ کی رحمت
 سے گریز کرتے اور اللہ کی رحمت کو راہ حق کو
 پیوستہ رہنے لندا مسلمانوں کو ان کو پکڑنا ہوتا
 پھر رحمت کو لڑنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ اس سے
 کسی کو شکلا نہیں۔ جسے مرنایا ہے۔ تو کیوں
 عزت کی موت نہرو۔ اس کو رحمت میں فرمایا ہے
 کہ جو لوگ منافقوں اور شرارت پسند لوگوں کے
 جھانے میں نہ آئیں۔ اور نہ کہ زندہ تکلیف
 اور ختم و کھت کے وقت اللہ اور اللہ کے
 رسول کی نیک ناکا جواب میں نیکو کاری پر تمام
 رحمتیں اور عطا سے لہو رہیں انہیں کے لئے
 بڑے بڑے اجر ہوں گے۔ دیکھو ایسے لوگوں
 کی پہچان ہی ہے کہ جب انہیں رحمت سے ڈرایا
 جاتا اور کہتا جاتا ہے کہ منافقوں کا کام غیر اللہ سے
 مناسبت ہے بلکہ اللہ سے ہے۔ خدا بگڑ رہنا تو وہ لوگ
 جواب دہ کرتے ہیں کہ میں منافقوں کا کیا ڈر ہے
 خواہ وہ کتنی ہی عمارتیں تعداد میں ہوں۔ خدا
 ہمارا مددگار ہے اور اللہ ہی بہترین کارساز ہے
 ہمارا کام تو جان و مال کی بازی لگانا ہے۔
 ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جب اللہ کو
 لڑتے کرتے ہیں تو اللہ کی عطا بات ان کے ساتھ
 ہوتی ہے اور اللہ کے فضل حکم کو ان کا بال تکلیف
 نہیں ہوتا اور اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 میں گاڑن ہوتے ہیں فرما ہے کہ خدا اللہ کو لڑنا
 شیطان کا کام ہے اور اللہ نے اسے ضعیف لایا
 انسان ہوتے ہیں پھر اس میں اللہ کی طرف اشارہ
 ہے کہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 بڑے سے بڑے جھوٹے دیکھ کر کہیں تمہارا دل
 میرے جنب پیدا نہ ہو۔ یا دیکھو ان لوگوں کی۔

يَجْعَلْ لَهُمُ حُطَاءً فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٥٠﴾
إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ
شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥١﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
أَنَّمَا نُبَلِّى لَهُمْ خَيْرًا لَّأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا نُبَلِّى لَهُمْ لِيَزْدَادُوا
إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٥٢﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ
الطَّيِّبِ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ
اللَّهَ يَجْتَبِيٰ مِنْ رُسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۚ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَ
رُسُلِهِ ۚ وَإِن تَوَمَّنُوا ۖ وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٥٣﴾
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ مِمَّا يَبْخُلُونَ ۚ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخَلُوا
بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَاللَّهُ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَ
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٥٤﴾ لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ



ان کا کوئی حصہ نہ رکھتے۔ اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہوگا ۱۰۰

وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدو وہ اللہ کا کچھ نہیں بچاؤ سکتے

اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہوگا ۱۰۱ وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی۔ نیچے جیلا

میں کچھ نہیں دیں گے۔ میں نے حق میں بہتر چیزیں دیکھی ہیں انہیں اس واسطے دیتے ہیں کہ

وہ گنہگاری میں اپنے بڑے گناہوں کو لے کر فرار ہو سکیں ۱۰۲ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ

ایمان والوں کی ایسی حالت میں جو راجح ہوتی ہے، چھوڑ دے۔ تا آنکہ ناپاک پاک

سے الگ کر دے اور یہ بھی نہیں ہے کہ اللہ تمہیں غیب کی اطلاع دیدہ

یا سناتے لے، وہ اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے پس اللہ اور اس کے

رسولوں کا جانے اور اگر ایمان لاؤ اور مشرقی بن جاؤ تو تمہیں ڈاڑھ ٹھیکے گا ۱۰۳

اور لوگ جو ان چیزوں کو خرچ کرنے میں نکلے ہیں اللہ نے اپنی عنایت سے انہیں کئی کئی

خیال میں کر دیا کہ وہ کبھی بہتر نہیں ہو سکتے۔ ان کی بہتر چیزیں جس میں ان کو کبھی کبھی

ہیں یعنی قیامت کے دن ان کی قوموں کے گلوں میں جا میں گے اور زمین آسمان کی مشابہت

کیلئے ہوا جو کچھ کہے ہو اللہ اس سے آگاہ ہوگا ۱۰۴ بیشک اللہ ان کی باتوں میں

ظاہری نیک سادہ نہیں تھا ان میں پہنچا سکتی۔ اگر تم
لینے پہلوں پر تیار ہو کر دیکھو گے کہ وہ دونوں جہا
میں ذلیل ہو گئے۔ آخرت کی کامرانیوں میں ان کا
کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اور یہ ان کی بڑی عیب تھی
تک کہ باجائز تھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کبھی نہ
وہ تیار ہو سکیں کہ رسولوں کی خدمت میں جاتی ہے
اور وہی کہتے والوں کو وہی کی حق کو جسی ہمت
میں ہوا اور اس کو جسی اہل ان کی اندر کو جسی پھر
جیل میں ان کا وقت گذر جاتا ہوا اور ظہور سے یہ لوگ
آپ کو توڑے۔ ہمارے پاس تو ان لوگ رسوا کن
سزا میں پڑے ہیں پھر سزاؤں کو تسلیم ہی گئی ہے
کہ اگر کسی وقت تمہاری حالت کمزور ہو جائے۔ تو
میں ان کو ضبط کر دوں۔ تمہیں یہی ہے جس کے عالم میں
جس میں ہوا ہوا ہے۔ بلکہ بہت جلد وہ دن آئے گا
کہ تمہاری حالت سے تمہاری بہت بہتر ہونا اور تمہارا
چہرے اور نہ بہت ہو گھبراؤ کہ تمہیں ملے گی کہ
تمہیں یاد رکھو۔ خدا کسی کو غیب کا علم نہیں
دیتا۔ بلکہ جس قدر وہ چاہتا ہے اپنے رسولوں کو
کہتا ہے۔ کیونکہ تمہاری چنانچہ کا فرض ہے کہ
ذبح ہے پھر فرمایا کہ ہمارے ان دنوں کو خرچ کرنے
میں بعض لوگ نکلے ہو گئے ہیں ان میں سے
ہو رہا ہے۔ کہ ان کی جان ہے وہ ہمیں چاہتا ہے
تھے۔ ان کے لئے وہاں جان ہوا ہے۔ اور
دولت میں کے خلاف نہیں کرتے میں انہوں نے
عزیز وقت کو ہوا دیا۔ اس کے طوق بنا کر گئے ہیں
ڈالے جائیں گے۔ دیکھو کہ اللہ نے تمہیں کیا
ہے۔ اگر تم چاہتے ہو تو آؤ۔ ہمارے راہ میں
مال دولت کو لادو۔ مال دولت کی انکے ہاں
کوئی کمی نہیں۔ جو چہ زمین و آسمان ہوا گیا
کیا تمہاری ضرورت ہاں کا مسلمان ہوا میں کہ
وہ تمہارے تمام افعال سے باخبر ہے۔ اگر تم سخت
نظر آئے تو تمہیں زمین و آسمان کی تمام نعمتیں
جس میں ملے گی۔
۱۰۵ گوشت کر رہا میں تیار کیا تھا کہ ایک گل
کی راہ اختیار کر کے اور اللہ کے نام پر جان مال
تک خدا کرے گا۔ خدا کی حفاظت میں ہونے

وتفصلاً

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ مَسَنَكْتُبُ مَا قَالُوا
 وَقَتْلُهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَتَقْوُلُ ذُوقُوا عَذَابَ
 الْحَرِيقِ ﴿١٥٥﴾ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ
 بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿١٥٦﴾ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهْدُ الْيَتِيمِ
 الْأَتُومِينَ لِرَسُولٍ حَتَّى يَأْتِينَا بَقْرَبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ
 قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ
 فَلِمَ قَتَلْتَهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾ فَإِنْ كَذَّبُوكَ
 فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولٌ مِنْ قَبْلِكَ جَاءُ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ
 وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿١٥٨﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّ
 تُوَفَّوْنَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
 وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ
 الْغُرُورِ ﴿١٥٩﴾ لَتَبْلُوَنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ تَدْلِيلًا
 مِنْ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ

جنوں کے ساتھ توجہ ہے اور یہ دو تمدن میں جو کچھ انہوں نے کہا یقیناً ہم نے
 اور انہوں نے کہا حق قتل کے واقعات کو کہہ دیں گے اور یقیناً کہہ دیں گے۔
 منزہ چکھو (۱۵) یہ اس چیز کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے اہل بیتوں کے بھیجی اور اگلا رہو۔
 اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا (۱۶) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہم سے عہد
 لیا ہے کہ ہم کسی سزا پر ایمان لائیں جس کی ہمارا پاسی تیری بانی لے آئے جسے کھا
 جائے ان کو کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کسی رسول کی نشانیاں نہ آئی ہیں اور تم میرے ساتھ
 جو تم نے کسی پھر کرتے ہو تو تم نے کیوں انکو قتل کیا (۱۷) (اپنی سیرت) اگر ان لوگوں نے پہلو
 سے لیا ہے تو آپ پہلے ہی رسولوں کی تکذیب کی گئی جو کئی نشانیاں صحیفہ اور
 ان کے پاس آئے تھے (۱۸) دیا رکھو، ہر کسی کی نعمت کا منہ پکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ
 نے ان کو پکھنا دیا ہے۔
 وہ یقیناً کیا کیا ہے۔ اور دنیاوی زندگی میں ایک مسلمان
 کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا میں ضرور والا جائے گا ان لوگوں سے جن کو
 پسند ہے۔ ان کی تمہیں اور نیز خسر کر کے تم ضرورت سے تکلیف دہ ہیں

یہ ہے اور یہ دو تمدن کی عزتیں ان کو مٹا کر
 جاتی ہیں۔ اور انفران اور کربل لوگوں کو
 دونوں جہان میں ذلیل و رسوا کیا ہے۔
 یہ ان لوگوں کے ہونے سے اعتراضات اور
 کتب مجتہدوں کا ذکر ہے جو وہ بنیہ سبب بہائم
 و ستمنازی کی مخالفت میں روز رکھتے ہیں
 منقہ یہ ہے جو لوگ اور وہ مخالفت سلا
 سے مل گئے تھے۔ جب کہ کسی ان سے کہا جاتا
 ہے کہ جہاد کا ماز و زمان خریدنے کیلئے
 تم میں مالی اور اور۔ تودہ کہتے ہیں کہ کیا ہم
 دو تمدن میں اور ضرور غریب و مفلک ہو گیا ہو
 کہ آئندہ ہم سے جہاد کیا جاتا ہے۔ اگر وہ
 خدا کا کام ہے تو پھر کیوں خدا سے کام
 کو انجام نہیں دیتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ
 اس قسم کی ستمنازی کو شکست دے اور انہیں اور
 دلوں کو دروغ کے غلاب کا منہ پکھنا ہو گا
 پھر بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم ضرورت اس
 میں ہر ایمان نہیں گئے۔ جو ستمنازی تو
 کا مکمل ہے۔ ان سے پوچھنا چاہیے کہ
 اس سے پہلے جو بے شمار نبی ستمنازی ہوئے
 ان کو ساتھ لائے تھے۔ تم نے ان میں کیوں
 سرکشی کی۔ اور کیوں ان کو قتل کیا۔ ارشاد
 ہوتا ہے کہ تمہاری ذہنی کا بھنا ہوا اس
 وقت چھوٹے گا۔ جب موت کا منہ پکھنا کرنا
 کے روز پیش ہو گئے اور اپنے تک۔ یہ
 اعلیٰ کی ہر سزا پائی گئے۔ پس جو دروغ
 کے خطاب سے بچ رہا۔ اور جنت میں داخل
 گیا۔ لے لیتے وہی کامیاب ہے۔ پھر
 زمانہ ہے کہ موت سے پہلے جان و مال کی آرزو
 ایک ضیاع ضروری ہے۔ اور مسلمانوں
 کو صحیح با حق و عدت میں گزار دیا جائے۔
 یا تم ضرورتی پڑے گی۔ جہنم پر برسے۔
 جہنم کو سستی پڑی ہیں ان تمہاری گناہ
 میں ہے کہ تم سب کو سزا دے گا۔ اپنی دوسری
 پکھ رہو۔ اور وہاں جاہلیت پروری ستمنازی
 سے کا حزن ہو۔ ان لوگوں کو کامیاب نہ

اشْرِكُوا أَذَى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ
 مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٥٥﴾ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ
 أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ
 وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبُئْسَ مَا
 يَشْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا
 وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ
 مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥٧﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٨﴾ إِنَّ
 فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٥٩﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ
 قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا
 سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٦٠﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ



سونگے۔ اور اگر صبر کر گئے اور پرہیزگاری پر قائم رہو گے تو یہ عزم و ہمت کی باتیں
 ہیں ﴿۱۷۱﴾ اور یاد رکھو جب اللہ نے ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہ علیحدہ کیا
 کہ تم اس کتاب کی تعلیمات کو لوگوں پر واضح کرنا اور چھپانا نہیں تو انہوں نے اس
 کو پس پشت ڈال دیا۔ اور کتاب کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالا۔ سو انہوں نے کیا ہی بُرا
 سوا کیا ﴿۱۷۲﴾ جو لوگ اپنے (بڑے) اعمال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے
 ہیں کہ ان کے کچھ نہ کرنے پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ سو ان کو آپ
 یہ خیال نہ کریں کہ مذہب سے چھوٹ گئے نہیں بلکہ وہ ناک خدا ہے ﴿۱۷۳﴾ اور اللہ سچی
 لئے ہر زمین و آسمان کی بادشاہ اور بڑا بڑا ہے ﴿۱۷۴﴾ بے شک زمین و
 آسمان کی پیدائش میں اور بات اور دن کے مختلف ہر میں مغفلتوں سے
 نشانیاں ہیں ﴿۱۷۵﴾ یعنی ان لوگوں کیسے جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے
 دہرا لیں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور نہیں کرتے اور
 یہ کہتے ہیں کہ خدا یا تو نے ہی کارخانہ کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے۔
 ہیں اگر کے مذہب سے بچا ﴿۱۷۶﴾ خدایا جس کو تو دوزخ میں کس دل کو دے

بگم۔ جو یہ گامی اور زانی میں خرچ کیے ہیں
 اپنی تعریف کرنا چاہتے ہیں۔ اور دنیاوی شہرت
 کے خواہاں ہیں۔ ان کے لئے کامیابی کہاں؟
 وہ تو روزِ ناک و ناپاک ٹھانے والے ہیں۔ جو کچھ
 مانگو۔ اسی خدائے قدوس کو مانگو۔ جو زمین اور
 آسمان کا بارگاہ ہے۔
 صلا اس تمام صورت میں مسائیں کن نملو لہ
 اور یہودی تیرہ بکتیرن کا ذکر ہے۔ اور انسانی
 کی تو سائل کر حضرت برنڈول کی گئی ہے۔ کہ
 فلاح و نکات کی راہ وہ نہیں ہے جو ان لوگوں
 نے اختیار کر رکھی ہے۔ بلکہ وہ ہے۔ جو پیغمبر
 اسلام نے پیش کی ہے۔ نہ ناپا چند چند
 کا ذکر بھی کیا ہے۔ بخدا اولاد و نسلت حیات ہے۔
 صحیح کی اولاد و نسلت کے متعلق صحیح نراوی
 ہے۔ اس کے بعد کوئی چیز دریافت طلب ہانی
 نہیں ہوتی اور اگر کوئی چیز تشریح کی محتاج
 ہر جہی تو وہ آیات متشابہات کے ضمن میں
 سمجھنی چاہیے جس کی طرف اس نکتہ کے
 ابتداء ہی میں اور منقطع کرانی گئی تھی جگہ
 اصد و صد کے وقعات کا تذکرہ متن و مہل کی
 ٹھہر بیٹھ کے سلسلے میں آیا۔ اور نجات آگے
 لہر اور طبع طلاق سے بتا دیا کہ تاہم اگلی مرتب
 ان لوگوں کے ساتھ چلتی ہے جو ایمان کے
 پکے۔ رسول کے وقت اخلاص کے فوج بردار، اور
 حضور کارکن ہیں لیجے لوگ جو اہل علم و کون
 الحوت کے لئے علم بند کریں۔ تو دنیا کی کوئی
 طاقت ان کے مقابلے میں نہیں شہر ستن
 لیکن اس جہاں میں خود مرضی، نفسانی خواہش
 دہرا اور رعونت و عجب کا جزو نہیں شامل ہے
 تو پھر تاہم اگلی اپنا اقدار کھینچ لیتی ہے۔ اور
 لوگوں کو ان کے حال پر بردہ دیا جاتا ہے کہ
 وقت آزمانی کرتے پھر ہیں۔ پس جو کوئی مادی
 طاقت اور مادی تھاہر سے زیادہ وسیع ہوگا۔
 وہی کامیاب ہوگا۔ مگر ان لوگوں کے ساتھ
 تاہم نجاتی بھی شامل ہے۔ وہ خواہ کوئی مادی
 طاقت نہ رکھیں اور جنگ و مہل کھلاہری
 اسباب باہل کر ہی ہون میران انہیں کے اتے

النَّارِ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿٩٦﴾
 رَبَّنَا إِنَّنَا نَسِيعُنَا مِنْ دِيَارِنَا دِيَارَ الْإِيمَانِ أَنْ آمَنُوا
 بِرَبِّكُمْ فَاْمِنَّا ۗ رَبَّنَا فَاعْفُرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
 سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۗ رَبَّنَا وَاتِنَا مَا وَعَدْتَنَا
 عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
 الْوَعْدَ ﴿٩٧﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ
 عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّمَّنْ ذَكَرُوا أُنثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ
 بَعْضٍ ۗ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُذُوا
 فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا أَلَا كَفِرُنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
 وَلَا دَخَلَتْهُمْ جَنَّتِ بَحْرِي مِنْ تَحْتِهَا إِلَّا نُفُورٌ ثَوَابًا
 مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَ لَا حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿٩٨﴾ لَا
 يَغُرُّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۗ مَتَاءٌ
 قَلِيلٌ قَدْ تَمَّ مَا لَهُمْ جَهَنَّمُ وَيَبْسُ الْبِهَادُ ﴿٩٩﴾

تو اُسے تو نے ذلیل کر دیا اور ایسے ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ۱۶

خدا یا اپنے ایک دعوت دینے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی دعوت دہا ہے کہ اپنے رب کے

مازہ پس خیر مان لیا۔ خدا یا ہر گناہوں کو بخش دے او ہاری براہیوں کو جسے دُور کر دو

نیکو کاروں کے ساتھ ہمارا خاکہ کر ۱۷ خدا یا اللہ میں چیز عطا کر جس کا تو نے ہم لئے

رُٹھوں کی بانی وہ کیا تھا۔ اور قیامت کے دن ہیں روانہ کر۔ بیشک تو بخیر خانی

نہیں کرتا ۱۸ تو ان کے سچے ان لوگوں کی دعا قبول کر لی راور فرمایا یقیناً میں

تم میں کسی مرد یا عورت کے (نیک اعمال کو ضائع نہیں کرنا سب ایک دوسرے کی جس سے

ہو۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھر وں لگائے گئے اور جنہیں میری راہ میں

تکلیف دی گئی اور جنہوں نے جنگ کی اور مار گئے میں یقیناً ان کی براہیوں کی ان کے

دُور کر دوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کر دوں گا۔ جن کے نیچے نہرین جاری ہیں یہ اللہ

کی جانب سے اجر ہے اور اللہ کے ان بہترین اجر ہے ۱۹ ان لوگوں کا جو راہ کو فراموشی کر

چکے میں ملکوں میں پیش و پیش سے پہنچنا پھر نا تھے دوسرے میں ڈالے ۲۰ یہ

چند روز پہنچی ہے۔ پھر ان کا ٹھکانا بہتر ہوگا۔ اور وہ رہت ہی برا ٹھکانا ۲۱

رہے گا۔ اس سلسلے میں رنگ ہر کہ شمال کے طور پر
 بیان کیا جو جیساں باطل بتائی حالت میں ہو
 اور راہیں جو حقیت تھیں ہی نہ کہے تھی۔ نیز ملکیت
 ہر شخص کا غیر تھا اور وہ بہت بے شکہ ہر شخص
 کو ہر شیہہ قرآن شہاؤن کو نسبت و تادیکر
 دیا جائے۔ تا یہ کہ کسی مسلمانوں کے ساتھ تھی کہ
 وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی شہادت پر پہلے با نوری
 کو ہے تھی۔ اور حق نہایت نصیب ہو کر گھبرا کر
 دولت و ثروت کات ماری حق کے ساتھ ہیں
 انہوں کی تہا نہاں ساری کو نفرت کی لگا ہ سے لگا
 کیا جس میں ہر کہرا ایمان انہوں اور ہر وقتوں کا
 کوئی مسلمان ہر شہا تھا یہ لڑنے لگے ان کے اذکار
 دشمن کے ہزار توی رکول وہ ماہانہ سوا دہاں پر
 وہ حق علی کو تاریخ طاری کی تھیکہ کہ نہیں شہادت
 اس کو ہر تمام صورت کے معنیوں کا فتر ہوا ہے
 یہاں ہی طبیعت کا اہا وہ کیا چون کسی راہ کی
 انہا ہوں کہ میں ذکر و فکر کو وہاں سعادت اور
 طبع و جنات کا ذریعہ طہرا یا جو اور وہ کہا جو کہ
 لوگ خاص ہر تھے مومن ہی کہ وہ سعادت کی راہ
 میں ہا دکر کے۔ مگر وہ زندہ ہو۔ تو نہ ہوئی
 کارا نیوں را ہا ہا جوان لگے تھے میں آئے لگا لگا رہتا
 جنگ میں کا تھے۔ تو اُردوئی جنگ کے ہیں اور
 راحت ہر شاہد ہر تھے۔ اور اس سلسلے میں شہادت
 جو ہم میں تھا ہر کہ اس کا ہر شہا۔ اس کو کسی
 پہلے ماہیتیں ہاں ہر میں انہیں دھتوں میں
 ذکر و فکر کا راہ شہا میں۔ تھکے ہو کر انسان کا پتہ
 کی پہلے طہرا ہر ہر ہاں کہہ کہ اس کو حقیت و
 معرفت کے راہ شہادت سے اسکے دل پر کھلیں گئے
 ذکر ہو کر کسی لگا کہی لگا کہ کسی تمام میں ہوا کہ
 ہوا ہے اس وقت آدہ ہر کہ اللہ تعالیٰ ہر کہ
 کے ہدایت پہا ہوں گے۔
 ان آیت شریفہ کے متن برحکم مددہ ان دینی
 کا اور ہر کہ کوئی لہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
 ہوا انہیں ہر میں وہ ہر کہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 ہی خزانہ ہوگی۔ ان آیت کو سنا کر کہتے
 ہر کہ ہا ہا ہر کہ ہر کہ ہر کہ ہر کہ ہر کہ
 لہا اسکے مطابق ہاں ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

لَكِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ
 اللَّهِ خَيْرٌ لِّالْبَرَارِ ۝ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ
 بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خُشِعِينَ
 لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ
 لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا
 وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

الثالثة



سورة النساء مدون في ثمان وعشرين آية ورواها الشيخان في مسندهما
 وسبق النساء مدون في ثمان وعشرين آية ورواها الشيخان في مسندهما
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ
 وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
 كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَ

الْأَرْحَامَ إِنْ كَانَ اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ وَاتُّوا الْيَتَامَىٰ
 أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ مَوْلَا تَأْكُلُوا
 أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۝ وَإِنْ
 خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
 مِنَ النِّسَاءِ مِثْنِي وَثُلْثَ وَرُبْعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا
 تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ
 آدُنِيَ أَلَّا تَعُولُوا ۝ وَاتُّوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً
 فَإِنْ طَبَنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا
 مَرِيئًا ۝ وَلَا تَتُوتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ
 اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا
 لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا
 بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا
 إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ

ترابندی کے تعلقات منقطع کرنے پر دو تین جاؤ لاشد پھر کران، ۱) اور تیروں کے
ان کا مال دے دو اور انکی، اچھی چیزیں اپنی انکی چیزوں کے بدلے ان کا مال اپنے مال گستا
بلا کر کھا جاؤ ایسا کرنا یقیناً بڑا ہی بھاری گناہ ہے، ۲) اور اگر تمیں خوف ہو کہ تمہیں خود
کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کو چھوڑ کر اور جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین
اوپا چا چائے میں سے اور پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی
بیوی پر اتنا کھانا کھاؤ یعنی جو تمہارا قبضے میں ہے۔ یہ طریق کار تمہیں انصافی سے
بچانے کیلئے قریب تر ہے اور تو ریل کو ان کے ہر خوشہ کی ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی
رضامندی سے تمہیں اس میں کچھ چھوڑ دیں۔ تو اسے خوش گواری اور فرح سے
کھاؤ، ۳) او مال و دولت جسے خدا نے تمہاری معیشت کا سارا بنادیا ہے مجھ
اور میرے سر پر نہ کرو۔ تم اس میں نہیں کھلاؤ اور پھناؤ اور ان سے معقولیت سے
گفتگو کرو، ۴) اور تیروں کو اڑاتے رہو یعنی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں پھر اگر
تم ان میں صلاحیت نہ دیکھو۔ تو ان کا مال (دو اسباب) ان کے سپرد کرو۔ اور ان کے
بڑے ہونے کے خوف سے مال کو انصاف خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ

کے نام سے ہیں ان کا مال دے دو اور انکی، اچھی چیزیں اپنی انکی چیزوں کے بدلے ان کا مال اپنے مال گستا
بل کر کھا جاؤ ایسا کرنا یقیناً بڑا ہی بھاری گناہ ہے، ۲) اور اگر تمیں خوف ہو کہ تمہیں خود
کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کو چھوڑ کر اور جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین
اوپا چا چائے میں سے اور پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی
بیوی پر اتنا کھانا کھاؤ یعنی جو تمہارا قبضے میں ہے۔ یہ طریق کار تمہیں انصافی سے
بچانے کیلئے قریب تر ہے اور تو ریل کو ان کے ہر خوشہ کی ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنی
رضامندی سے تمہیں اس میں کچھ چھوڑ دیں۔ تو اسے خوش گواری اور فرح سے
کھاؤ، ۳) او مال و دولت جسے خدا نے تمہاری معیشت کا سارا بنادیا ہے مجھ
اور میرے سر پر نہ کرو۔ تم اس میں نہیں کھلاؤ اور پھناؤ اور ان سے معقولیت سے
گفتگو کرو، ۴) اور تیروں کو اڑاتے رہو یعنی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں پھر اگر
تم ان میں صلاحیت نہ دیکھو۔ تو ان کا مال (دو اسباب) ان کے سپرد کرو۔ اور ان کے
بڑے ہونے کے خوف سے مال کو انصاف خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ

يُكْبَرُوا، وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ، وَمَنْ كَانَ
فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ
أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ، وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٥٠﴾
لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ، وَلِلنِّسَاءِ
نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا
قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ، نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٥١﴾ وَإِذَا حَضَرَ
الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَنْزِلُوهُمْ
مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥٢﴾ وَلِيخَشِ الَّذِينَ
لَا تَرْكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعْفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ،
فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٥٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ
يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي
بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا ﴿٥٤﴾ يُوصِيكُمُ
اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ



اور جو تندرست نہ ہے چاہئے کہ وہ پر سبز کر کے اور جو غریب ہو اسے چاہئے کہ
 وہ بقدر ضرورت کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال و اسباب واپس لے لو چاہئے کہ
 اس پر لوگوں کو گواہ کرو اور خدا ہی جانتے ہیں کہ تم نے کافی ہے ①
 جو کچھ والدین و اولاد سے لیا (بلکہ ترکہ) چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے اور اسی
 طرح عورتوں کے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو ان والدین اور اولاد چھوڑ جائیں خواہ وہ چھوڑا
 ہو یا زیادہ لے لیا ہو ② اور جب یہ ترکہ کے وقت (ان کے شہداء
 قیامت پہنچے اور سکین حاضر میں تو انہیں بھی کچھ لے دے اور ان سے نرمی کے ساتھ
 بات کرو ③ اور ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے کچھ ڈیریں کہ اگر وہ بھی اپنے
 پیچھے ایسی ہی ہلکے مرد و ناتوان اولاد چھوڑ جائے تو انہیں ان کے متعلق کھسا
 کر تباہ نہیں جائے کہ وہ اللہ سے فریں اور متحمل نہ کریں ④ تعیناً وہ لوگ جن
 ظلم سے قیاموں کا مال کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور
 جلد جھکتی ہوئی آگ میں وہاں مرنے کے ⑤ تمہاری اولاد یا بے میں اللہ
 تمہیں کم دیتا ہے کہ مر کے لئے دو عورتوں کے حصوں کے برابر حصہ ہے

جس کا حصہ لے لیں۔ کہ ان کو ہمارا سامنا ہے اور وہ مال
 چھوڑ دیتے ہوتے ہیں۔ جس میں جس کوئی حق نہیں
 کرتا نہ بچوں کا نہ سزا اور نہ ہرگز نہیں متروک کیا ہے
 ان کے مال و عداوت میں کسی ایسی ذات ہر ایک کے سطر ہی بی بی بیج
 کہ اگر تم کھاتے ہو تو ہمارا جو وقت ان کے غم و غم
 پر غصہ کر رہے ہو وہ اس کا حصہ لے لو بغیر کسی قسم کا لڑائی
 میں ملنا پڑتا ہے کہ کسی کے سطر یا نہ لے لو اگر تم فریاد
 منظور نہیں ہو۔ تو میرے خدا سے دعا کرو۔ جو باطل
 دستور کے مطابق ہو۔ خدا کوئی شخص سے ناخوشی سے
 تعبیر کر سکے۔ اس سطر میں ان کے کوئی بلو رکھو کہ
 جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اس کے ترکہ میں کچھ
 مرد کے حقوق ہیں۔ دیکھو ہی عدالت کے بلو حقوق ہیں
 جائیداد خواہ کم ہو یا زیادہ اور اس سے حصہ لے لو کہ جو
 بڑے حصے میں لیا ہے۔ جو لے کر ہے جو کچھ کسی کا حق
 ہو سکتا ہے۔ یہ باطل نہ ہے کہ بے بس مال و حق نہیں
 ہیں۔ کہ مثل شہداء میں ان کے ان میں لے کر ان میں
 قیامت سے لے لو ان کو باطل پروردگار سے
 اور ان کو دیکھو۔ یہ کھانڈے کے طور پر ان کے ہاتھ چھلکا
 سے بہت کم۔ دیکھو یہ نہ لے لو خدا کے حصہ میں سے
 کر لیں۔ جس میں ان کا حق ہے کہ لے لیں۔ اس کے
 مطابق جائیداد تقسیم ہو گا اور دیکھو۔ جب تقسیم ہوا ہے
 دن اپنے ہاتھ سے لے لو اور ان کا حق ہے اور وہ ان کا کوئی
 حق نہیں ہے۔ ان کو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 سے ان کے حقوق لے لو اور ان کا کوئی حق نہیں۔
 انہیں نصیب نہ لے لو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کوئی حق نہیں انہیں لگنے کہ ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کے مال میں کوئی حصہ نہیں لے لو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کہ ان میں سے ان میں سے ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 دینا ہے۔ اور سب زیادہ فریاد ہوتے ہیں کہ جب تم
 متعلق کی جائیداد کو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کرو۔ تو تمہیں ہی ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کہ اگر میں فوت ہو جاؤ تو تمہارے حصہ لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 اور تمہیں آج اس میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 اللہ ہی کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 وراثت و امانت اور ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 چلے جائے اور ان کو دیکھو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کا لینا ایسا ہی ہے جیسے ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 ⑤ اگر تمہیں کوئی حق ہے تو اس سے لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو ان کے حصہ میں لے لو
 مرے ہاتھ کی جائیداد اس کے جائز و نا جائز ہے

فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ
وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلَا بَوَّيْهُ
لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ
لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ
فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ لِأَبَائِكُمْ وَ
أَبْنَاؤِكُمْ ۚ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ
فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ
وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَلِكُمُ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبْعُ
مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ
وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اگر لڑکیاں دو یا اونے یا ڈھریں تو ترکے میں اُن کا دہتائی حصہ ہے اور اگر
 ایک ہی ہو تو وہ نصف کی مالک ہوگی اور مردے کے مال میں سے ہر ایک کو
 ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر وہ صاحبِ ولاد ہو۔ اور اگر اُس کے اولاد نہ ہو اور
 صرف ناپ اُس کے (دائرا) ہوں تو اُس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا (اور باقی باقی
 اگر اس کے بہن بھائی ہوں تو پھر ماں چھٹا حصہ لے گی یہ تقسیم کرنے والے کی وصیت کی
 تعمیل پر اس کے قرضہ کی ادائیگی کے بعد عمل میں لائی جائے گا، تمہارا ناپ اُو تمہاری
 اولاد تم نہیں جتا کہ ان میں سے کون نفع رسائی کے لحاظ سے تم سے قریب ہے۔
 یہ لفظ کہ برف سے مقرر شدہ ہے یقیناً جائز کہ ائمہ مصلحتوں سے تغیر اور حکمت والا ہو ⑤
 اور جو کچھ تمہاری بہنیں (ترکے میں چھو جائیں) اس نصف کے مقدار ہو بشرطیکہ اس
 اولاد نہ ہو مگر ان کے اولاد ہے تو تمہیں کچھ وہ چھوڑیں اس کا چوتھائی ملے گا (یہ تقسیم
 مردوں کی وصیت کی تعمیل پر اُس کے قرضہ کی ادائیگی کے بعد عمل میں لائی جائے) اور ان
 کیلئے جو کچھ تم چھوڑ جاؤ اس کا چوتھائی حصہ ہے بشرطیکہ تمہارے اولاد نہ ہو اور
 اگر تمہارا اولاد ہو تو ان کیلئے تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ہو (یہ تقسیم تمہاری وصیت

وہ خود چھو یا تمہیں متروک رہے تا جس کے تقسیم
 کو رہا جائے۔ اس کو کس میں سے تقسیم
 اور تا سب کا ذکر ہے۔ اور شاد ہوتا ہے کہ اگر کو
 یہ لفظ کا حکم ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی شخص
 فوت ہو جائے۔ اس کا چھٹا حصہ اولاد چھوڑ جائے
 تو اُس کی ماں یا بہن کو یوں تقسیم کرو کہ لڑکے کو
 لڑکی سے دو گنی حصہ ملے۔ اور لڑکی کو
 لڑکا کو گنی حصہ ہے۔ ہر نیک ہی لڑکی پر
 تو سنتی کے قرضہ کی ادائیگی کی۔ اور اگر وصیت
 کی تعمیل کے بعد کچھ بچے گا اس میں اس نصف
 لڑکی کو ملے گا اور باقی کا نصف دوسرے
 رشتہ داروں کو حصہ دینے اور اگر لڑکیاں ایک
 نام ہوں تو انہیں فرض و طہرہ کی ادائیگی کے بعد
 کی بقیہ رقم کا دہتائی حصہ دیا جائے گا اور
 باقی ایک تہائی میں دوسرے حقداروں کا حصہ
 ہے۔ یا اگر کوئی جب کسی ماں یا باپ کو تقسیم کرنے
 لگا۔ تو سب سے پہلے قرضہ کی ادائیگی کرو۔ جو
 کچھ بچے گا اس میں اس کو وصیت کی تعمیل کرو۔ یا
 چیزیں بہت ضروری ضروری تو ہیں۔
 اس وصیت کا حکم ہے کہ ادائیگی قرضے کے
 بعد جو کچھ ہے۔ وصیت کی مالیت اسکے ایک
 تہائی سے زائد نہ ہو۔ جسے فرض ادا ہو چکا۔
 اور وصیت کی تعمیل ہو چکی۔ اور وصیت کی تعمیل
 و تخمین کے ضمن اطرافات بھی الگ کر لئے گئے
 تو پھر تقسیم فرض ہوگی اس میں سے پہلے
 سنتی کی اولاد کو حصہ دیا جائے گا چھٹا طریقہ
 اور پر بیان ہو چکا ہے اسکے بعد وصیت کے مال باپ
 کی ماں پر آتی ہے۔ اگر وہ دونوں زندہ ہوں
 اور وصیت کی اولاد بھی ہو تو پھر ان میں سے ہر ایک
 کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اور اگر اولاد نہ ہو
 صرف والدین ہی طرفت ہوں تو ان کو تیسرا
 حصہ دیا جائے گا۔ اور بقیہ اُس کے باپ اور ماں
 کے حصہ حصہ داروں میں تقسیم ہوگا۔ ماں اور
 باپ کے حصہ میں بھائی بھی ہوں تو پھر
 ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ اور بقیہ وصیت کے
 مالدار سے حصہ میں بھائی میں تقسیم ہوگا۔ اور شاد
 ہوتا ہے کہ اگر کوئی باپ کو وصیت میں کوئی حصہ نہیں کرتا

تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ
كَلَّةً أَوْ امْرَأَةً وَوَلَّهُ أَخٌ أَوْ أُخْتُ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ
فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوصَى
بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ غَيْرُ مَضَارٍّ ۚ وَصِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۗ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٤﴾ وَمَنْ
يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ يَدْخُلْهُ نَارًا
خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٠٥﴾ وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ
الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَمَا اسْتَشْهَدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةٌ
مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ شَهِدُوا فَمَا مَسْكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى
يَتَوَفَّوهُنَّ الْبُوتُ أَوْ يُجْعَلَ لِلَّهِ لِهِنَّ سَبِيلًا ﴿١٠٦﴾



کی تعمیل یا قرآن کی آدھی کے بعد عمل میں لائی جائے اور کوئی مرد یا عورت اسے ترک نہ کرے
 چاہے اس کے ذیابچہ نہ بنی اور بھائی یا بہن ہوں تو ان میں ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا
 اور اگر وہ بہن بھائی یا ایک زائد ہوں تو پھر ہر ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں
 (یعنی ہم نے اس کے وصیت سے اس کے فرض کی ادائیگی کے بعد عمل میں لانی
 جانے اب شرطیکہ وہ وصیت تمام کر کے نقصان نہ پہنچائے۔ یہ لاشکی طرف سے
 حکم ہے اور اللہ بہتری کو بخشا والا اور بڑا بار ہے) ۱۰۱ لاشکی صہبہ میں لانی
 جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی لگا اللہ سے ایسے باقائیں داخل کیجا کر کے نیچے
 نہیں جائیں گی نہ ہی حالت خوشی میں ہمیشہ رہیں اور یہ بڑی ہی گامیابی ہے ۱۰۲ اور جو
 اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کے اور کسی حد تک تباہ ہو جائے انھیں روز جزا میں داخل
 کر لگا وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور اس کے لئے سزا ان سزا ہوگی ۱۰۳ اور تہادری غزوات
 میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے آدمیوں میں سے چمک لگاوا ہی لو۔
 پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ایسی عورتوں کو گھر دل میں بند کر دو یاں تک کہ
 موت ان کا کام تمام کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی دوسرا راستہ نکالے ۱۰۴

عن ابی ذررہ و ہر راد لہ میں سے فتح نقصان کے لگانا
 سو کان شخص تمام قرآن میں زیادہ مفید ہے اور کوئی شخص
 لاشکی کی نافرمانی یا مسلمانیت کو لاشکی کے مقرر کردہ
 چیزوں کے مطابق نہ چلے۔ خیر کردہ سارے مقرر کیا ہے
 کیا اور یہ سمجھو کہ میں نے ان بات کو تم میں سے ان میں
 سے تمہارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہے۔ اور وہ بات کہ
 یہی یاد رکھو کہ ہر قسم میں بہت بڑی محنت ہے جس سے
 خیر لاشکی کا حال کرنا چاہیے۔ اور اللہ پھر اگر تمہاری
 ہر قسم کی محنت ہے۔ اور اللہ پھر ہر قسم کی محنت ہے۔
 اس کی جائیداد میں کو ایک قسم کی محنت دیا جائے۔
 اور اللہ پھر ہر قسم کی محنت دیا جائے۔
 اور اس میں ہی بات محنت کا داخل ہے۔ اور اگر اللہ اللہ اللہ
 اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اگر اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 قرآن کے یاد رکھنا اللہ اللہ اللہ کی تعمیل ہر قسم کی نافرمانی
 ایسا شخص ہے کہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اس کے بہن بھائی ہوں مگر وہ بھی دوسری آل سے بڑے
 ہی ہیں اور ان کے ہر ایک کو کھانا کو چھٹا حصہ دینا
 یہی چھٹا حصہ دینا۔ ہر اگر وہ زیادہ تعداد میں ہوں
 پھر ان تک کہ ان نقصان میں ہر ایک کو چھٹا حصہ دے۔ اور
 ہمیشہ اور کس کو کبہ چھٹا حصہ لاشکی کے ترکہ کو دینا
 یہی چھٹا حصہ دینا اور رسول کا حکم لے
 اور تو ایسے لاشکی کے ہر ایک کو چھٹا حصہ دینا
 اور چھٹا حصہ لاشکی کے ہر ایک کو چھٹا حصہ دینا
 اور لاشکی کے ہر ایک کو چھٹا حصہ دینا اور رسول کا حکم لے
 اور لاشکی کے ہر ایک کو چھٹا حصہ دینا اور جو ایسا کہ
 اس کے لئے سزا ان سزا ہوگی۔ ان سزا ان کے
 نام نہا اور اللہ امر ضائع بنا دے اور رسول کا حکم لے
 حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے تم سے ہم دعا کی کو فرماتے
 ترجیح دیتے اور یہ زبان دینے میں بیٹوں کو فرماتے
 زائد رہیں کہ بیٹوں میں ہر ایک کا ان میں سے ہر
 اور یہ نہ ہوتے ہمارے فرم کر کہ ہمیں بیٹوں کو کاشی
 ہے۔ بیٹوں کو کاشی اور اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اور ان کو کاشی اور اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 طرح بیٹوں کو دیتے ہو۔
 اور لاشکی کے ہر ایک کو چھٹا حصہ دینا اور رسول کا حکم لے

وَالَّذِينَ يَأْتِيْنَهَا مِنْكُمْ فَاذْوَهْمَا ۖ فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرَضْنَا عَنْهُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿١٥﴾
 إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٦﴾ ۚ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِسْلَامَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا ۙ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٨﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمْ

اوجوہ مرد تہائی عورت سے ہے حیاتی گاہن گس قیام دونوں کے سزاوار اور توہ کر لیں اور ایسا
اپنی اصلاح کر لیں تو پھر انہیں جھوٹو یقین رکھو کہ اللہ تو بہ قبول کرنے والا اور صبر کرنے والا ہے (۱۶)
اللہ تعالیٰ تو بہ نہیں لوگس کی قبول کرے جو بڑا کام نادمی سے کر ٹھیں پھر جلدی
تو بہ کر لیں ایسے ہی لوگس میں جن کی تو بہ اللہ قبول کر لیتا ہے۔ اور اللہ ہر
جاننے والا اور حکمت والا ہے (۱۷) اور ان لوگوں کی تو بہ کوئی تو بہ نہیں جو
(معموہ برائیاں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان سے جب کسی صحت سنا آما ضرر پہنچتی تو
لگاؤتہ میں تو بہ کرنا نہیں اصلاح لوگس کی تو بہ بھی کئی تو بہ نہیں جو حالت کفر تہی
مترک یا ہرج لوگس میں جن کے لئے ہم دنیا کا خدا ہے مگر کھائے (۱۸) ایمان والو! تمہارا
ہے یہ ضلال نہیں کہ تم عورتوں کے لئے والے کی ہیرا شہدہ کہ ان پر بڑبڑتی قبضہ کر لو
اوتہ نہیں ان خیال سے کہ وہ رکھو کہ توہ لوگس انہیں ایک دفعہ سے چکے ہو چکا کوئی
لے لو۔ مگر اس صورت میں کہ وہ ملائیمہ چلنی کریں اور ان کے ساتھ جن سلوک سے رہو ہو
تم انہیں نہیں چاہتے تو یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کر دو
خدا اس میں تمہارے لئے بھلائی رکھے (۱۹) اور اگر ایک بیوی

میں تقسیم جائیداد کا بیان کیا تھا۔ اور ان قرآن
کے ذریعے اسلئے صنف نازک کے حقوق
و اشیاء کو فروزا کر دیا ہے۔ اور مرد کے ساتھ
اُسے مساوی حقوق عطا فرمائے۔ جساری سے
ملو یہ ہے کہ جہاں خود کا حصہ متحرک کیا گیا
عدوت کا بھی۔ مگر جو کہ تصدقی طور پر مرد کے
سرور یا وہ ذمت داریاں ہیں اسے عدوت کو
دینا حصہ دلا دیا۔ اگر گناہ و جن میں سے دیکھا
جانے تو مرد کے لئے حصے عدوت کے ایک حصہ
کے برابر ہیں۔ اگر ذرا نیا کا خیال ہے۔ کہ عدوت
اس حصے قابل نفرت ہے اور اسے اسلئے
مردم الارث نہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ بگاڑ جاتی
ہے۔ اعداں باپ اور بہن بھائی کی نفرت پر
بڑھتی ہے۔ اس کو عیوب میں اللہ عزوجل نے
ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سب عیوبیں بگاڑ نہیں
چھوٹیں۔ بلکہ گناہوں میں عصمت آج اللہ
شمار چھوٹی ہیں۔ اور جو بگاڑ ہیں انہیں عیوب
دو۔ گھروں میں بند رکھو۔ کسی سے چھپے
نہ دو۔ اور جب وہ دل سے توہ کر لیں۔ تو پھر
ان سے عیوب سلوک سے پیش آؤ۔ یہ نہیں ہو
سکتا۔ کہ بعض کے گناہ یا قصور کا دبر سے
تمام عورتوں کو مردم الارث قرار دے دو۔
سمت سے انصافی ہے۔ اور کسی عصمت میں
قابل معافی نہیں۔ پھر اس قصہ نہیں۔ مردوں
تو بہ کرنا ہے جن۔ انہیں کہیں مردم الارث
نہیں کیا جاتا۔ دیکھو اگر ذرا بڑائی کریں۔ تو
انہیں سزا دے۔ اور اگر عیوب انہیں معافی توہ کی
مترک ہیں تو انہیں بھی مرد چھوٹے
سو گھرے۔ دیکھو بگاڑی وہے حیاتی میں گنا
ہے۔ اور وہ کو قانون بالائی رت کے تقسیم
نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ میں تم سب کو ناپسند
مگر تو بہ کرو۔ اور موت آئے سے چھپ چھپ
دیکھو کاربن جاؤ۔ ورنہ دنیا کا علاج سامنے
ہے۔ اور وہ کچھ عورتوں کو مال مویشی اور عیوب
کی قسم سے شمار کر کے دیتے ہیں نہ لیا کرو۔ و
بھی تہا ری طرح انسان ہیں۔ اور نامل معنی
اور نہ ان کا مال و دولت تو ہے۔ اور نہ سزا۔

اسْتَبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۖ وَاتَّيْتُمْ أَحْدَابَهُنَّ
 قَطًّا بِأَفْلَاتٍ تَأْخُذُ وَإِمْنَهُ شَيْئًا ۖ أَتَأْخُذُونَ بِهِنَّ أَنَا
 وَإِنَّمَا مَبِينًا ﴿١٠٦﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَ ۖ وَقَدْ أَقْضَى
 بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنِ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿١٠٧﴾
 وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ
 إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿١٠٨﴾ حُرِّمَتْ
 عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعُمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
 وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ
 وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَابِكُمْ
 الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۚ
 فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ نُوحَلَاةٍ
 أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۚ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ
 الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٠٩﴾



کی جگہ دوسری بیوی کا بلا لڑا ہوا تو تم نے اس ایک دولت کا ڈھیر بھی دیا ہوا تو
 بیوی اسے کچھ نہ لو۔ کیا تم بہتان لگا کر اور علاقہ نگاہ کر کے دیا ہوا مال کن ہو پس
 لینا چاہتے ہو؟ (۲۰) اور تم کیونکر واپس لے سکتے ہو جب تم ایک دو سے
 کے ساتھ تعارت کر چکے ہو اور وہ تم سے بچا تو لہذا تم بھی لے چکیں (۲۱)
 اور ان عورتوں کو نکاح میں لے نہ جنہیں تم سے باپ نکاح میں لے چکے یا جو بچکا سو بچکا یہ
 بڑی ہی بی حیائی اور نفرت کی بات تھی اور بڑا ذمہ تھا (۲۲) (دیکھو!) تم پر
 تمہاری ماں، تمہاری بیٹی، تمہاری بہنیں، تمہاری بھوپیاں، تمہاری لائین، تمہاری
 بھینجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری پلانیوں، ماں، تمہاری داد کی بہنیں، تمہاری بیویوں
 کی بیویاں، تمہاری بیویوں کی بیویاں، تمہاری بیویوں کی بھوپیاں، اور لائین، تمہاری بیویوں
 میں میں اگر ان کی اوس سے زنا سوائی کا تعلق پیدا کیا ہے (تو حرام میں ہا اگر لگنا
 ان کا زنا سوائی کا تعلق نہ ہو تو بچھڑا لگیوں کو نکاح میں لانا کوئی گناہ نہیں اور تمہارا بیویوں
 کی بیویوں، تمہاری بیویوں کی بیویوں، تمہاری بیویوں کی بیویوں، تمہاری بیویوں کی بیویوں
 یا جو بچکا سو بچکا یعنی بھوکا لہذا تم نے والا اور تم کرنے والا ہے (۲۳)

ان ناگہ ظاہر ہو رہے جہاں کا بازار گرم
 کریں خان کسب کچھ نہیں اور سلطان کے
 سبب ملتا ہے بڑا کرو۔ اور کھیل لگا کھیل
 کہہ کر عزت کی زندگی بسر کریں ایک
 اہدات ہے۔ کہ جب تم کسی دوسرے بیوی
 منگواؤ اور سلطان کو۔ تو کچھ تر تاج سے پہلے
 انکو دے چکے۔ وہ اس کا بچکا۔ فادہ تم
 نے ڈھیر دن دات اکوٹے دی ہو۔ ہرگز
 ہرگز اس سے ایک سڑی کی چیز نہ پس
 لو کہ یہ ڈھنٹ گناہ ہے۔
 گذشتہ روز کا یہاں اس بات کا
 بیان تھا کہ یہاں عورتوں اور بچکانوں
 کو کیا سزا دی جاتی ہے اس کے بارے میں
 ایسے افعال تیسری جرات دہر۔ نیز یہ کہ
 صہ کی شخصیت ہم سے تازے رہنا اور
 کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔ آخر میں
 صحت کے ساتھ جن سلوک کرنے اور ان کے
 ہر وہاں ہاتھ کے متعلق حکام صادر فرماتے
 تھے۔ اس کے بارے میں ان پر مشورہ کا ذکر ہے
 جن میں باہر نکاح جائز نہیں تھا خون
 کی طرف سے ان، بیٹی، بہن، بیویوں، خالہ
 بھینجیوں، اور بھانجیوں سے ہونے
 دسی طرح ذمہ کی طرف سے بھی یہی سزا
 دیتے ہیں جن کو کوئی شخص شادی نہیں
 کر سکتا۔ خود چلانے والی ماں، بیوی
 کی سزا ہے۔ جو بیٹے والی ماں کا حق
 ہے۔ سزا دینا اس کی بیٹی میں
 وغیرہ سزا دی گیا ہے لہذا سے جس
 اور سال سے نکاح حرام ہے۔ اسی
 طرح سبیل میں اور اس کی لڑکی سے
 خدای جائز نہیں۔ پھر (یا یا کہ بیویوں
 میں نکاح حرام نہیں۔ اور دوسری
 بیویوں سے ایک ہی وقت شادی کی جا
 سکتی ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ
 تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرُ مُسَافِحِينَ ۚ فَمَا
 اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ
 وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ
 الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ وَمَنْ لَّمْ
 يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
 فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فِتْيَانِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۚ
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ
 بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
 مُحْصَنَاتٍ غَيْرِ مُسَفِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۚ
 فَإِذَا أَحْصِنَ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ
 مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو دوسری نکاح میں ماسوا ان رسول
 کے جو تمہاری لڑکیاں بن جائیں یہ (مشرقیوں) اللہ کی طرف سے تم پر فرض نہیں ہیں اور
 انکے سوا کچھ وہ تم پر حلال ہیں۔ کمال فرج کر کے انہیں نکاح میں لانا یا کسی نظر میں لانا اور
 نہ ہر پھر جو کچھ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ اس کے بدلے ان کا مقررہ مہر نہیں۔ اور مقررہ مہر
 کے بعد بھی رضامندی اگر تم کسی ایسی بیٹی پر رضامند ہو دو تو اس میں کمی گناہ
 نہیں بقین کھو اللہ کے (بے تعلقی) بات کا علم ہے اور اس کا کچھ لکھا ہے
 اور جو ہم سے اس بات کا مقررہ نہ رکھا ہو مومن شریف و بیکوچ میں لا۔ اور وہ
 زوجان مومن لڑکیوں کو نکاح میں لاسکتے ہیں جو تمہارے قبضہ میں آئی ہوں اور اللہ
 تمہارے ایمان کو بہتر جانتا اور انسان جو نیکی کے لحاظ سے تم ایک دوسرے کی جنس سے ملے
 تم ایسی توں کو ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح میں آس اور دوسرے کے مطابق نہیں
 انکے مہر و لگاؤں (وہ پاکباز اور عفت رہو۔ بلند بلیں ہو۔ ورنہ چوری چھپے
 وغیر میں) دوستی رکھنے والی ہیں پھر حبت عورتیں نکاح میں جائیں تو ان کے مہر میں
 کا کمال نہ ہو تو انہیں آزاد عورتوں سے آدمی مزاد کی جاسکتی۔ یہ ان لوگوں

نما و نما میں سب سے بڑی ہے جانی اور
 صحیح بڑا گناہ ہے۔ اس سے بڑیا کا
 اس تباہ اور سب غلط ملط جو ہا تھا
 شرافت و خیالات کی پاکیزگی یعنی فرج
 انسان کی بھردی اچھا و عفت اور
 اس قسم کی دوسری پندھیہ اور شرفیہ
 صفات اور انہیں طرفین لوگوں میں
 پائی جاتی ہیں۔ مثلاً نکاح اور سب سے
 لوگوں میں تمہاری کی رخصت اور عسٹام
 کی استخاری کا نشان انہیں ہوتا
 اسی لئے اس سے جانی گور کئے اور
 انسان کو بلند صفات کا حاصل
 بنانے کے لئے اسلام نے انہیں
 کے تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے۔
 فرمایا ہے۔ کہ جو عورتیں شوہر والی
 ہیں۔ اور کسی کے عقد نکاح میں آ
 چکی ہیں وہ بھی تم پر حرام ہیں۔ اگر تم
 پاکباز رہنا چاہتے ہو تو مذکورہ اہل
 رشتوں اور عورتوں کو چھوڑ کر جس کی سے
 چاہو مال پہنچ کر کے نکاح کرو۔ مگر یہ نکاح
 ازدواجی زندگی کی پابندیوں کیلئے ہو
 عیاشی اور حرام کاری کے لئے نہ ہو۔
 اور یہ بات کی پھر تاکید ہے کہ جو کچھ لڑکی
 پر عورت کو دینا کرو وہ اسے بونٹھی
 ادا کرو۔ اگر تمہیں شریف اور آزاد عورت
 میسر آئے تو تم لوہائی سے نکاح کر سکتے
 ہو۔ جو مومن مومن ہو کہ تمہارے حق میں
 بہتر ثابت ہو اور تم دونوں کی حکما
 خداوندی کے مطابق زندگی بسر کر سکو

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ
 رَّحِيمٌ ﴿٤٥﴾ يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ
 الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٤٦﴾
 وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
 الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٤٧﴾ يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ
 يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۗ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا
 أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۗ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۗ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٤٩﴾ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
 عُدُوًّا وَإِنَّا وَظَلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَلِكَ
 عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٥٠﴾ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبِيرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ
 نَكَفَرْنَا عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلُكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٥١﴾
 وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ ۗ



لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا
 كَسَبْنَ ط وَسَأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ
 بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٢٦﴾ وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ
 الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ ط وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ
 فَاتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٢٢٧﴾
 الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ
 عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ط فَالضَّالِّحَاتُ
 قِنْدَتْ حِفْظُ اللَّغِيبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ط وَالَّتِي تَخَافُونَ
 نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ
 اضْرِبُوهُنَّ ءَ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ط
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا ﴿٢٢٨﴾ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
 بَيْنِهِمَا فَاْبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ءَ
 إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ



کر دیوں کیلئے وہی حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کیلئے وہ جو انہوں
 نے حاصل کیا اور اللہ سے اس کا فضل طلب کرو بے شک اللہ کبھی
 چیز کا علم ہے ﴿۱۰۹﴾ اور اللہ دینِ حریٰ میں اللہ کے جو کچھ بطور ترکہ چھوڑ جائیں۔

اُس سب کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرائے ہیں اور جن کو تم عہد و پیمان
 کرو۔ انہیں بھی ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر بات پر شاہد ہے ﴿۱۱۰﴾

مرد عورت کے مگر ان کو محفوظ رکھو کیونکہ اللہ نے ان سے بعض کو بعض فیضیت دی ہے
 اور اسلئے کہ تم اپنا مال (عورتوں) خرچ کرتے ہیں پس نیک تمہیں رخصت کرو

کی فرمائیں اور ان کا عیب اللہ کی عینیت سے (تمام اللہ کی) حفاظت فرمائی جوتی
 ہیں اور جن عورتوں کی کسر تھی انہیں اللہ نے جو تو پیلے نہیں نصیب کر دے

اور انکو بسترِ خوابت نہ چھوڑو اور دھیرے دھیرے انہیں (میں) دو اگر ان میں سے کوئی
 خلاف کنی راہ نہ ہو۔ یہ یقین جانو کہ اللہ سب بلند و سب بڑا ﴿۱۱۱﴾ و اگر تمہیں

ان کے درمیان اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث خاوند بنے و ایک ہی کیلئے
 مقرر کرو اور اگر وہ دونوں صلح پا لیں تو ان کے درمیان باقی نہ رہے

لہذا چاہئے۔ کو تمام اس کو ثابت و ثابت
 و ثابت اور اللہ شہادوں ایک دوسرے کا گواہی ہے
 عورتوں کو کمائیں۔ ایک دوسرے کو مذکورہ
 کا مال دیکھیں بلکہ ان عورتوں کو اللہ نے
 ایک دوسرے کو دیکھیں اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ
 میں مل کر تجارت کرو ہے تو تمہاری گواہی کو
 اپنا حصہ لے لو اور وہ بھی اللہ کی یا اللہ کی اور
 باہمی رضامندی کے ساتھ۔ نیز ظلم و ستم اور اللہ کی
 کے خوف سے اپنے اپنے ان کو توڑ کر لے کر
 اور ان سے جس سے تمہیں قرض کا اور کتاب کر چکے
 جو۔ تو اس حصہ کے لئے توہ کر دو۔ اگر تم
 ان سے لے کر انہوں سے باہمی رضامندی
 مسافرت کرونا کرتے ہیں تو تمہاری گواہی
 ان میں سے لے کر انہیں لے کر لے کر لے کر
 خیال رکھو کہ وہی عیال و خاندان کے منہ
 میں اور عورتوں کو بیک وقت نہیں لے کر لے کر
 بلکہ اگر وہ نیک کام کرتے ہیں تو وہی کا اجر لے کر
 اور اگر وہ نیک کام کرتے ہیں تو وہی کا اجر لے کر
 اس میں کوئی خصوصیت نہیں ہے بلکہ اللہ کے خواہ
 مرد و عورت اپنے لئے کیا تمہارا ہے۔۔۔
 سے مرد و عورت عیال و خاندان میں۔ ان کا
 تفسیر مانو کہ اس کا اس سے ہے جس سے
 مفصل حکم مانے چاہئے ہیں جس سے مفصلوں
 ان کے لئے ہے تو ہے جتنا کہ وہ

۱۱۱ اب تک جو کہو کہا گیا ہے
 وہ مرد و عورت کے لئے میں کہا گیا ہے۔ اور ان
 شوہر کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے کی نصیحت
 کی گئی ہے۔ مگر عورتوں کو اسلام جو ناچاہئے کہ وہ انکی
 ضروریات زندگی کے قریب ہونے اور انکی کاڑھے
 پسینے کی کمان بھرنے کے لئے ہرگز نہیں
 تاکہ وہ خود کما میں اللہ کی عبادت کریں۔
 لہذا عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کو اپنا سرپرست
 اور مکلف تصور کرے۔ بلکہ اگر وہ نیک عورتوں میں سے
 ہے تو وہ عورتوں کی حالت میں اللہ کی عبادت میں
 ہی انکی عبادت کی حالت میں عورتوں کو
 بہت سی چیزیں لے کر عورت کر لیں جو ان کے اور انہوں

عَلَيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ
 بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ
 وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ
 وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا
 يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۖ وَالَّذِينَ يَبْخَلُونَ
 وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
 مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۚ
 وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ
 قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۖ وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِنْ مَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
 بِهِمْ عَلِيمًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَكَ
 حَسَنَةً نَّضَعُهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۖ

کہو گیاجیک اللہ سب کچھ جانتے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے ۵

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور چاہیے کہ تم اللہ کے

ساتھ قرابتداروں کے ساتھ پیروں اور سیکھوں کے تھے اور تمہارے تھے۔

یا جنبی پاس کے اٹھنے بیٹھے والوں کے تھے مسافروں کے تھے اور بڑی غلاموں

حسن سلوک سے پیش آسیدیا رکھو کہ اللہ اگر فوں دکھائے اور اسکو برکتیں نہیں

دینے لگا جو خوبیاں میں اور کو تو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اللہ اپنے فضل و کرم سے کچھ

انہیں دے رکھا ہے تھے اور یہ لوگ وہیں کہنے نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا

ہے ۵ اور اللہ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا جو محض لوگوں کے دکھاوے

مال خرچ کرتے ہیں اللہ اور رزق خیرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا

ساتھی ہو تو وہ بُرا ساتھی ہے ۵ اور ان کا لیا بگڑا اگر وہ اللہ اور یوم آخرت

پر ایمان تھے اور اللہ کے دینے ہونے رزق میں (اسکی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ

اسے داتا ہے ۵ اللہ کسی پروردہ بر بظلم نہیں کرتا اگر (وردہ بر بظلمی)

نیکی رکھی ہو تو وہ ادا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا ۵

نہیے تو وہ اسے مناسب کرنے میں اور فی یا
تعمی سے صلح و مفاد ہر سے دار است ہر
فین ان جب وہ طاعت قبل کہے گی تو خاڑ
خو اس پر بران ہر جائیگا اگر نہت میان تکستہ
بلنے کو بیان ہی کی با اصوات کو کئی صورت
نظر آتی تو اس صورت میں یہ قدر مذکور
کے سپور نہا ہستہ تو اس کو پائے کردہ ان کے
در میان بعضی صنعت کے لئے رزق و کوشش

اس کے بعد وہ صحت سب کو نظر سے لے کر
اشک عبادت کرو اور اس عبادت میں کسی کو شریک
نہاؤ۔ اس لیے ساتھ ساتھ جیسا کہ اللہ کو تو قرآن
کے حقوق ادا کرو۔ یہ مذکور صحت آئے لفظ
کو اس کے والدین کی خدمت کرنے یا قرابتداروں
سے میل جول رکھنے سے منع کرے اور اس طرح
اسے خدا کا نافرمان اور بددعا کا انداز میں بنانے
نہرو کرنا ہے کہ وہ صحت کو اس کے ان باپنے
رشتہ داروں سے قطع مٹنے پر مجبور ہے کہ سنیے قبول
مستینوں اور شریعوں کے ساتھ جس سلوک سے
بیشتر از شی کو بظنیہ والوں کو بھی پناہ گریہ نہا
نیکوں کے مکر اور جو تو اگر کہنے اپنے پران
سے جس سلوک کے طور و فعل سے سنیے آئے
میں عمل کو بظنیہ سے کھرا لیا اور حالے ان شرع و
مفضل انکا کم کو پس نہت ڈا یا نظر انداز کیا تو یاد
کنہیں جسے انہیں ہی جانتی ۵

ایک اور ضروری بات یہ کہ جو کہ وہ صحت کے
بہی تعادلات کے سلسلے میں کیا اور جسے نام سنا
کے سلسلے میں کیا جسکی سے جن سلوک کا سوا کو تو
کے کار جو صورت قبل حکم ہادی جو صورت و شہرت حاصل
کرنا نہ ہو کہ جو کوشش عزت یا شہرت چاہنے کے لئے
نیکی کا نام کرنا شیطان کا کام ہے اور اس پر
اللہ کے ان کوئی اجر و مرتبہ نہیں ہوتا ہے بلکہ اگر
ستجانبہ میں پوچھا ہے کہ جب یہ نہیں بلکہ ہی
کرنا ہے تو خدا پر ایمان رکھتے ہوئے بعض اس کی
خوشنودی طلب کرتے ہوتے تم کو ان کی نہیں
کے جس سے خدا ہی خوش ہو جائیگا، تو دنیا

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
 هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَئِذٍ يَتُودُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصُوا
 الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْفُرُونَ اللَّهُ
 حَدِيثًا ﴿١٠٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ
 سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي
 سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۗ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ
 سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ
 فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا
 بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿١٠٣﴾
 أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ
 يَشْتَرُونَ الضَّلَاةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٠٤﴾
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا ۖ وَكَفَىٰ
 بِاللَّهِ نَصِيرًا ﴿١٠٥﴾ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ



پھر کیا حال گواہانِ وحکم پر امت سے گواہی نہ کرینگے اور آپ کو بھی ان پر گواہی طلب کرینگے۔ مگر لوگوں نے یہ کہہ کر فریاد کیا ہے کہ رسول کی فرمانی کی تو اسدن تنا کرینگے کہ کاش زمین میں جنس جائیں (اسدن) اللہ سے وہ کوئی بات پوشیدہ نہ کر سکیں گے۔ اے ایمان والو! جب تم نے کسی حالت میں تہمت لگانا اور اوردہ لگانا کہ جس کی تمہیں جزا بیان ہے، مگر معلوم ہو کہ اس میں سبب اور اجابت میں نماز نہ پڑھی ہو، جس کا غسل کروا یا نہ کروا چلتے مسافر ہو (تو تیمم کیے) پڑھو اور اگر بیمار ہو یا سفر میں تو تیمم سے کوئی آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے یا تم عورت کے پاس جاؤ تو اگر اپنی شہیے تو پاک مٹی تیمم کر لو۔ اور چہرے اور ہاتھوں کو مسح کرو۔ بلاشبہ اللہ دگر گذر کرنے والا اور بخشش والا ہے۔

کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الہی کے علوم میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (کیونکر) گمراہی میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی وہ راستے میں گمراہ اور اللہ سے دشمنوں کو صحیح طرح جانتا اور اللہ کا وہ جو نبی را آدمی کو پس کرتا ہے اور اللہ کا وہ جو نبی گناہی ہے۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو نطق و کلام کی

جو سلف جانتے اور عزت و شرف میں حاصل ہو گی اگر خدا کو شکر کرنے کا وہ عیب تباہ سے اندر جو وہ ہم تو جو کام میں ہو گے، خواہ وہ بظاہر نیک ہو مضافاً جائینگے۔ اور اس میں بکت بیلانہ ہو گی، آقاؐ جو جہاں ہیں نقصان، مظاہر پڑھا، تو مال ہے کہ یہ تو عزت اور ہریم حساب کا مفسر و مفسر کے لئے خوش کن نہیں، جن لوگوں نے ہم سے احکام کی پرواہ نہ کی میں نہیں کیا اور اپنی خواہشوں پر چلے اس دن نہیں بچنا، غلطیوں سے بچنے تمام گناہوں کا اعتراف کرنا چاہئے۔ اور ان کا درجہ تک عذاب میں لانا ہر گناہ میں جنس جانا پسند کیے، مگر شاہد نہ چاہینگے۔

۱۔ اس کو کہ میں اللہ کے لئے کلمہ ان کا شرفی انصاف اور نیک اور ان پر کار بند نہیں ہے، جس کا اخلاق اور اعمال تو ان کو نصیب ہاؤ کہ تو کم کر دو جو عطا اطلاق ہے، حال ان کا وہ اللہ تعالیٰ کا بندوں کو دیکھ کر کہیں گے اور علی کے لئے نہیں جیسا کہ وہ جگہ کرتے ہیں، وہ نماز نہیں ہیں کی ادا میں کے وقت تم دیکھنا گئے، تمہیں جیسے ہو کہ وہ کہاں کھڑے ہیں، کیا کہتے ہیں، کیا آواز دے رہے ہیں، کیا دعا میں ہم نامک تھا ہیں، ان آوازوں پر کیا بندھتے کا وعدہ کیے ہیں نہیں یہ نماز نہیں بلکہ وہ نماز میں ہیں، تمہارے ہر شہر وہ اس نام جو ان میں ہے، جس کو کہ تمہیں خدا کو دیکھتے ہیں اور اگر وہ مقام حاصل نہ کر سکو تو یہ پر خیال کہ وہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری باتوں کو سن رہا ہے، اس سے نامک ہے، وہ ہمیں نہیں دیکھتا، وہ ہے ہم گناہوں کی ظاہر نہایت راست کہتے ہیں۔ وہ ہمیں سماعت کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ دیکھو دوبارہ یہ گناہ ہر روز ہو۔

ان ان نماز کی ہدایت سے جو بھلا کہنے سکتے ہیں دیکھتے ہیں کی حالت میں اللہ کے آگے نماز میں بیٹے ہر روز جو یہی جیسے ہر روز نماز میں ہی کہتے ہیں کہ جس کا کہتے ہیں وہی جیسے ہر روز نماز میں ہر شہر کو اس کی حالت میں جنس پڑھی گئیں، بلکہ شہر و سکلی حالت میں اور جنس نماز کی راستہ میں ان تک اختیار کر کے اگر زیادہ اور اپنی کا استعمال نہیں ہے، اور وضو

عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأَسْمَعُ غَيْرَ
 مَسْمُوعٍ وَرَاعَيْنَا لِيَا أَبَا السِّتَةِ وَطَعْنَا فِي الدِّينِ طَوْقًا
 أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأَسْمَعُ وَأَنْظُرْنَا لَكَ كَانَ
 خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمًا وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا
 يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٠٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابِ امْنُوا
 بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْغَسَ
 وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا
 أَصْحَابَ السَّبْتِ، وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿١٠٧﴾ إِنَّ اللَّهَ
 لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ
 يَشَاءُ، وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا ﴿١٠٨﴾
 أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي
 مَنْ يَشَاءُ وَلَا يَظْلِمُونَ قِتِيلًا ﴿١٠٩﴾ أَنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ
 عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ، وَكَفَى بِهِ إِثْمًا مُبِينًا ﴿١١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى



جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور تم سنو خدا نہ
 سنوائے نہ بائیں ہر طرف اور نہ کہتے ہیں اور دین میں طعنہ زنی کرتے ہیں اگر
 یہ کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی تو آپ میں اور توجہ فرمائیں ان کیلئے یقیناً
 بہتر اور درست کیا ہے کہ ان کے پیچھے ان کے گنہگاروں کے لئے اللہ نے لعنت دی ہے جو
 ایک قلیل تعداد کے سوا سب کے ایمان سے محروم ہو گئے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفار
 تھی جو کتاب میں آئی ہے اور ان کی ہر اور جو ان کی تالیق کرتی ہے وہ تمہارا پیروں
 اسی پر تو پہلے ایمان لے آؤ کہ تم لوگوں کے پیچھے کئے گئے پھر پھر ان کو اسی طرح
 ملعون ٹھہراؤں جیسا کہ صحابہ سب کو ملعون ٹھہرایا تھا تو نہ کام چھوڑ گیا (۱۵)
 اللہ یہ (جہم) نہیں دے گا کہ اسے کسی شریک بنائے اور اسے سوا جو گناہ وہ جس کو چاہے
 بخشد گی اور جسے وہ کسی شریک یا ایقیناً بہت گناہ کیا اور اللہ پر ایمان نہ تھا
 کیا اپنے ان لوگوں کی حالت میں دیکھی نہیں یا کبازی کہ آپ تعریف کرتے ہیں بلکہ اللہ
 چاہے پاک کر دے اور کسی ذرہ بزرگ نہیں کیا جائیگا (۱۶) دیکھئے تو لوگوں کے لئے یہ سچ چھوڑا
 باندھ ہے میں اور صریح گناہ کیلئے تو یہ کافی ہے (۱۷) کیا آپ نے ان

نہیں کر سکتے یا سونگی حالت میں ہر اور سو کر لیں
 بائی و متباہ نہیں ہوتا تو تازہ چھوڑ دے مٹی ہی
 سے تیر کر کے ڈاکو نہیں اس میں تمہارے اندر جگہ
 اخلاق تو تہ پہلا جھانے کی کو عمل زندگی کو تمام
 مشکلات پر قابو پاؤ گے۔ دیکھو، جو احکام
 ہی مسدود ہیں پر نازل ہوتے تھے مگر
 انہیں سے اخلاق و روحانی خوبیاں باطل
 حاصل نہ کیں، اسی واسطے وہ تمہیں احکام
 نہ دیکھا اور وہ راہ راستہ کیلئے کہ بہت دور پہنچ
 اب بھی گناہ تو میں ہی پہنچتی ہیں کہ راہ راستہ کیلئے
 راہ کو کھینچ کر گناہوں اور گناہوں سے چھوڑ گیا ہے
 خدا کے ان کوئی باوری ہے نہ ہوگی اور انہوں نے
 ہے کہ ہر دو کو جب یہی حکام ہٹے تھے تو ان لوگوں نے
 ان احکام کی عبادت کو الٹ پٹ کیا ان کی عبادت
 تا وہیں پہنچے اور اسے کیا تھی اور
 ہستی میں نہ گنہگار اور اس میں طمع کو ان
 کی گمشدگی میں داخل ہو گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر
 وہ جان سے آتے۔ اور تمہیں احکام ہر ایک
 نہ ملتا کرتے لفظ اللہ کے لئے ازواج عالمی زندگی کا
 کے ذوق نہ تھا ان کے کام نہ تھے مگر اللہ نے حکم
 پر ایمان لے آؤ۔ اور نہ لیا رکھو کہ تم پر ہماری نہیں
 پڑی تھی۔ دیکھو۔ خدا اور سب کچھ پر ہمت رکھنا
 ہے گناہوں کی عبادت کو ہٹ کر اللہ کی عبادت
 احکام کے ساتھ لیں کسی دوسرے کے حکام کی نہیں
 کی ہے اس میں ہر دو کو تو ان نے سزا کے لئے سزا
 کیا ہے اور سزا کو ایک ناقابل حافی جرم ٹھہرا دیا
 آخر میں اللہ کو اللہ کے ہر دو جو تو ان کی عبادت کو
 پس ہمت ڈال چکے ہیں وہ باوجود تمام عجز و انزوا
 اور راہ کاروں کے اپنے آپ کو پاک و صاف
 سمجھتے اور اللہ کی عبادت تو کرتے ہیں۔ ارشاد
 ہوتا ہے ایک یورپ کے پھر پھر نہیں تمام گناہ
 تو میں کی ہیں کیفیت ہوتی ہے وہ ناپا ہے کہ خدا کو
 صرف کسی کی عبادت ہے جو کچھ کارہ اور اس کے
 احکام چھوڑے۔
 اللہ کو سزا کو عین بتایا گیا تھا کہ خدا کی

الَّذِينَ أُوْتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْحَدِيثِ
 وَالطَّاعُونَ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ
 أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
 لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥١﴾
 أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ
 نَقِيرًا ﴿٥٢﴾ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ
 مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ
 الْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ
 بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۖ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴿٥٤﴾
 إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا
 نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا
 الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٥﴾ وَالَّذِينَ
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

بِالنِّسَاءِ

لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب الہیہ میں علم کا پھر حصہ دیا گیا تھا اور اب
 اسکے وہ بتوں پر اور شیطانوں ایمان لائے ہیں اور کافروں کی نسبت ہیں کہ
 مسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ اہم است ہیں ۱۰) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے
 ملعون ٹھہرایا ہے اور جس کو اللہ ملعون ٹھہرا تم کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے ۱۱)
 کیا ان بادشاہوں کی حقہ ہو جب وہ لوگوں کو ہمیں ذرہ برابر چیز بھی
 نہ دیتے ۱۲) یا خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس پر
 یہ جلتے ہیں سو ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور انہیں عظیم الشان
 سلطنت بھی عطا کی ۱۳) پھر بعض تو نہیں ابراہیم پر ایمان لائے اور بعض نے
 روگردانی کی اور ان کے لئے دکھتی ہوئی آگ ہی کافی ہے ۱۴) یقیناً جن
 لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم ہرگز نہیں دیکھیں گے کی آگ میں جھونکیں گے
 جب انکی کھالیں جل جائیں گی۔ تو ان کو دوسری نئی کھالوں سے بدل دینگے تاکہ وہ
 عذاب کا مزہ چکھیں بیشک اللہ بڑا غالب اور صکت والا ہے ۱۵) اور وہ لوگ جو ایمان
 لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہم ہرگز انہیں سے باغی نہیں داخل کریں گے۔

نہ انہوں کی ہر ایک کام کو فرما سکے نہ وہ جانی و
 اخلاق کا تعلق سے کسی طرح اپنے آپ کو مسلخ
 کرنا ضروری ہے نیز بتایا گیا تھا کہ لوگوں کو ذرا
 کو کمال میں کرتے۔ وہ کسی طرح ناکام ہوتے ہیں
 شہد ہونے کے لئے بلکہ صرف اشارہ تھا ابراہیم
 ہوس کا یہی اور خلعت کی وجہ سے وہ جانی و
 اخلاق کا تعلق سے کمال بنا کر چکے تھے پس
 رکوع میں اس طرف اشارہ ہے کہ پھر اللہ
 کی خدمت میں اس وقت کا باطل کا ٹکڑا
 دیا ہے۔ آج تہ پنے وہی بت پرستوں و
 مشرکوں کو نکالنا ہے صحت سے دیکھتے اور انہیں
 کافر سمجھتے تھے۔ آج مسلمانوں کے مقابلہ
 انہیں ترجیح دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 خواہ مشرکین کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں
 مسلمانوں سے اچھے ہیں۔
 بات یہ ہے کہ اگر وہ ہندی اور فرقہ دارانہ
 تعصبات نے جن لوگوں کو تنگ خیال بنا دیا
 ہوا ان سے بھلائی کی توقع ہی جھٹ ہے۔
 کیونکہ وہ اس امت مذہب دل اور خود غرض
 ہوجاتے ہیں۔ اگر انہیں تمام دنیا کی آذیت
 بھی دے دی جائے تو وہ سب بکھرند
 سینہا ہاتھ ہیں۔ کسی دوسرے کو
 مٹی برابر عزت دے دینے کے رعبدا نہیں
 ہوتے۔ ایسے لوگ جھلا دوسروں کی
 قیادت و ریادت کو کب تسلیم کرنے لگے۔
 اللہ فرماتا ہے ان لوگوں کا علاج یہی ہے
 کہ جنہم کی آگ میں پڑے رہیں۔ اور عذاب
 کی سختیاں جاری رہیں۔ نہ مرت آستے اور
 بچھلے ہو۔
 اور اللہ ہر جگہ کہ مسلمان اور انہما سے
 نے یہ لازمی نہیں ہے کہ ہمیشہ حق و صلوات کا
 اتھارہ۔ لوگوں کی باتیں خوادہ لیا نہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا
 أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَوَجُدُ خِلْمُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ۝ إِنَّ
 اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا
 حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۗ إِنَّ اللَّهَ
 نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
 وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
 إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
 الْآخِرِ ۗ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى
 الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا
 أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَكَّمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ
 وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ۗ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ
 يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا



جسکے بچے نہرین ہی منگی جہاں ہمیشہ میں گے وہاں اُن کیلئے پاک
صاف بیان ہوگی اور بچے گئے سائیں اُن کو جگہ دینگے ۵ (یاد رکھو) خدا
تہیں حکم دیتا ہے کہ امانت لوں کی امانتیں اُن کے لئے کر دیا کرو اور حبیبوں کے
درمیان فیصلہ چکائے لگو تو عدل انصاف فیصلہ کرو (دیکھو) بہت اچھی بات ہے
جسکی خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ کچھ سننے والا اور کچھ دیکھنے
والہ ہے ۵ ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔
اُن لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب حکمت ہیں پھر اگر کسی بائیں اختلاف کے لئے لگو تو
اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو
یہی تمہارے بہتر سے اور یہی تمہارا خیر ہے ۵ کیا اپنے اُن لوگوں کی حالت پر غور
نہیں کیا جو یہ کہتے ہیں کہ وہ ایمان رکھتے ہیں اپنے نازل ہوا اور اس پر
بھی جو اپنے سے پہلے نازل ہوا (لیکن) چاہتے ہیں کہ باطل کو اپنا حکم بنائیں
حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُن سے انکار کریں اور شیطان چاہتا
ہے کہ انہیں بڑی دُور کی گمراہی میں ڈالے ۵ (وجہ انہیں کہا ہے کہ

ہوں خدا انھوں کی گمراہی یا ستارہی یا کھتہ راہی
یکسینا و خود ہر بات میں کہو عدل انصاف کو
چشم نظر رکھو کہ تمہیں رو بہندی کے تصور ہوا
انصاف کا رخصت اور نہ نکلنا تو فری کی جرأت
تمہارے اندر پیدا ہو۔ جب کہیں نہیں
فیصلے کی ضرورت ہو تو وہ فیصلہ نکلنا چاہ اور
رسول کے ارشادات سے تامل کرو۔ اگر تم اپنے
باہمی فیصلوں اور نزاع کے پھول گرو، بنا علیہم
مذاہمتی اور ارشادات نبوی پر مکتوبہ لیا جائے
گا تو تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہارے
بھی نکالت ہو۔ اور تمہارے سب سے پہلے حضور
ہوں گے۔

صحت سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہیں
اس کو کمال شکر اور ہمت ہے کہ ہر دو حضراتی خدا
حکامہ کی آج کل مطلق یہاں نہیں کرتے ان کو ہم
دیا گیا تھا کہ اپنے تمام دنیاوی دوستی امور میں
خدا کو اپنا حاکم بنانا کہو اور اس کے احکام کے
مطابق باہمی فیصلے لیا کرو۔ مگر وہ کیشاد تو وہاں
مضامین جنہوں اور شیطان و موسوں کی پیروی
کرتے ہیں اور انہیں کے مطابق تمام فیصلے کرنے
ہیں اور جب کوئی بندہ خدا انہیں حکم اللہ کی
دعوت دیتا ہے تو اسے چھ سے کام لینے لگتے ہیں
اور ریت بھول گرتے مگر یہ کہو کہ حکام اللہ کی
پیروی ان پر شاق گنتی ہے اور ان کا خیر
پہلے ہی سے انہیں میں امن کو اجازت ہے۔ اور
حقیقت ہر شخص قدرتی طور پر اس از سر وقت
بے کاسے صرف فضائی فیصلوں کے آگے شہیم
خیر کو چاہتے ہیں اور میں پھر شاکہ جو تباہ کن
آدم کو معلوم ہونا چاہیے کہ رسولوں کے پیچھے
سے جاری غرض و خاتم صرف ہی ہوتی ہے
کہ وہ ان کی پیروی کر کے دینی دنیاوی کام لیا
اور حقیقی خوشیاں حاصل کریں۔ اور اگر ان سے
کوئی لغزش یا غلطی ہو جائے تو وہ اسوۂ
رسول کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیا کریں۔

إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنْفِقِينَ
 يُصَدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ۖ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ
 مُصِيبَةٌ مِمَّا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ ۗ
 بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحَسَنَاتِ وَأَتَوْفِيقًا ۖ أُولَئِكَ الَّذِينَ
 يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ
 لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ
 إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
 جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
 لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
 حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرِيبَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
 حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّبُوا سَلِيمًا ۖ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا
 عَلَيْهِمْ أَنْ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوْ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ
 مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا

اڈاس چیز کی طرف جو اپنے نازل کی ہے اور رسول کی طرف تو آپ منا فقول کو
 دیکھینگے کہ وہ آپ سے روگردانی کرتے ہیں ۱۰ کہ چھٹی بات تو یہ ہے کہ ان کوئی مصیبت
 پہنچتی ہے تو آپ کے پاس قس کھاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم
 جو کچھ کیا ہے ہمارا مقصود صرف بھلائی اور نیکی ہی تھا یہ لوگ ہیں کہ
 اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اس لیے آپ ان سے اعراض فرمائیں اور نصیحت
 کرتے ہیں اور یہی بات کہیں جو دل میں آجائے ۱۱ وہم صریحی دار کو یہ بھی
 کہ ہمارا حکم مطابقت ان کی اطاعت کی ہے اور اگر اس وقت ان اپنے مقصود ان
 کو لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اللہ بخا ہوں کی معافی چاہتے اور رسول بھی آپ
 بھی اپنے بندوں کی دعا کرتے تو وہ کوئی بھی قبول کرے لولا اور رحمت پانے ۱۲ پھر ہم
 تمہارا رب کی لوگ کہیں نہیں سکتے یہاں تک کہ تمہارا کوئی کام نہ رہے
 پھر آپ کے فیصلے اپنے دلوں میں گرائی نہ محسوس کریں اور پھر طرح مان لیں اور اگر تمہارا
 فرض کر دیتے کہ وہ کہیں آپ کو قتل کر دے یا آپ کو کھریں تو ان میں سے بہت
 ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر لوگ جن بات کی ان کو نصیحت کی ہے اور اس میں عمل

اسی واسطے اسے اہل جہان اگر تم نے اس
 چیز سے سلام کے فیصلوں کو آخری اور قطعی
 فیصلے سے کرنا چاہی انسانی رضامندی اور خوشنودی
 کا اظہار نہ کیا تو تم مسلمان ہونے تمہارا کوئی
 ایمان بڑا۔ ذہنا ہے کہ تم لوگ نہایت
 انسان شریعت کے تہاں جوہر صریح ہمارا
 تقاضا کا یہ عالم ہے کہ انہوں سے ہمارے
 جوہر اور قربانی سے نفور ہو۔ حالانکہ تم
 سے پہلے لوگ سنت آزمائش میں سے
 نڈر چکے ہیں۔ بنی اسرائیل کو نافرمانی
 کی سزا دی گئی۔ کہ انہیں گردنیں مار
 اور پھڑ پھڑنے کی وجہ سے قتل عام
 کرو۔ بناؤ۔ تم کیا اس کو برداشت
 کرنے کے لئے تیار ہو! اللہ کا فکر
 اور لوگوں کو تمہیں جو دستہ حاصل دیا
 گیا ہے۔ وہ بہت شغفانہ ہے۔
 اس لئے تمہیں چاہئے کہ غلوں کے
 ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
 کر۔ اسے اہل جہان! اگر تم چاہتے
 ہو کہ تمہیں کی صحبت اور خدا کے درمیان
 حاصل کرو۔ یہ لوگوں اور اس کی راہ پر گزرتے
 دینے والوں کی صف میں جگہ پاؤ تو اس کے
 لئے تمہیں خدا کے مکر پر چلنا اور رسول
 کی پیروی کرنی ہوگی۔ در نہ یہ عزت کے
 مقام اور کسی طرح حاصل نہ ہوں گے انشا
 اللہ کہ اس سے بڑھ کر فضل و رحمت کی اور
 کیا نشانی ہو سکتی ہے۔ کہ معزز ترین مرتبہ
 اور عہدہ ترین زندگی صرف ان لوگوں کے انعاماً
 ٹھہرائے جائیں جو خدا انسان کی دنیاوی زندگی

يُوعِظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيثًا ﴿٧٠﴾ وَإِذَا
لَا تَتَّبِعُهُمْ مِنْ دُونِنَا اجْرَاعَظِيمًا ﴿٧١﴾ وَلَهْدِيهِمْ صِرَاطًا
مُسْتَقِيمًا ﴿٧٢﴾ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ﴿٧٣﴾ ذَلِكَ
الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا خذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا نَافِرَاتٍ وَانفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧٥﴾
وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَكُمْ مِصْيَبَةٌ قَالَ
قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٦﴾ وَلَئِنْ
أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ لِيَلِيَّتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا
عَظِيمًا ﴿٧٧﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ



فَيُقْتَلُ أَوْ يُغَلَبُ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَمَا لَكُمْ
 لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْبُسْتَضُعِيِّينَ مِنَ الرِّجَالِ
 وَالنِّسَاءِ وَالْوُلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ
 هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ
 وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ﴿٤١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا
 يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي
 سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ
 الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ
 كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا
 كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فِرْقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
 كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ
 عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاءُ
 الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى وَلَا تظالمونَ



کے پھر خواہ قتل ہو جائے وہ غالب ہے اور حال میں ہم اجماع عظیم علیہ لکھے اور
 تمہیں کیا ہو گیا ہے تم لشکر لڑیں ان برسوں عورتوں اور بچوں کے لئے
 جنگ نہیں کرتے جو کہ ہے ہمیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس تبتی سو جہاں
 کے باشندے بڑے ظالم ہیں مکان باہر اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا
 اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا لڑو کار بنا وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں
 اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ کافر و منکر ہیں وہ شیطان کی راہ
 میں لڑتے ہیں تو تم شیطان کے حامیوں کے خلاف جنگ کرو جیسے شیطان کا
 لکر و فریب (بہت ہی ضعیف بنیاد) کیا اپنے ان لوگوں کو نہیں دیکھا
 جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ (جنگ جلدی) ہاتھ روکے ہو ورنہ قاتل کرو اور کوہ ادا
 پھر ان لوگوں جہاد فرما کر دیا گیا تھا کہ انہیں سے ایک وہ لوگوں اس طرح دیکھا
 جیسا کہ اللہ نے پانچا، بلکہ اس سے زیادہ دیکھو کہ کہنے لگے خدیا! تو ہم سپرد کو کیوں
 فرض قرار دیا کیوں نہیں تھوٹے لوگوں کی اور مہلت دے گی کہہ سکتے کہ دنیا کے فائد
 بہت کم ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے آخرت بہتر ہے اور

اگر تمہیں لڑنا پڑے تو اپنی نفسانی خواہشوں کیلئے
 نہیں لڑو بلکہ کے ملکہ اور انصاف کے قائم کیلئے لڑو
 منظر ہوں اور دیکھوں کہ حیرت اور انہیں ظالموں
 کے توجہ نہ تھی کیلئے لڑو۔ مگر اس تبت سے
 لڑو گے تو جہاد وہ ہے کہ شہید ہونے کی صورت میں
 خلیفہ شان اور جو اب دیا ہوا لگا اور غالب ہو سکی
 صورت میں لڑو اور جہاد کیا جاتا ہے اور
 ہوتا ہے کہ کھانا جس کے لئے ہے ہوا، جو تین توتے
 اور بچہ رہ بھری، وازوں کے ساتھ آسان کو کھنڈ
 ہوتے ہو اور ملازمت اور لڑتے ہوئے یہ کھنڈ
 جائیں کہ غالباً بیوں کا دوسرا بھلا کر یہاں تک
 تہمتیں لگنے لگا ہیں۔ خلیفہ کوئی بارادوست بنا
 جو یہاں سے نہیں نکلتا۔ دلائے خلیفہ کسی کو بھیج
 جو ہمارا مدد کرے تو کون بچو خدا کی راہ میں کٹ
 مرنے کیلئے مگر تہمتیں لگنے۔ ہوسوں اور کھنڈ
 کی یہ نشان ہے کہ ہوسوں قیام حق اور قیام شریعت
 پر اپنی ناپاکی کو تیار ہوتا ہے اور کافران ہوں
 سے بچے ہوا اور ان کا مخالف ہوتا ہے جو یہ لگتا ہے
 تم قیام حق و عدل کیلئے اپنی جانیں ازاد و ضیائی
 احکام کو تیار نہیں پھیلانے کے لئے تہمتیں
 کوشش کرو اور طاقتور طاقتور اور شیطان لڑو
 کو مار کر بھگا دو۔ یہ تہمتیں تہمتیں دلاتا ہوں کہ
 منکرین و کافران کی اواجہ قاتل ہوتا ہے کہ ہوسوں
 نہیں کشتیں وہ نہایت کمزور دنیاوی قیام ہیں
 جو تہمتیں جان توڑ کر حملہ کیا وہ ہتھیار ہتھیار
 لگا لگے لگے ہے
 طالع گذشتہ کہ میں یہ بیان تھا تھا کہ جب
 دیکھو کہ منظر ہوں اور زبردستوں کو ستایا جا رہا ہے
 اور ملک میں حق و عدل کی بجائے ظلم و ستم کا
 ذور دہ ہے جو تہمتیں میں بڑے کوششوں کیلئے
 کہ اور دنیا سے ظلم کی رسم شائے کی کوشش کہ
 یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذہنیت
 عجب مٹھی خیر واقع ہوتی ہے جیسا کہ اللہ نے تمہیں
 چنان سے جنگ لڑنے کیلئے کہا ہے کہ وہ نور

فَيَلَّا ﴿١٤٦﴾ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَدْرِكَكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ
 فِي بَرْوَجٍ مُّشِيدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَذِهِ مِنْ
 عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ فَمَالِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ
 لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿١٤٧﴾ مَا أَصَابَكَ مِنْ
 حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ ۗ
 وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۗ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٤٨﴾
 مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۗ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا
 أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿١٤٩﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرْنَا
 مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۗ وَ
 اللَّهُ يُكْتَبُ مَا يَبَيِّتُونَ ۗ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۗ
 وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٥٠﴾ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ ۗ وَلَوْ كَانَ
 مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿١٥١﴾ وَإِذَا

تم پر وہ برابر بظلم نہ کیا جائیگا ۵۰ جہاں کہیں بھی موت تمہیں لگ رہی ہو مگر چہرے
 منہ پر طعقوں کے اندر چھپ کے رہو اور اگر ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آئے تو
 کہتے ہیں یہ عمارت کی جانب سے ہو اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ تیری طرف
 ہے کہتے ہیں اللہ کی جانب سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا، کہ بات کو سمجھتے
 تک نہیں ۵۱ (اے انسان!) جو کچھ تجھے بھلائی پیش آتی ہے وہ خدا کی جانب
 سے ہے اور جو تکلیف پہنچتی ہو وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہو اور اپنے لیے مگر تو ہم نے
 لوگوں کی طرف پیغامِ سامان بنا کر بھیجا ہے اور آپ کے لئے اللہ کی گواہی کا فی ہر ۵۲
 جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا ہی کی اطاعت کی اور جس نے لوگوں کی تو
 اپنے غیر ہم نے آپ کو ان پر کج زبان بنا کر بھیجا ۵۳ اے لوگ بظاہر کہتے ہیں کہ ہم
 جانتے ہیں مگر جب آپ کے پاس ہٹ کر رہ جاتے ہیں تو ہمیں کچھ لوگ کچھ کہتے ہیں اسکے خلاف
 سچے میں راگزار وہ ہیں اور خدا ان توں کو دکھاتا جائے مچو میں تمیں گنہگار نہیں
 پس آپ سے روگردانی فرمائیں اور اللہ پر پھر دیکھیں اور اللہ ہی کا رزق لاف ۵۴
 یہ لوگ تو غور نہیں کرتے بلکہ اللہ کے سوا کسی کی عطا کرتے ہیں تو آپ نے یہی اختلاف ہے
 یہ لوگ ان میں سے ہیں اور اللہ ہی کی عطا کرتے ہیں تو آپ نے یہی اختلاف ہے ۵۵ اللہ

تیار فرماتے ہیں مگر اللہ کی ماہ میں ان پر چھوڑ دینا
 کر دیا ہے تو اس سے چھوڑ دینے گئے ہیں اور نہ ان
 سے لیا کرتے ہیں اور نہ خدا سے ڈرنا چاہو بلکہ
 سے ہم مذہب اور آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش!
 یہ وقت بھی کسی طرح مل جاتا۔ زمانہ ہی یہ لوگ عینت
 سے ناکشا ہیں نہیں جانتے کہ دنیا کا ساز و سامان
 قدر ہوا ہے وہ ہے والا ہے اور آخرت کی بھلائی
 صرف ان ہی لوگوں کی خدمت میں آئی ہے جو خوف
 ان کی دل میں لگا کر ایم نہ لگا کر ایم نہ خوف
 ان کی ہی پر کسی کے انکار میں کیا جائے۔ خواہ
 اور کرنے سے جان عزیز ہی کر تران کرنا پڑے کیونکہ
 جو کوئی پیدا ہوا ہے اسے ایک تکلیف دہرنا چاہو
 اور موت کے خلاف کشا ہی کہتے بندہ است کہے۔ مگر
 کوئی پانہ کار گہرے نہ وہ نہیں پھر کیا وہ جو کہیں
 چند روز اور ناپائیدار زندگی کو اس کی اندر بھی میں
 بسر ہو جائے۔ زمانہ ہی میں لوگ خود مشغول ہونے لگتے
 ایسے ہو گئے جو بھلائی کی صورت میں تو کہیں گے
 یہ اللہ کی جانب سے ہیں حال ہولی جو کہ جہاں بھی
 بڑائی پیش آئے گی تو اسے سلام پیش فرما سلام اور
 اس میں ان قوم کے سر قلم ہیں گے اور خدا ہر تاج ہے کہ
 ایسے لوگ بڑے بے تکلف واقع ہوتے ہیں بات کو
 سمجھنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ان میں سے سلام
 ہونا چاہو کہ جو بھلائی پیش آتی کر وہ تو آپس میں
 کی جانب سے ہوتی ہے اور جو بڑائی پیش آتی تو اس کے
 موجب ہند ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر بات کے ان کا حکم
 دو تین منٹ کر دیتے ہیں جو کچھ بھی پیش آتا ہے
 ان باتوں کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے کہ یہ خود پر لگتے
 ہوتے آتے ہیں اور اللہ کی اطاعت و نوازی اور اس میں
 خدا کی اطاعت و نوازی اور اس میں اللہ کی نوازی اور
 سے کہی جاتی ہیں نہیں اس کے بعد وہ ان لوگوں کو جانتے
 اس کی باتیں جانتے ہیں آپ سے بات کے نواز
 نہیں کر سکتے ہیں اس لئے اللہ کی اطاعت کو قبول نہ کرے
 آپ خود ان کی جہنم کے جس میں وہ جہنم میں ہیں آپ
 پر تو عرض فرمنا ہوتا ہے کہ اللہ نے ان کو جہنم میں لگایا
 ہے اے لوگوں! اللہ کی اطاعت کو نہ کرو اور اللہ کی اطاعت سے
 متنازعہ نہ بنانا کیوں کہ اللہ ہی اللہ ہے۔
 فرمایا جو اس سے اتفاقاً اطاعت کر بھی کوئی

جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمِنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ
 رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ
 الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
 وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٤٥﴾ فَقَاتِلْ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
 الْمُؤْمِنِينَ ۗ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفِ بِأَسِ الَّذِينَ
 كَفَرُوا ۗ وَاللَّهُ أَشَدُّ بِأَسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ﴿٤٦﴾
 مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ۗ
 وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ۗ
 وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا ﴿٤٧﴾ وَإِذَا حِجَّيْتُمْ
 بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
 عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٤٨﴾ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَجْمَعَنَّكُمْ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

الصف

کے پاس اس یا خوف کوئی باپ پستی تو اسے شہر دیتے ہیں اور اگر اسے اللہ کے
 رسول کے منے اور ان لوگوں سا پیش کرتے جو ان سے حکم انصیا کے ہیں حضرت
 ان میں بات کی کہ کہنے والے میں وہ کی اسکی حدیث معلوم کر اور اگر اللہ پر لفظ
 اور اس کی محنت ہوتی تو تم میں چھ سو اکثر لوگ شیطان کے چھ پچھلے اور
 پیغمبر اللہ کی اہ میں جنگ کو آپ سو اپنی اسکی کئی سے کا جو زمین اور زمینوں
 جنگ کے آمادہ کیے اللہ جلد ہی ان لوگوں کا زور روک دیا جنہوں نے راہ کفر
 اختیار کر رکھی ہے اور اللہ سے زیادہ زور والا اور مزید سے میں سے زیادہ
 جو نیکی اور بھلائی کے کام کی (دوسری) سفارش کرتا ہے۔ بھی اس نیکی
 کے نتائج جنتیگا اور جو کئے کاموں کی سفارش کیا اسکے لئے اس نے میں سے
 جنتیگا اور اللہ ہم جنت کا نگہبان ہے اور مسلمانو! جب تم میں (و عادیہ) مسلمان
 کیا جاوے اس سے پہنچے (الفاطمیہ) سلام کلہ جو اب (و باکر) تم نہیں انصاف کو تمنا دو
 اور یقیناً اللہ ہر بات کا سنیے والا ہے اللہ ہے جس کو سوا ہرگز کوئی معبود
 وہ فرزندیں قامت کن ان پر حضور جمع کر گیا قیام کان ہو جس کو تشریح اور اللہ کو بوجھ

نامہ نہیں جو کھنڈ لکھا اور دوسرے کھنڈ پر میں
 لوگ ملاوت کا قاعدہ آج کل سے لے کر تشریح
 میں ملاوت کے کوشی کا تباہ ہو چکے ہیں ارشاد
 ہوتا ہے کہ میرا لہو ان کا زہد اور نہیں ہو سکتا
 ان کے مصائب پر سلام کر تو میں اسکا ہر وہ
 اپنے ہاتھ سے انکو باؤں پر لکھا ہا چلائے ہیں
 اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے ہم میں کرنا
 نہ روک کا علاج تھلا ہے۔ فرمایا ہے ہر انسان
 کو چاہئے کہ وہ خود قرآن کے مطالعہ میں غور و فکر
 کرے۔ دوسروں کا علم اسے کوئی فائدہ نہیں لگتا۔
 وہ ان سب لوگوں کی مشورہ کرنا ضروری ہے اور اللہ
 ہی جو ہمیں ہرگز ان میں تندرستی لکھا کرے۔ بلکہ
 چھٹھوں کو چاہئے کہ ہر اور است اس سے خود کیمیا
 کی طرف دست شوق نہ ہٹائے۔
 فرمایا ہے کہ اگر لوگ ایسے واقعہ ہوتے ہیں
 کہ جب کسی اور کوئی بات شہس پاتے ہیں خواہ
 اس کی برافوت کی۔ اسے لے آتے ہیں۔
 اور وطن تحقیقات نہیں کرتے۔ حالانکہ
 چاہئے تفریک کہ جب کوئی بات سنیں تو یا
 خود اس پر جو کریں اور یا ان لوگوں کے
 پاس سے ہائیں۔ جو معاملہ ہم ہوں۔
 تا کہ اصل حقیقت واضح ہو جائے۔
 فرمایا ہے کہ غیر سوچے سمجھے اور بے تحقیق
 اڑی اڑانی بات پر یقین کرنا شیطان کی ابتعا
 کرنا ہوا اور جن لوگوں پر اللہ کا فضل ہوتا ہے وہ
 شیطان سے محفوظ رہیں۔
 ارشاد ہوتا ہے کہ اسے پیغمبر سلام اللہ علیہ
 راستے میں منکرین خلاصے لگ کر نہیں آتے کہ
 یا دیکھیں کہ کبھی نہ سنی ذات کے گردا گرد
 کی زبرداری کا کبھی نہ سنیوں کی پس لے مسلمانو! ہم
 اپنی بہت سے ڈروں اور فغان پسند شخصوں
 کی پر یاد کرو اور اپنا نام کو ہاؤ۔ جو کسی کے
 کام میں دوسروں کی مدد کے گا۔ اسے نکل میں
 سے بھرتے لے گا۔ اور جو برائی کا کام
 میں دوسروں کو مدد چاہے برائی میں سے جنت



اللَّهُ حَدِيثًا ۞ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ وَاللَّهُ
 أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۗ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ
 أَضَلَّ اللَّهُ ۗ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۞
 وَذُوالِ كُفْرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۗ فَلَا
 تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ ۗ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَحُذِرْهُمْ وَافْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
 وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وُليَاءَ وَلَا نَصِيرًا ۞ إِلَّا الَّذِينَ
 يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ
 حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا
 قَوْمَهُمْ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَاطَمَهُمْ عَلَيْكُمْ فَالْقَاتِلُوكُمْ
 فَإِنْ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقَوَالِيكُمْ
 السَّلَامَ ۗ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۞
 سَتَجِدُونَ الْآخِرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا

قول میں کون سچا ہو سکتا ہے تو مسلمان تو تمہیں کیا سمجھتا ہے کہ تم نہ انھوں کے بلکہ
 دو گروہ بن گئے ہو۔ اور اللہ انہیں انکی بدعلیوں کی وجہ سے ذرا دکھ لایا کیا تم چاہو کہ ایسے
 لوگوں کو راہ نکھاؤ جنہیں اللہ نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ اور جبکہ اللہ تمہاری ہی راہ کے لئے آ
 کئی راہ نہ پائیگے ۵ لوگو! اس بات پر نہ کہتے ہیں کہ بسطیح انہوں نے راہ کو اختیار کیا
 بسطیح تم ہی کو اختیار کر لیجئے ایک بڑی رحمت ہے کہ تم نے راہ کو اختیار کیا اور تم
 نہیں تمہیں سے کسی کو اپنا دوست بناؤ پھر اگر وہ (تم سے) دوڑانی کریں تو نہیں پکڑو
 اور وہیں کہیں انہیں پکڑو اور تمہیں سے کسی کو اپنا دوست اور کافر بناؤ ۵ گروہ
 لوگ ایسی قوم جاہلیں تم میں ان میں معاہدہ ہے یا ایسی حالت میں تمہیں پاس آئیں
 کہ تمہیں جنگ کرنے میں اپنی قوم سے لڑنے میں کمی نہ خاطر ہوں۔ اور اگر
 اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے نبرد آزما ہوتے پس
 اگر وہ تمہیں چھڑ دیں اور تم سے جنگ کریں اور تمہاری طرف پیغام صلح
 بھیجیں تو تمہارے منہ لانے کے خلاف کوئی راہ (کھلی نہیں رکھی) ۵ (ان کے
 علاوہ) کچھ لوگ تمہیں بھی پاؤ گے جو تم سے امن میں رہنے کو مانگتے اور اپنی قوم

۷۰۰

اس میں سے کون کون سے اللہ عزوجل راہ
 فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے سے خوشنمائی اور غمنا
 پیشانی تو میں کیا کروں۔ جبہ میں کئی سلام
 ہے تو اس سے بہتر نفلوں میں اس کے سلام کا جواب
 دینا کہ لانا نہیں نفلوں کو دہراؤ۔ فرماتا ہے کہ تم
 سہلایک ہی خدا کے پروردگار ہے ایک ہے
 قیامت کا دن جمع ہونے والے ہونے ہی ہمارا
 اور خوشنمائی سے رہو ہر
 صراط کی بیان شد عزوجل میں نے مسلمانوں کی ایسی
 نظیر کا ایک پہلو بیان کر دیا ہے اور اللہ عزوجل راہ
 پر ہرگز کون لوگوں نے نصراہن الوقت پر کون
 تمہارا دم بھرنا شروع کر دیا ہے کہ تمہیں ہل میں ہمارا
 خلاف ہے۔ ان کے ساتھ تو اتفاق نہیں کہہ سکتے
 اگر وہ لوگ اسلام کو قبول کر لیں اور ہر حال میں تمہارے
 دشمن ہوں تو ان کی بات قابل قبول ہے
 وہ تمہیں منافق سمجھ لیا ان کو تو خیر نہ ہو۔ اگر تم نے
 ان کے نام نہ لیا ہے یا ان کا ساتھ ہے یا نہ۔ تو
 وہ تمہیں تمہارا دشمن سمجھ لیا ہے اور تمہیں سے دور رہیں گے۔
 کہو کہ ان کی یہی خواہش ہے کہ تمہیں اپنی مانند بنا
 لیں اگر جنگ کی جویت آئے تو تمہیں چاہیے
 کہ ان لوگوں کا کوئی برابر لانا نہ کرو۔ نہ ان سے
 دوستی رکھو۔ نہ ان کی مدد کرو۔ بلکہ جہاں ہیں
 تم کو لے جائیں تمہیں تیغ کے کہہ دو۔
 فرماتا ہے ان میں سے دو قسم کے لوگ مستثنیٰ
 ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی ایسی
 قوم کے پاس جا کر پناہ گزین ہو جائیں جن کا نام
 سے معاہدہ ہے یا وہ جو طریمان بنا رہیں۔ نہ تم
 سے ہرگز ہرگز ہونا چاہیں نہ اپنی قوم سے۔
 پہلے سے لوگوں کو جنگ نہ کرو۔ کیونکہ تمہارا
 اصل مقصد رہنا ایمان پیدا کرنا ہے۔ جنگ نہ
 نہیں ان اگر ضرورتاً پیدا ہو گئے تو خدا کے

قَوْمَهُمْ كُلِّبَارُذُ وَالْإِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكَسُوا فِيهَا فَإِنْ
 لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَامَ وَيَكُفُّوا
 أَيْدِيَهُمْ فُخِّدُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
 وَأُولَئِكَ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۗ وَمَا
 كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۗ وَمَنْ
 قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ
 مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ
 مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
 مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
 مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ
 رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۗ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
 مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا
 حَكِيمًا ۝

سے بھی (لیکن جب کسی فتنہ و فساد کی طرف متوجہ نہ ہو جائے تو یہیں تو سید اور نڈھال سے مراد
 جاگتے ہیں اگر ایسے لگ تم سے کٹاؤ کش رہیں سپہ سالار صلح تمہاری نظر میں اور نہ
 لڑائی سوا تھو رکھیں تم انہیں پکڑ لو اور جہاں رکھیں) بھی پوچھ کر دو اور یہ وہ
 لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں مکہ حجت سے سے (۱۰) اور مسلمان کیلئے
 جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے مگر یہ کہ غلطی ہو جائے اور جو
 کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر ڈالے (اسکی منہ سے) کہ وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اس کے
 وارثوں کو اس کا خون بہا دے مگر یہ کہ وہ (غیر خود) خون بہا معا کر دیں پھر اگر وہ
 اس قسم سے ہو جو تمہاری دشمن سے اور وہ خود مومن ہو تو اس صورت میں قاتل
 کو چاہئے کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قسم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان
 کوئی معاہدہ ہے تو چاہئے کہ مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے اور ایک
 مسلمان غلام آزاد کیا جائے جو غلام نہ رکھتا ہو وہ وہ مہینوں کے لگاتار رو رہے
 لکھے بطور توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے واللہ رب العزت جاننے والا اور حکمت والا
 ہے (۱۱) اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم

وقت ظہر ہوتا اختیار کر لیں اور تم سے جنگ
 کرنے والوں کو مددیں یا علاج نہ چک کیسے
 حمل آئیں تو پھر ان کو بھی نہ چھوڑو۔
 حکم اس کے کہ میں مسلمانوں کو باہمی خاند
 جلی اور خون ریزی سے منع کیا گیا ہے۔ یہ
 نہ ہو کہ جب اعنائے اسلام سے فرار
 پائیں تو آپس میں الجھ بڑیں۔ لڑنا ہے کسی
 مسلمان کو قتل نہیں مہیا کر دو کسی دوسرے
 مسلمان کو قتل کر ڈالے۔ ان اگر غلط یا شبہ
 میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے
 ہاتھ سے مارا گیا۔ تو دوسری بات سے بچنا
 دنیا میں قتل کے وقت خون بہا دینا
 چاہئے گا۔ اور مسلمان غلام کو آزاد کرنا
 چاہئے گا۔ ورنہ از خود معاف کر دیں۔
 تو ہے اور یہ مگر ہے۔ اس طرح معاہدہ کا ہونا
 میں مہیا جائے۔ تو اس میں کوئی نظر رکھ کر
 صلح کرانی چاہئے گی جو دشمنان و دونوں
 پر تادم ہے۔ اسے وہ دم کے لگا مار دینے
 رکھنے ہوں گے۔ اور جو جان بوجھ کر کسی
 دوسرے مسلمان کو مار ڈالے تو اس کی سزا
 جہنم کا دائمی عذاب اللہ کی لعنت اور اس کی
 پھینکا ہے۔
 ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو ہاتھ نہ لاش کر
 تم مسلمانوں کو نہ قتل کرو۔ یا دیکھو کہ تمہیں غلام
 کی راہ میں جنگ کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ غلام
 کے حکم اور اس کی شریعت اور قیام حق و عدل
 کے لئے جنگ کرو۔ نفسانی خواہشات اور دنیاوی
 مال و منال اور رشک و ہوا و ہلال کیلئے مست لڑو
 اگر عزت چاہتے ہو تو وہ خدا کے پاس ہے۔ اگر
 دولت چاہتے ہو تو وہ بھی اس کے پاس ہے
 بل سکتی ہے ساروہ اس طرح کہنے جان و

جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ
 أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿١٠٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا
 لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ
 عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَازِمٌ كَثِيرَةٌ
 كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمِنَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فِتْيَانٌ وَّ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٠١﴾ لَا يَسْتَوِي
 الْقَاعِدُ وَنَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَ
 الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
 فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى
 الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۗ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحَسَنَىٰ ۗ وَفَضَّلَ
 اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠٢﴾ دَرَجَاتٍ
 مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

ہے جہاں وہ ہمیشہ رہ گیا اور اس پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور اس کی لعنت پڑی

اور اس کیلئے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۰﴾ اٹھو!

جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو خوب جانچ لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام

کھے اس سے نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں کیا تمہارا مقصد کسی نیک سارو مان

کرنے کا ہے پس اللہ کے پاس بہت غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم سے ہی ایسے ہی تھے۔

پھر تم پر اللہ نے احسان کیا پس تم خوب متسین کر لیا کرو۔ اللہ یقیناً

تمہارے اعمال سے باخبر ہے ﴿۱۱﴾ وہ مومن جو کہ طرح معذرتیں اور

عذر ٹھیکے اور وہ جو اپنے مال و جان کے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے

ہیں برابر نہیں ہو سکتے اپنے مال و جان کے جہاد کرنے والوں کو اللہ نے

بیشمار رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے۔ اور سب

ہی سے اللہ نے اپنے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے اور جہاد کرنے والوں

کو بیشمار رہنے والوں پر بہت بڑا اجر دیا ہے ﴿۱۲﴾ یہ اس کی طرف سے

ہے یہاں اس کی بخشش اور رحمت ہے اور اللہ (بڑا ہی) بخشنے والا اور رحم

مال کے ساتھ خدا کا دین پھیلانے کی کوشش
کو رو نہ یاد کرو کہ خدا کی راہ میں جنگ کرنے کو
کے ساتھ کوئی شخص دو چہرے میں سے کسی
نہیں ہو سکتا۔ گھر میں بیٹھے رہنے والے
جنگ کی تیاریوں کی جھانکنا ہنسنے والوں پر کسی
فضیلت نہیں پائے۔ اگر حق و عدالت کو قائم
رکھنے والوں کا دھرم دنیا سے تاپید ہو جائے
تو شیطان کی حکومت ایک لمحہ کو دور
سرنے تک پھیل جائے اور کوئی شخص خدا کا
نام نہ لے۔ پس مرنے والوں کی جہاد فی سبیل اللہ
پر فضیلت نہیں پائے۔ دنیا کی عزتیں اور
آفرت کے بندہ مرتے اور اس کی ان گنت
رحمتیں مرنے ہی توڑوں پر ہونگی۔ جہاد کا دین
پھیلانے اور اس کے نام کا بولنا اور کرنے میں
تاج جہاد جہاد کو فتح کر دیا گیا ہے۔

نبی کو مصلحت اور سولہ ہے جب کو
مظہر میں توت کا اعلان کیا تو اسلام قبول
ذکر نے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کیا۔ یہاں
تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑ
کر مدینہ منورہ چلے جانے کا قصد کیا۔ اور رسول
پاک چلے گئے اور مکہ سے دیا کہ میں جو مسلمان
ہوں اور انہیں ماعتاد و عمل کی آزادی نہیں ہے
میں ہجرت کر کے مدینہ آیا میں یا کسی میں چلا گیا
گئے ہیں جہاں وہ آزادانہ اپنے اعتقاد کے
مطابق زندگی بسر کر سکیں جہاں پر میں لوگوں نے
ہجرت کی مگر میں نے یہی ہے جو مصلحتاً نادر
ذلت کی زندگی پر تاحق کر کے بیٹھے رہے۔
اور دشمن کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے مگر
گھروں کو نہ چھوڑا۔ ظاہر ہو کہ ان حالات میں
دین کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی آزادی دیکھتے تو
اور یقیناً کسی ایک شخص کو تادمہ جلتے ہوئے

رَحِيمًا ۖ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ ظَالِمِينَ
 أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ
 فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً
 فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۖ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ
 وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۖ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
 الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً
 وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۖ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ
 يَعْفُو عَنْهُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَفْوًا غَفُورًا ۖ وَمَنْ
 يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرغَبًا
 كَثِيرًا وَسَعَةً ۖ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى
 اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ
 عَلَى اللَّهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ
 فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ

کرمی اللہ ۵؎ وہ لوگ جو ہمت کے لیے اپنی جان اپنی دولت اپنی عین فرشتے انکی روح
قبض کرتے وقت ان پر جتنے ہیں تم کس حال میں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں
بے بس اور کمزور تھے فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی؟ کہ تم
اس میں ہجرت کر کے چلے جاتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ
ہوگا۔ اور وہ بہت ہی بُری بگم ہیں ۶؎ گنہ گرو عیوگ عورتیں اور بچے مستثنیٰ
ہیں جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ دوسری جگہوں کے راستوں
سے واقف ہیں ۷؎ امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ بخش دے۔
اور اللہ درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۸؎ اور جو اللہ کی
راہ میں وطن عزیز کو چھوڑ دے۔ وہ بہت سی غنیمتیں اور فراخی حاصل
کرے گا۔ اور چاہے گھر کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکلے۔ پھر
اُسے موت آگھیرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے نعم کھرا ہو گیا اور اللہ بخشنے والا
اور رحم کرنے والا ہے ۹؎ اور جب تم (جہاد کیلئے) سفر کرو۔ تو تم پر کوئی
گناہ لازم نہیں آتا کہ نماز میں کچھ کمی کر لو۔ اگر تمہیں خوف ہو

فہم اس کو جو عیون لوگوں کے مستحق ارشاد
ہو رہا ہے کہ عیون کی روحیں تمہیں کی جانیگی تو فرشتے
ان کو دیانت کریں گے سناؤ تم یہ سلام تمہیں کہنے
کے بعد جہنم فرشتوں کی انکی سو محرم ہو جاؤ
اس طرح اپنی جان پر اپنا لگاؤ اور اللہ کی رحمت و نفا
آپ ہی ہوتے تو آخر انکی ہر کیا تھی۔ سزا ہو کر لوگ
فرشتوں کو عرض کریں گے کہ ہم بے بس تھے۔ سنا
جہت نہ کرتے تھے۔ نہ گھر بار نہ جوڑا گیس بھل
سکتے تھے۔ اور اگر کھلے بھی تو کدھر کر۔ ہم کئی نام
سے واقف تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ وہ فرشتے بچے
اور اللہ سے جو اللہ بقوت ہے۔ ہم تمہیں ان پر تو کہہ
اور ان میں تمہیں کیا وقت تھی۔ خدا کی زمین
وسیع تھی چاہے تم کو تمہیں گھر نہیں دور
گھر ہے جاتے۔ جہاں تمہیں اتفاقاً محل کا آدمی
ہو۔ تو فرشتے تمہیں پر اس کے لئے اللہ مردوں کو
بہی تبلیغ کر سکتے۔ جو کہ تم نے اپنی جان میں اور
غیبتاً عقاب کی بنا پر جو کچھ بھی حالات تھے
ان میں پر قناعت کی اور جہت نہ کی تھی اللہ غنیبا
تم پر جو اور طرح طرح کی سزا میں بگشتی ہوئی تھی
ذاتاً ہے جو کوئی ہجرت کرے۔ اُسے گھر کی مہتر
گھر۔ جہاں سے بہتر سمائے۔ جاہلوں سے بہتر
جاہلریاں جاتی ہیں اور آخرت میں جو طیب نشان
اجر و ثواب میں ہوگا کھانگونی حساب ہی نہیں
حاصل اس سے کہے رہتا یا جاچکا ہو کہ اگر تم جاہل
تھا۔ اسے اور دنیا اور دنیاوی باروں کو لوگ بڑے
ہو جائیں تو چاہے کہ اخلاق تو تھیں مگر جو دنیا
سے جہت اولیٰ حاصل ہو سکتی ہو اس کو میں نماز
کی تاکید جو فرمایا ہے اور تو اس کو دشمن ہی جنگ
کر رہے ہو اور نماز کا وقت آ گیا ہے۔ تو توجہ پا کر
نماز ضرور ادا کر لو۔ اگرچہ وہ تھری کی صورت میں
کیوں نہ ہو۔ تھری ہے۔ کہ جس نماز کے بارگاہ
ہوں اس کے صرف دین میں بڑھ لو اور جس کے وہ
ہی ہوں وہ دونوں ادا کرو۔ اگر اس قدر بھی نہ
نہ ہو اور دشمن کے غلبہ کا ڈر ہو تو اس کا طریقہ یہ
ہے کہ کسی صلاہ کے بجائے نماز کی نیت سے کھڑی ہو

الصَّلَاةِ ۚ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ إِنَّ
 الْكُفْرِينَ كَانُوا أَلْسِنَةٌ عَدُوٌّ وَأُمِّيْنَا ۗ وَإِذَا كُنْتَ
 فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَافِيَةً مِنْهُمْ
 مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ ۗ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا
 مِنْ وِرَائِكُمْ ۗ وَلَتَأْتِ طَافِيَةٌ أُخْرَىٰ ۗ لَمْ يُصَلُّوا
 فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا وَاحِدًا رَهْمًا ۗ وَأَسْلِحَتْهُمْ
 وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَو تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ
 فَيَبِيلُونَكُمْ عَلَيْكُمْ قَمِيْلَةً وَاحِدَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
 إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًىٰ مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرَضَىٰ ۗ إِنْ
 تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۗ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ
 لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۗ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ
 فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۗ فَإِذَا
 اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ

کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے۔ بلاشبہ کافر تمہارے کھلے

دشمن ہیں ۵ اور اسے نمیبہ اسلام، جب آپ ان میں موجود ہیں اور

ان کو نماز پڑھائیں۔ تو چاہئے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ

کھڑا ہو جائے اور اپنے تھمید کو لئے رہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کر لیں

تو وہ پیچھے ہٹ جائیں۔ اور دوسرا گروہ جس نے (ابھی تک) نماز

نہیں پڑھی آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے۔ اور چاہئے کہ ہوشیار رہے

اور تھمید لے رہے۔ کافر تو یہی پسند کرتے ہیں۔ کہ اگر تم اپنے تھمید

سے اور مسلمان جنگ سے غافل ہو جاؤ۔ تو کیا رنگی تم پر لوٹ پڑیں اور اس

بات میں تمہارے گناہ نہیں۔ کہ تم ایسی حالت میں اپنے تھمید لے کر

تمہیں بارش کی دہرے کوئی تکلیف ہو یا تم بیار ہو اور ہوشیار رہو تھمید

لے کر فریق رسوا کر کے رکھا ہے ۶ چھ چھ تم نماز زخوف (ادا کر چکو تو

کھڑے ہو بیٹھے ویسے (مہر حال میں) اللہ کو یاد کرو۔ جو جب تمہیں اطمینان ہو

تو پوری، نماز لے کر۔ بلاشبہ نماز مومنوں پر یہ قیضہ وقت

جائے مگر باطل ہر شیا اور تہیہ رکھانے چوئے
رہے۔ دوسری صفحہ کی محفلت کے واسطے
پھر مسلمان جنگ سے مسیح بن کا پرہیز۔ ایک وقت
اما چھ جائے تو بل صفحہ بتائے اور دوسری
صفحہ نام کے پیچھے کھڑی ہو کر ایک وقت نماز لے
کر۔ پھر پہلے پختہ کر کے لے آئے۔ دوسری وقت
ادا کر دو اور اسی طرح دوسری جماعت دوسری وقت
پڑھنے کے مسلمان ہر گم سے امان رکھ سکتے ہیں
کہ نماز کس تھمید دوسری جماعت اور اس کا حکم قرآن
کا یہ ہے کہ جب دشمن کی طرف وہاں کسی خطرو
ہو تو اسی اس سے پیشی نہیں لے سکتی ۷

فرمان ہے میدان جنگ میں جیسا فرج
نماز لے کر لے لگو تو دوسری فرج صلح اللہ باخبر رہو۔
کیونکہ دشمن ہر وقت ہاتھ ہی پھر یکساں کر لیت
پڑیں گے۔ لہذا نماز تو پڑھو مگر دشمن سے بچنا
ہو کر نماز لے کر جہاں نماز لے کر جہاں تو اس کے بعد
کھڑے بیٹھے اور بیٹھے ہر حال میں خدا کا ذکر کرنے
موجوب ہے۔ جہاں کسی کو کسی فریضہ ہونے کے وقت
نماز مسلمانوں پر بقدر وقت فرض ہے۔ اور یہ فرض
کسی طرح ٹل نہیں سکتا ۸

فرمان ہے یہی یاد رکھو اگر مسلمان جنگ میں
تھمید کو تقاضی پہنچا ہو۔ تمہارے انفرادی
ہونے میں نماز لے کر دولت جمع ہوتا ہے تو یہی فرج
تھا کہ وقت صلیبیں کھاتے کہتے ہیں لہذا ہر گز
کے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کلامہ دنیاوی باہر دیکھا
کے تھمید وقت کی شاد کا یہاں سال ہونی لائق
ہو کہ انہوں کو نہیں ہر گز کہ کافر نہیں پائیں تو وہ
دنیا میں ضرور تم پر کچھ عرصہ کے غلبہ ہو جائے
گے۔ مگر ان کے ساتھ ہر گز کہ تھمید شہادت نصیب
ہو جائے تو مقدمہ حیات حاصل ہو سکتا ہے اور اگر
کی فریضہ نماز لے کر تھمید تھمید تھمید تھمید تھمید
نصیب ہو تو پھر عطاوارہ اسی مرتبہ کے بنا دیا
۹۷ وہ حال بھی نصیب ہوتا ہے اور مسلمانوں کے
لے فریضہ نماز کے ساتھ ہر گز کہ تھمید شہادت کوئی
نہیں ہے یا ایسا ہے۔ ایسا لہذا یہاں کیسے جنگ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿١٦٧﴾ وَلَا تَهْنُؤُوا فِي
 ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۗ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ
 كَمَا تَأْلَمُونَ ۗ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ
 وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٦٨﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
 الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۗ
 وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِبِينَ خَصِيمًا ﴿١٦٩﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۗ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٧٠﴾ وَلَا تَجَادِلْ عَنِ
 الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن
 كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٧١﴾ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
 يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ ۗ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ
 مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ
 مُحِيطًا ﴿١٧٢﴾ هَآنَتْكُمْ هُوَآءُ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي
 الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ



فرض کر دی گئی ہے ۵ اور تم دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ
 بارو۔ اگر تمہیں دکھ پہنچا ہو۔ تو انہیں بھی اس طرح دکھ پہنچا ہو جس طرح
 تمہیں پہنچا ہو اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمہیں اللہ کی امیدیں ہرگز نہ
 نہیں اور اللہ کو ہر باکالم ہو اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے (۱) (اے پیغمبر اسلام) ہرگز
 نہ کتاب کی طرف توجہ نہ کرنا اور اس کی توجہ نہ کرنا کہ جو چاہے اسکے مطابق
 آپ لوگوں میں فیصلہ کریں اور خیانت کرنے والوں کی طرف راہی میں جھگڑا کرنا نہیں
 اور اللہ نے حضرت یونسؑ کو اللہ بننے والا اور رحم کرنے والا ۵ اور نہ لوگوں سے جھگڑا
 کرنا اور نہ ہی لوگوں سے خیانت کرنے میں یقین رکھنا اور اللہ اس شخص کو دوست میں
 جو خیانت کرنے والا اور معصیت میں ڈوبا ہوا ہے اور لوگوں کا ہونا انہوں کو چھوڑنا
 اور اللہ کو نہیں چھوڑنا بلکہ وہ اپنی باتوں کے طے کرنے میں باتیں گرا دیتے ہیں
 اس پسند نہیں تو ان کے ساتھ ہوا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کے احاطہ علم میں
 ہے ۵ دیکھو تم لوگ جو دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کی طرف جھگڑاتے
 ہو۔ مگر کون ہو جو قیامت کے دن اللہ کے ساتھ ان کی طرف سے جھگڑا لگا۔

پس رعیت ہے ان لوگوں پر جو دشمنان اسلام
 کا ساتھ دے کر جتنی طرح پر اور انفرادی
 شکل میں تباہ رہیں۔
 حکم جملوں میں اللہ اور دیگر فرماؤں کا سلسلہ
 میں ہر شے پر ہر شے کا سلسلہ اور ان کے احکام
 خداوند کی تعمیل میں کوئی دقیقہ نہ گزرتا ہے
 کہ چاہے اس کو کون سے کون سے مسائل کو اسی
 طرف پھرا دیا گیا ہو اور ساتھ ہی امیران و رعیت
 انصاف و قوم کے لئے قیام حق و عدالت کے قیام میں
 بیان کر دیا ہے اور ہر مسلمان تا ماضی اور مستقبل
 کو یاد رکھے چاہے میں نیز ملت اسلامیہ کے لئے ایک
 نہایت ضروری حکم صادر فرمایا ہے۔ کائنات
 ہماری اور اس طرف ہر کچھ ہو کر رہے ان کا
 کائنات کے لئے کے ساتھ ہے ایک مشعلی اللہ
 نامی ہے جس کی چوری کی اور دل سے نہ کو ایک
 کے ان رکھ دیا۔ تو اس کرنے کے لئے بل ہر کچھ
 یہودی جوش ہلکا ہے کہ یہ نہیں شکر کا ہو۔ بلکہ
 سے روایت کیا گیا اس نے صاف انکار کر دیا۔ اور
 کہنے لگا مجھ پر یہ ایک صحیح بتان کر اللہ کے
 رشتہ داروں اور اس کو سننے والا اور اللہ سے جھگڑا
 تمہیں مگر یہودی کے مقابلہ میں اپنے کسی دوست یا
 رشتہ دار کو جھگڑا ہونے کو نہ کہتے تھے۔ ہر ایک
 یہی کہنا کہ صاحب یہودی لوگ بڑے صاحب ہوتے
 ہیں جو یہودی اور یہودی نے خلیفہ اور اللہ کی کو ایک
 مسلمان کو پست قرار دیا جو اس معاملہ میں بہانہ کہہ کر
 پر داکہ اللہ نے اس کو اللہ کے پیش ہر کچھ
 تفتیشات فرما دے اور میں تم کو تو کوئی
 حادثہ سے مانتے یہودیوں کے خلاف فیصلہ صادر
 ہو رہا تھا۔ مگر یہ بات شریف نازل ہوئی بلکہ پیغمبر
 سلام قرآن ہی اسطے ناما گیا کہ اللہ اور تمام لوگ
 جو کچھ کے ساتھ ہو گئے۔ دنیا میں ان کے انصاف کے
 ساتھ فیصلہ کر سکیں یا دیکھو کہ خیانت کرنے والوں کو
 جہنم کے لوگوں کی طرف راہی ہرگز نہ گزرتا ہے۔ خود وہ
 اپنے ہی کون ہوں ہر وقت خدا کی بخشش طلب
 کر رہے ہوں۔ کہ کونسا لوگ خواہ کسی قوم یا قبیلے
 سے تعلق رکھتے ہوں انہیں جہنم میں بھی گئے۔ ان کی
 حمایت نہ کرنا ہے بلکہ اللہ کی بات ہے۔

أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكَيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا
 أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا
 رَحِيمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهَا
 نَفْسُهُ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَكْسِبْ
 خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
 وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ
 لَهَيَّتَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ ۖ وَمَا يُضِلُّونَ
 إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۖ وَأَنْزَلَ اللَّهُ
 عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ
 تَعْلَمُ ۖ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿١١٣﴾ لَا
 خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نُّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ
 مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ
 ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا



الثَّلَاثَةُ

یا کون جبر (اس دن) ان کا ویل بیگا ۱۰ اور جو بھی گناہ کے یا اپنے اوپر
ظلم ٹھانتے پھر اللہ سے معافی کا طلب گار ہو۔ وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم
کننے والا پائیگا ۱۱ اور جو بدی کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے
اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے، ۱۲ اور جس سے تقصیر ہو جائے
یا گناہ سزا ہو پھر وہ اسے کسی بیگناہ کے سر تھوپے تو اس میں ایک بہتان
اور کلمے گناہ لکھ کر مٹا ۱۳ (اور اگر پوچھا گیا کہ اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی
رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک کو گم کرنے اور دہریہ بنا کر لکھ کر غلط راہ پر ڈال دین
اور یہ لوگ صرف آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے
اور اللہ نے آپ کو کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں۔
جو آپ کے پہلے معلوم نہ تھیں اور آپ اس کا بہت ہی بے فضل ہے۔ ۱۴ ان لوگوں
کی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی (کی بات) نہیں ہوتی مگر اس شخص کے اس خیر
دینے کی بنا اور نیک کام کر سکی، یا لوگوں کے درمیان میل تپ کی ترغیب دی ہو
اور جو اللہ کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کام کر گیا۔ تو ہم اسے اجر

اور اللہ جو تا پھر کہ لوگ اپنی غلطیوں اور قصور سے پہلے
بڑے سے بدتر کہتے ہیں اس طرح خدا سے بدتر
رکتا ہے اس کو بھی گناہگار نہ جو حکمت کی کوئی بات
ہے کہ وہ ان کی نگاہ میں بدتر نہیں گنیں لیکن خدا سے کوئی
بات بدتر نہیں کہہ سکتی۔ پس اگر انسان کو یہ معلوم
ہو کہ اللہ میرے علم گناہوں کو دیکھتا ہے اور اس طرح
کوئی بات ہے بدتر وہ نہیں کہہ سکتی۔ تو فیضان
سے کئی گناہ سزا دہ ہے۔
۱۔ آنحضرت سے ذیل کی باتیں نقلی ہیں۔
۱۔ قاضی کو پوچھا کہ میں نے جو معاملات کرتا
کئے۔
۲۔ کسی قصور دار کو اور مجھے اللہ کی طرف لگا
ذکر ہے خواہ وہ اس کا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔
۳۔ ہر وقت خدا سے معافی مانگا اور اگر اللہ
ڈرے کہ خدا کا معاملہ میرا ڈرے اور بڑا مشکل ہو
اور سلاموں کو پوچھا کہ وہ کسی شخص کی ضرورت ہے
تو وہ ان کا قریبی اور دوست، ہمسایہ یا شہداء
ہے ہرگز طرفداری نہ کریں گناہ خدا کا جس سے
اور اس کا جرم پہلے سے جو کسی حمایت کا بھی ہو
ہے۔ پس اگر خدا غافل یا تیسیر میں
سے کوئی ایک شخص برائے گناہ ہے
تو تیسیر اس کی برائی ظاہر کرنے سے سو کوئی
گناہ نہیں لکھتا نیز اس بات کو بھی یاد رکھو
کہ یہ تمہاری اصلاح کر دے اور کوئی شخص غرضتوں
کے ساتھ دوسرے کے سر تھوپے مگر ایسا ہرگز
ہرگز نہ کرے کہ یہ بہتان ملازی اور جانی گناہوں کو
خوش اس کو جس میں گناہ گشتہ واحد کی دوستی
شریح بیان ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہر گناہ جب یہ
دیکھا کہ گناہ و نجات سے اس کے خلاف فیصلہ صادر ہوا
ہے تو وہ مدیہ ہو جاگ کہ پلایا اور شکر ہے
لیکن سلاموں کے خلاف ماضی کر کے لگا۔ چونکہ
سلاموں کی حمایت کو رکھ کر کیا تھا تو بہت
تھا۔ اس نے ہمارے شکر میں کوئی سلاموں کو رکھا
یہاں اللہ ہوتا ہے کہ کسی کو اللہ کا فضل اور اس کی
رحمت ہے وہ لوگ لکھتے ہیں کہ نہیں بھلائے گئے ہیں بلکہ
معلق کر دینے کرنا چاہئے۔ یہاں ہماری نرم لینے

عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
 لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ
 وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ
 أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَنْ
 يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَدْعُونَ
 مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنشَاءً وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿١١٧﴾
 لَعَنَهُ اللَّهُ ۗ وَقَالَ لَا تَخِدَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا
 مَفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَا ضَلَّتْهُمْ وَلَا مَنِيَّتْهُمْ وَلَا مَرَّتْهُمْ
 فَلْيَبْتَئِكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرَّتْهُمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ
 اللَّهِ ۗ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ
 خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۗ وَمَا يَعِدُهُمُ
 الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢٠﴾ أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ جَهَنَّمُ زُكَا
 يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا



وقف لازم

عظیم عطا کی گئے (۱۴) اور جو اس کا بعد اللہ اس پر پراہنہ لکھی رسول
 کی مخالفت کے اور ممنوں کی اہ چھو کر ڈوسری رہ چلنے کے تو ہم اسی وقت
 دینگے جس طرح چھو ہے اور اونچ میں پہنچائیں گے جو بہت ہی جگہ ہے (۱۵) یقیناً
 اس بات کو نہیں سمجھا کہ اس کے ساتھ کسی کو نہیں لیا جاو اور اس کو چھو کر جان
 بند نہ لگا جو کہ کھینچنا کھنچا یا وہ اہ اس سے دو بھگ گیا (۱۶) یا اس کو چھو
 کر صرف دیویوں کو پکارتے ہیں اور صرف شیطان کو جو کمرشیں (۱۷) جس میں
 اللہ نے لعنت رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں سے تیر بندل ضرور ایک تمہارے
 حصہ لوں گا (۱۸) اور نہیں تعینا لکھ کر دوں گا اور اہل آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور
 میں ان کو تعین دوں گا کہ وہ یہ کہے زوروں کے کانٹا لگے اور سطح زمین کے
 دوں گا تو وہ خدا کی سناتی ہوئی صورتوں میں ہی تغیر و تبدل کر دینگے اور جو اللہ سے
 دوست بنائے وہ کھائے میں بڑی گنا (۱۹) میں ان کو وعدے دیتا اور اہل آرزو
 میں الجھاتا اور وہ ان سے وعدے کرتے ہیں اور فریب ہی فریب ہے (۲۰) یہی لوگ ہیں
 جو کھانا دینا اور وہ اس سے بھگنے کی کوئی جگہ نہ پائے (۲۱) اور جو لگایا جان اور وہ بھگنے کے

ایک ہی پروردگار کو اگر تم حق و صداقت اور لیا
 و صداقت کی بات کر کے تو کسی دشمن کو نہ کوئی
 نقصان نہیں کر سکتا یہ نہ چھو کر اگر ہم نے احکام
 خداوندی کے مطابق بدل انصاف پر مبنی فیصلہ دیا
 تو لگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہم ہرگز نہ
 تنگ کر دینگے نہیں اور ہرگز نہ ہوگا۔ ہر ہمارے
 مخالفت میں ہو گے اور ہمارا خوننا رہ گئے۔ خدا کا
 شکر کہ اس نے تمہیں اور ہمارے جو تمہیں مخالفین
 سے چھوڑا اور اس لکھنا کا طریقہ یہ کہ خود قرآن
 کے حکام میں لکھنا اور دوسروں کو مل کر لکھنا
 دیا ہے کہ کسی سے کہا جائے کہ اس نے اس سے
 کے جان میں لکھنا کہ اسے کاظم باہا والہ اللہ سے عبادت
 ہے۔ ان کا نہیں لکھنے کے لئے خدا خوش چاہے گا
 تو ہم یہ کام ہی کے کلام میں مدد کا اور وہ اب بھی ہے
 گا۔ ہم ہی کام کو کسی ذات فرض یا یہ حال یا یہ ہذا
 کی تعلقہ میں نہیں تو ہم یہ کہی کے کلمہ میں رہو اور پھر
 کوئی شخص کسی اور کا حقدار نہ ہوگا۔
 آخر میں یہ لکھا اس کو کہ کا حضور نے لکھا کہ میں
 دشمن اور نہ لکھنا اور اہل کو لکھی ہو اگر وہ میری
 کلمہ لکھنے سے تمہارا کرتے تو ہم یہ کہی جانتے ہیں کہ تم
 کیلئے جو نہیں کیا کرتے۔ دنیا، جو شخص ہر لکھنا
 لکھنا اور اس کی طرف سے لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 کہ اس کا نتیجہ اس کی طرف سے لکھنا اور لکھنا اور
 ہے لکھنا اور جو بہت ہی بڑی جگہ ہے۔
 اللہ میں کو کہ میں لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 جس میں لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 اور نہ لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 سے کہیں بڑی بڑی لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 اور نہ لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 ہے میں کو لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 جس میں لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 کو سے لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 سے اور نہ لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور
 اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور لکھنا اور

الصَّالِحَاتِ سِنْدُ خَلْمٍ جَنَّتِ بَحْرِيٌّ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
 خَلِيدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ
 مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٦﴾ لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ
 الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ
 دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٢٧﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ
 مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ
 الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٨﴾ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ
 أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
 حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ﴿١٢٩﴾ وَ لِلَّهِ مَا فِي
 السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
 مُّحِيطًا ﴿١٣٠﴾ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۗ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ
 فِيهِنَّ ۗ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمَّى النِّسَاءِ
 الَّتِي لَا تَوْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ



تَشْكُرُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۖ وَإِنْ تَقُومُوا
لِيَتَمَى بِالْقِسْطِ ۖ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ
بِهِ عَلِيمًا ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ بَعْضِهَا نَشُوزًا أَوْ
إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهَا أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَ
الصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ ۗ وَإِنْ تُحْسِنُوا
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٢٦﴾ وَلَنْ
تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا
تَبِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۗ وَإِنْ
تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٢٧﴾ وَ
إِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا
حَكِيمًا ﴿١٢٨﴾ وَبِاللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ
وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ
أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۗ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣٠﴾ ۝ وَلِلَّهِ مَا
 فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣١﴾ ۝
 إِنَّ يَشَاءُ يَذُوقَكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِالْآخِرِينَ ۗ وَ
 كَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٢﴾ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ
 الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
 سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٣﴾ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ
 بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ
 وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنَّ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۚ
 فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدُوا ۗ وَإِنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرَضُوا
 فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٤﴾ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ
 عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ
 يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ



سب سے اور اللہ سے بے نیاز اور بڑی ہی تعریف قابل ہے اور اللہ ہی کا
 ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں اور انسان کے لئے اللہ ہی کا رہنا ہوا ہے جو
 اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اٹھا کر اور دوسرے جگہ لایا اور اللہ
 ایسا کرنے پر قادر ہے (۵) جو صرف دنیا کا ثواب چاہتا ہو۔ تو اسے معلوم
 ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے اور اللہ سنیے والا
 دیکھنے والا ہے ﴿اَلَيْسَ اِنَّ الْاَنْصَارَ لَپَوِي طَرِحَ قَالِمٌ مِّنْ مَّنِّي﴾
 اللہ کیلئے (سچی) گوئی اگرچہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین رشتہ داروں خلاف
 ہے اگر ان میں کوئی نالدار تو نادر ہے تو بہر حال اللہ ان سے یادہ حق رکھتا ہے
 پس خواہش کی پیروی میں کہیں جانے انصاف سے نہ جھٹک جاؤ اگر بنا لوگوں میں
 رکھو گے یا کوئی دوسرے پہلو تھی کہ تم کو زیادہ کھو اللہ کو تمہارا اعمال کی خبر ہے ﴿اَلَا
 اِيَّا نَا لِلّٰهِ اِلٰهٌ وَّ اَسْمَاءُ لِلّٰهِ اَسْمَاءُ﴾ اسے اپنے سوانح نازاں کی خبر
 اس کتاب جو اس سے پہلے نازل کی تھی یقین رکھو۔ اور جو اللہ اور اس کے
 فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے وہ

میں جسے آدھرا خدا کا خواہ ایک کرنے میں ہے
 بعض ختم ختم ہوتے ہیں پھر اسے ہر حال میں لوگ
 اور پر میری اور میری اعمال نیک خدا کے علم میں
 ہوتے ہیں اور میری اعمال کا اجر وہ ملتا ہے اور
 اسے فرشتوں میں لوگ آراک سے ذرا ہر حال میں ہے
 حلقہ۔ کھڑے میں نایا جو تو یاد رکھو کہ ان میں سے
 ساتھ کہ ان میں سے کوئی نایا ہوگا۔ یہ تو کسی کیسے
 تو بلا تک جادو کسی کو باطل میں چھوڑ دیتا
 با جس ذرے کے قابل ہیں کہ کوئی شخص کہتے
 در زیادہ عورتوں کے درمیان حق و باطل میں
 بہر حال ہر قسم کے سنگ تھان کی رعایت نہ
 اور خدا کو ذرہ ذرہ بشیر و لاعلمی میں فرما ہو کہ
 اگر تمہارا بیوی رضاعتی رہیں۔ سکتے تو کسی
 جہاں ہوا اللہ ہر ایک کو دست دیکھا تو شکر
 زنگنہ کے ذرے فرما ہوا جو جینا جو جو میرے
 ہر کسی کے پاس کچھ نہیں لکھیں ہی زمین میں
 کا لکھ ہوں نہیں کوئی کسی کو پھینکے میں پسنا
 کر اپنے لایع کا شکار بنانے ہ
 ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمان! یہی حکم اس سے پہلے
 آیا کہ اسے گئے تھے اور میں اب تمہیں یہ آواز
 آواز ان لوگوں کہنا ہے جو ہے میں اگر ان لوگ
 تو تمہارا نام ہو۔ خدا کے تو خدا کا میں کوئی
 نقصان نہیں اور تمہارا تم سے بھی گزشتہ نازل
 امتوں کی طرح ہمارے حکم پر عمل کرنے سے انکار کرنا
 تو تمہاری جگہ کوئی اللہ تو تم کو ہی کر دی جا چکی ہاؤ
 جو کوئی اس قابل ہوگا۔ وہی دنیا و آخرت کے
 دین دے اور تمہیں اللہ کا امرائیاں میں کر لیا
 ہے اللہ کہ اس صورت کا اہتمام جو ہے کہ جو
 دیکھو جو صحت کا پہلو نمایاں کیا گیا ہے اور مسلمانوں
 کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمہیں رحمت پر بند رہیں۔
 ارشاد ہوتا ہے کہ اسے مسلمان نہ تمہارا اور تم کوئی
 کو اپنا طریقہ بناؤ اور میرے ہی شہادت و دعوت کوئی
 چیز تمہیں اس سے منع نہ کرے جتنی تم دیکھو کہ
 میں کوئی تمہارے ہی خلاف کرتی ہے تمہارے
 والدین اور قریبی رشتہ داروں پر صرف تاہم کہ

فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا بَعِيدًا ﴿١٣١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
 ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَرَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ
 لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ﴿١٣٢﴾ بِشَرِّ الْمُنْفِقِينَ
 بَأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣٣﴾ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ
 أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيْبَتَعُونَ عِنْدَهُمْ الْعِزَّةَ
 فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿١٣٤﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
 أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا
 تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ﴿١٣٥﴾
 إِنَّكُمْ إِذَا امْتَلَأْتُمْ مِنْهُ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنْفِقِينَ وَالْ
 كَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ﴿١٣٦﴾ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ
 فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِتْنَةٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا لَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ﴿١٣٧﴾
 وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا لَمْ نَسْتَحِذْ
 عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعُكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٨﴾ فَاللَّهُ يُحْكُمُ بَيْنَكُمْ

بیشک (راہ راست) سربست دُور جا پڑا ۱۰ وہ لوگ ایمان لا پھر کافر ہو گئے
 پھر ایمان لا پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بہتے چلے گئے اللہ انہیں نہ بخشنا
 انہیں سیدھی راہ دکھائے گا ۱۱ (اپنے پیغمبر اسلام) منا فقول کو خوشخبری سنا
 دیکھے ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا ۱۲ (وہ منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر
 کافروں کو سنتے ہیں وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں (جان لیں کہ)
 عزت تو مآثر اللہ کے قبضہ میں ہے ۱۳ اور تم پر اللہ کتاب میں حکم
 نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں سے انکار اور رسی مٹاؤ گے جو سنو تو ان کے
 پاس مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ
 بلاشبہ تم بھی ان سیڑھی جاؤ گے یا دکھو اللہ منا فقول کافروں کو کہ (اللہ کے
 جمع کرنے والا ہے) ۱۴ (یعنی ان لوگوں کو جو تمہارا متعلق منظر رہتے ہیں اگر
 اللہ کی طرف سے تمہیں فتح نصیب ہو کہتے ہیں کیا ہم تمہارا ساتھ شریک نہ
 اور اگر کافروں کو کچھ حصہ لگیا تو اس سے کہنے لگتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں
 ہو گئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں نہیں کیا تھا؟ تو اللہ قیامت کے دن تمہارا

تو بھی سچ کہنے سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ میں
 سچ کہنے سے نہ درد مند کی دولت باور رکھے
 اور نہ فقیر و بے نیس کی فطرتی۔ حاصل کلام
 تمدنی اعراض کو سچ کہنے میں کوئی دخل
 نہیں ہونا چاہیے۔ گلی لپٹی رکھے بغیر سچ
 سچ کہدو۔ اور اگر تم نے ہم پر ہمسیر کر کے
 محبتت کو چھیننے کی کوشش کی۔ تو باوجود
 رہے کہ خدا تم سے بغیر نہیں۔ زنا مانگے۔
 یہ صفات مجید تمہارے عاصی وقت پر
 ہو سکتی ہیں۔ جب تم خدا پر ایمان لاؤ۔ رولا
 کے ساتھ تسلیم نہ کرو۔ تمام کتابوں کو
 بلا حرج و مرجاناؤ۔ اور جو اللہ اس کے
 طاقتور اس کی کتاب اس کے رسل اور ایم
 آخرت سے انکار کرے سمجھو کہ وہ گمراہ ہے
 اور راہ راست سے بہت دُور ہے۔
 یاد رکھو کہ ایمان لانے کو کبھی نہ بنایا
 جانے کہ کسی تو ایمان لے آئے اور کبھی بکار
 کیا۔ اور اسی طرح انکار میں زندگی گزارتے
 رہے ایسے لوگوں کو خدا نہ بخشتا ہے اور نہ
 انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ منافق بھی
 سُن لیں۔ ان کو دردناک عذاب سے دوچار
 ہونا پڑے گا۔ اگر وہ عزت حاصل کرنے کے
 خیال سے منافقت کرنے میں تو اہمیرا
 معصوم ہو کہ عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔
 وہ جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے
 پس اللہ ہی سے ان چیزوں کی طلبگاری
 کرو۔ مسلمانو! اگر کسی ایسے لوگوں سے ملو
 جو ہمارے احکام اور آیات پر ہنسنا اڑا رہے
 ہوں تو ان کی مجلس میں نہ بیٹھو۔ نئے نئے کلام
 دوسری باتوں میں لگ جائیں۔ کیونکہ اگر تم
 وہاں بیٹھ کر ان کی باتیں سننے رہو تو پھر تم

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
سَبِيلًا ﴿١٣١﴾ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ
وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَىٰ ذُرِّيَّتِهِ النَّاسِ
وَلَا يُذَكِّرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٣٢﴾ مُذَبِّبِينَ بَيْنَ
ذَلِكَ ۖ لَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ ۚ وَمَنْ يُضِلِلْ
اللَّهُ فَلَئِنَّ تَجْدَلَهُ سَبِيلًا ﴿١٣٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ أُرِيدُونَ
أَنْ تَجْعَلُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ﴿١٣٤﴾ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ
فِي الدَّرَجَةِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَهُمْ صَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا
دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۗ وَسَوْفَ يُؤْتِي
اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٣٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَدَابِكُمْ
إِنَّ شِكْرَكُمْ وَأَمْنَكُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٣٧﴾

در بیان فیصلہ کر دیا اللہ عز و جل ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کو فتح و نصرت کی
 کوئی راہ نہ کھولے گا ﴿۱۳۱﴾ منافق اپنے خیال میں خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ
 حقیقت میں اللہ نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب نیکے کھٹے ہوتے ہیں تو
 انکسے ہونٹے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اللہ کا ذکر برانا اچھی بات ہے ﴿۱۳۲﴾
 کفر و ایمان کے بین بین مترد کھٹے ہیں نہ ان مسلمانوں کی بظہر ان کافروں
 کی نظر اور جو کوشاں گمراہی میں ڈالے تم اس کیلئے کوئی رستہ نہ بناؤ گے ﴿۱۳۳﴾
 مسلمانو تم مسلمانوں کو چھو کر کافروں کو دوست بناؤ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ
 اللہ کی صریح حجت اپنے خلاف قائم کر لو ﴿۱۳۴﴾ بیشک منافق دوزخ کے سب سے
 نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائینگے۔ اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے ﴿۱۳۵﴾
 لیکن وہ لوگ توبہ کر لیں اور اپنی حالت کو سنویریں اللہ احکام کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور
 دین اللہ کا خاص کر لیں تو یہ لوگ جنت میں ہوں گے ساتھ ہونگے اور عقرب اللہ
 مومنوں کو اجر عظیم دیگا ﴿۱۳۶﴾ اگر تم شکر کرو۔ اور خدا پر ایمان رکھو تو خدا کو تمہیں عطا
 دے کر کیا کرنا ہی؟ اور خدا تو شکر کا بدلہ دینے والا اور ہر باکلام رکھنے والا ہے ﴿۱۳۷﴾

یہی نبی کے آئندہ ہونگے اور منافق سمجھ جائیگا۔ وہ
 منافق اور کافروں کی جیسے نہیں ہے میں نے ان سے پہلے ہی
 کافروں کو منافقوں کے خلاف بیان کرتے ہوئے
 فرمایا: اگر لوگ ایسا ہی چاہیں جتنے ہیں اگر کسی فرخ
 نصیب ہوتی ہے۔ تو تم میں شامل ہو کر تمہارا ہی
 اور جانوں کو تم پر کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو ان سے
 جا رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو تم
 سے ڈرے نہ سکا۔ ان کا ہاتھ تم پر اٹھنے نہ دیا۔
 لیکن راز تم کو ہائے تمہاری ہیبت ان کے دلوں
 پر چھا کر انہیں غرور بنا گیا۔ تم ہی تو تمہیں اپنی کامیابی
 نصیب ہوئی پس ہمارا حستہ لاؤ۔
 ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! گھبراؤ نہیں یہ دنیاؤ گی
 زندگی مختصر ہے تم جو خیال کرو اور ان لوگوں کو مسلمانو
 پر کسی کو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم دیکھو گے کہ
 قیامت کے روز ان کا جھگڑا کس طرح چھلکا جاتا ہوگا
 صلاہ یہاں بھی ایک ہندسیان کو ماری رکھتے
 ہوئے منافقوں کے دیگر خصائص بیان کئے ہیں
 فرماتا ہے کہ منافق اپنے خیال میں خدا کو اطمینان
 دے رکھتا ہے کہ مسلمانوں کیساتھ تمہیں کہہ سکتا ہے
 کی نماز قائم کرتے ہیں۔ مگر نہ دل میں حضور و
 حضور پر کسی ذوق کا خیال۔ پھر انہیں جب
 دیکھو ایک عجیب کشمکش کی حالت میں پاؤ گے نہ
 پوری طرح کہہ سکتے مسلمانوں کے دل کو ماری فرماتا
 ہے کہ مسلمانو! مسلمانوں کو چھو کر کافروں کا پنا
 دوست نہ بناؤ۔ کہ تم ہی منافقانہ چاہیں پھلے پر
 مجبور ہو جاؤ گے مسلمانو! یاد رکھو منافقوں کو اللہ
 کے پس لینے میں مڑا ہوا ہے یا جو ال ہی ہونے لگا
 سمجھ کر گھرنے کو پہلے پہلے جب بھی چمکے اصلاح
 حال کو اور غمناک ایمان سے ہو کہ مومنوں کو بڑا اجر
 ملنے والا ہے۔ فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اور
 شکر گزار بنیں نہ رہیں خدا کا جس کی نماندہ ہوں
 کہ انہیں عذاب میں مبتلا کرے۔

